

Vol. I
No. 8.

Tuesday
10th March, 1953.



HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES

Official Report

CONTENTS

	PAGE
Member Served	419
Starred Questions and Answers	419—437
Unstarred Questions and Answers	437—439
Motion regarding extension of time for the presentation of Report by the Committee on Unemployment	439—441
General Discussion on Budget	441—451

THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

Tuesday, the 10th March, 1953

The Assembly met at Half past Eight of the Clock

[*Mr. Speaker in the Chair*].

Member Sworn

Name of Member: Constituency.

Shri Arutla Ramchandra Reddy.....Ramayanpet.

The Chief Minister (Shri B. Ramakrishna Rao) : Sir, I congratulate the new Member for Ramayanpet who has newly joined the ranks of the Assembly and I welcome him. I hope he will be an asset to the Assembly.

Starred Questions and Answers

Mr. Speaker : Now let us take up questions.

KHARIJ KHATA & PORAMBOKE LANDS

*36 (3) *Shri M. Buchiah* (Sirpur) : Will the hon. Chief Minister be pleased to state :

(a) the total acreage of Kharij Khata and Poramboke lands in the State ?

(b) the manner in which these lands are being distributed among the members of Scheduled Castes, Scheduled tribes and other backward classes ?

شروعی بے - دام کشن راؤ۔ اس سوال کے دو جزو ہیں۔ پہلے جزو کا جواب یہ ہے کہ خارج کھاتہ اور پرمبوک زمینات جزو اشیٹ میں موجود ہیں اون کی فہرست تیار کی گئی ہے جو منسلک کردی گئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر میں اس کو ثیبل پر رکھدیں تو تفصیلات معلوم ہو جائیں گی۔ دوسرا جزو کا جواب یہ ہے اسپیشل لائف روولس کے تحت ان زمینات کا مسٹریویشن (distribution) کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ اس سلسلہ میں ہرجنون اور یک ورڈ کلاس (Backward classes) کو پریفرنس

(Preference) دیا جاتا ہے۔ کوئی اب سک پرائز اون سے نہیں لیجاتی اور نین برس تک مالگزاری معاف کر دینے کے متعلق بھی اس میں بروویرن (Provision) رکھا گیا ہے۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ٹیبل یہ رکھنے کی بجائے اس فہرست کو ہاؤس میں پڑھ دیا جائے تو سوالات کرنے میں آسان ہو گی۔

شری بی۔ رام۔ کشن راؤ۔ میں نے وقت کا لحاظ کرتے ہوئے کہا تھا۔ تاہم میں پڑھ دیتا ہوں۔

STATEMENT SHOWING THE TOTAL AREA OF KHARIJ KHATA AND PORAMBOKE LANDS IN THE STATE.

Sl. No.	District	Total area of Kharjj Khata in the Dist.	Total area of Poramboke in the Dist.	Remarks.
		1	2	3
		Ac. Gt.	Ac. Gt.	
1.	Hyderabad	10,418—35	75,035—3	
2.	Medak	36,553—21	1,51,759—0	
3.	Nizamabad	Total area of Kharjj and Poramboke is 1,08,701 Ac. 20 Gt.
4.	Adilabad	73,231—0	1,52,917—0	
5.	Karimnagar	57,495—18	41,499—1	
6.	Warangal	Total area of poramboke & Kharjj Khata is 47,023 Ac. 35 Gt.
7.	Khammam	28,179—39	57,604—2	
8.	Mahbubnagar	34,117—0	2,33,269—0	
9.	Nalgonda	45,773—34	1,08,317—0	
10.	Raichur	49,513—0	1,88,022—0	
11.	Gulbarga	35,051—5	1,79,739—22	
12.	Omanabadd	...	11,309—29	
13.	Aurangabad	1,986—36	38,242—11	
14.	Bhir	135—37	40,494—0	
15.	Bidar	8,745—37	97,025—33	
16.	Nanded	17,774—31	1,20,195—34	
17.	Parbhani	3,364—36	40,249—0	

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے سامنے ایکر ویسٹ ہینڈ (Waste land) کے تحت تقسیم کئے گئے ہیں۔

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ وہ میں یہ ابھی کہا ہے کہ خارج کھاہہ اور پرمولک زمینات کے سلسلہ میں اہمیت لائق روں کے ذریعہ یہ حکم دیا گا کہ ہر یک ورد کلاسمن ٹو پریفرنس (Preference) دیا جائے اور ان سے کوئی اسٹ ہر انز یعنی خارج مقادص کی رفع نہ لی جائے بلکہ بلا کسی معاوضہ کے اول کے نام پر پہ کر دیا جائے۔ خارج کھاہہ زمینات زیادہ کاشیوبل (Cultivable) ہوتے ہیں البتہ پرمولک کم کا شعبہ ہوتے ہیں۔ خارج کھاہہ زمینات وہ ہوتے ہیں جو یہی روزاعہ میں آچکھے ہوتے ہیں اور بعد میں زراعت کرنے سے رہ جاتے ہیں۔ یہ زمینات ذوقراہ ہندہ ہی کا نہ میں آسکی ہیں۔ پرمولک زمینات زیادہ دفعے کاست کے قابل ہوتی ہیں۔ ہر یکنون اور یک ورد کلاسمن کی معافی حالت یست ہوتی ہے۔ اس لئے تین برس کی مالگزاری بھی معاف گرنا طے کتا گا ہے۔ اسی بنا پر اون کو سریشیکش بھی دئے جاتے ہیں۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے۔ اب تک کتنے ایکر زمین تقسیم کی گئی ہے؟

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ میرا خیال ہے کہ اس سوال کا جواب کسی اور سوال کے جواب کے سلسلہ میں دیا جا سکتا ہے۔ ناہم میں عرض کروں گا کہ فریب قریب اب تک (۲۰) ہزار ایکر زمین تقسیم ہوئی جس میں سے ہر یکنون کے لئے تقسیماً (۰۔۰) ہزار انکر زمین دیگئی ہے۔

شری کے۔ وی۔ راما راؤ۔ شیڈولڈ کامش - شیڈولڈ ٹرائیس اور یک ورد کلاس میں سے کس کو فرست پریفرنس (First preference) اور کس کو سکنڈ پریفرنس (Second preference) دیا جاتا ہے؟

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ پریفرنس کی ترتیب آنریل مبرنے جو دی اوسی ترتیب سے دیا جاتا ہے۔ یعنی پہلے شیڈولڈ کامش (Scheduled castes) پھر شیڈولڈ ٹرائیس (Scheduled Tribes) اور بعد میں یک ورد کلاس (Backward Classes) کا لحاظ کیا جاتا ہے۔

شری گنپت راؤ۔ جو مقدار پرمولک کے متعلق بتائی گئی ہے وہ مال کے تحت ہے یا اس پر جنگلات کا قبضہ ہو چکا ہے؟

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ پرمولک زمینات کی حد تک کچھ حصہ فارسٹ ڈاہمینٹ (Forest department) کے تحت ہوگا۔ لیکن خارج کھاہہ زمینات مال کے تحت ہیں۔

شری کے۔ یہ۔ نرسہوان راؤ۔ کیا یہ صحیح ہے کہ ہر یکنون میں جو اراضیاں تقسیم کی گئی ہیں انکو اب تک ہینڈ اور (Hand over) نہیں کیا گیا ہے؟

شری بی - رام کشن راؤ - یہ صحیح نہیں ہے - جب زمینات الاث (Allot) کی جاتی ہیں تو ان کو برابر ہٹنڈ اور کیا جانا ہے - ابتدہ کسی خاص صورت میں جہاں کوئی آجکسن ہو کہ اس درکسی اور کا قبضہ تھا اور اس سلسلہ میں عذرداری پیش کیجائے تو اس کے متعلق تعییفات کرنی ضروری ہوئی ہے -

شری رتن لال کو ظیچہ - فارست کے تحت جو پرمیوک زمینات ہیں کیا وہ یہی تقسیم کیجا تو ہیں؟

شری بی - رام کشن راؤ - فارست کے تحت اگر کوئی زمین محفوظہ نہ ہو یعنی غیر محفوظہ ہو بلویسی صورت میں بھض اراضیات دیجاتی ہیں لیکن بعض کیسس میں سروتھے جنگلات کی جانب سے یہ عذرداری اٹھائی گئی کہ افارسیشن (Afforestation) کے اسٹنٹ (Assessment) کے سلسلہ میں جوا اراضیات محفوظ کئے گئے ہیں وہ نہ دئے جائیں - ایسے کیسس میں جہاں دسپوٹ (Dispute) پیدا ہو گیا وہ پرمیوک اراضیات نہیں دئے جا رہے ہیں -

شری وی - ڈی - دلشپانڈ میں - میرے پاس چند کیسس آئے ہیں کہ پرمیوک اراضیات میں سے جو زمینات دیگئی ہیں اون زمینات سے کاشتکاروں کو ایوکٹ (evict) کیا جا رہا ہے - میں پوچھتا چاہتا ہوں کہ امن سلسلہ میں حکومت کیا کر رہی ہے؟

شری بی رام کشن راؤ - پولس ایکشن کے قریبی زمانے میں فارست (Forest) کی ایسی اراضیات یہ جو مصروفہ تھے بلا کسی اجازت کے قبضے کر لئے گئے - سوال یہ پیدا ہوا کہ ان لوگوں کے قبضہ کو جائز قرار دیا جانا چاہئے یا اس زمین کو دوبارہ مصروفہ میں شامل کر لیا جانا چاہئے .. فارست ڈپارٹمنٹ نے حال ہی میں ایک سرکیولر جاری کیا ہے کہ ۱۹۷۹ع سے پہلے جن لوگوں کے ناجائز قبضے ہو چکے ہوں انکے نام اون اراضیات کا پٹھہ کرنا چاہئے - منہ ۱۹۷۹ع میں پولس ایکشن کے بعد جب المنسٹریشن قائم ہوا اسکے بعد جن اراضیات پر قبضہ ہوا ہے اوسکو ایوکٹ (Evict) کرنے کیلئے فارست ڈپارٹمنٹ سے احکام جاری ہوئے ہیں - ممکن ہے کہ جن کیسس کا آپ نے حوالہ دیا ہے وہ نزاعی ہونگے - کیونکہ بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ ہم دس یعنی یوس سے قابض چلے آ رہے ہیں لیکن تحقیقات سے یہ اغلط ثابت ہوتا ہے - ایسے کیسس میری نظر میں آئے ہیں - اس بناء پر میں کھڑا ہوں -

شری وی - ڈی - دلشپانڈ میں - میرے پاس جو کیسس آئے ہیں وہ آتھا رائیڈ (Authorized) ہیں -

شری بی - رام کشن راؤ - آتھا رائیڈ ہو زیشن (Authorized Position) کے معنی تواریخ ہوتے کہ انکی پوزیشن آتھا رائیڈ ہو گئی - ایسی صورت میں آریبل منش انجمن (فارست) اور روپنیو منش ان کیسس (Cases) پر غور کر سکتے ہیں -

شری کنیت راؤ واگھمارے۔ کہا ایسی زیبات بھی اسمی سامن کیکٹی ہی جہاں کیس نہ اگئی؟

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ یہ سوال بدناہیں ہوا۔

EDUCATIONAL EXPERTS COMMITTEE

*37 (23) *Shri G. Hanumanth Rao (Mulug)* : Will the hon. Chief Minister be pleased to state :

(a) whether the Government of India consulted the Hyderabad Government in appointing the Education Experts Committee for the transfer of the Osmania University ?

(b) whether the Government have agreed to transfer the University ?

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ اس سوال کے دو جزو ہیں۔ پہلے جزو کا جواب اثبات میں ہے۔ دوسرا جزو کا جواب میں نے ڈسپر کے میسن میں تفصیلی طور پر دیا ہے کہ یونیورسٹی کے ٹرانسفر کے سلسلہ میں کیا خط و کتابت ہوئی ہے اسلئے مزید کسی جواب کی ضرورت نہیں سمجھتا۔

شری وی۔ ڈی۔ لشپانڈھے۔ حکومت حیدر آباد سے جو مشورہ کیا گیا وہ ہاؤس میں یہ مسئلہ پیش ہوتے کے بعد کیا گیا یا پہلے؟ اور کیا یہ مشورہ خط و کتابت کے ذریعہ کیا گیا یا ٹیلیفون پر؟

شری بی رام کشن راؤ۔ ٹیلیفون سے نہیں ہوا۔ زمانہ یاد نہیں ہے۔ مشورہ قریب قریب اوسی زمانے میں ہوا ہے جبکہ رزولیوشن اسمبلی میں زیر بحث آیا تھا۔

MEDIUM OF INSTRUCTION

*38 (24) *Shri G. Hanumanth Rao* : Will the hon. Chief Minister be pleased to state :

Whether the Government have consented to introduce Hindi as medium of instruction in the Osmania University?

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ ہاں۔ میڈیم آف انسلکشن (Medium of instruction) کا پروپوزل (Proposal) ہے۔ اسیں یہ چیز مضمون ہے۔ کہ اور کس حد تک ہندی کو عنہانیہ یونیورسٹی میں میڈیم آف انسلکشن مقرر کیا جاسکتا ہے یہ سوال بھی ان کمیٹی کے زیر خور نویں میں سے ایک ٹرم (Term) ہے۔ جب کمیٹی انی مفارقات پیش کریگی اس موقعت گورنمنٹ ان پر خور کریگی۔

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - کیا کمیٹی نے اپنا کام شروع کر دیا ہے؟

شری بی - رام کشن راؤ - ابھی کام شروع نہیں ہوا ہے۔ تاریخ تبدیل ہوئی ہے۔

شری جی - ہنمنت راؤ - کیا یونیورسٹی کے بارے میں سینیٹ (Senate) کو کوئی ادھکار (Adhikar) نہیں رہیگا؟

شری بی - رام کشن راؤ - سینیٹ (Senate) کو جو ادھکار ہے وہ رہیگا۔

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - کیا میدیم آف انسلکشن (Medium of Instruction) تبدیل کرنا ہو تو چارٹر (Charter) تبدیل کرنا پڑیگا؟

شری بی - رام کشن راؤ - کمیٹی کی روپورث پیش ہونے کے بعد اگر یہ طے ہو جائے کہ ٹرانسفر عمل میں آئیگا تو ٹرانسفر کے بعد گورنمنٹ آف انڈیا کو ایکٹ بنانا پڑیگا۔ موجودہ یونیورسٹی کا چارٹر راج پرمکہ نے نہیں بلکہ نظام کی حیثیت سے نظام نے دیا ہے۔ اسوقت اوسی چارٹر پر عمل ہو رہا ہے۔

CENTRAL RESEARCH LABORATORIES

*39 (25) Shri G. Hanumanth Rao : Will the hon. Chief Minister be pleased to state :

The expenditure incurred annually during the last five years by the Government on Central Research Laboratories and Engineering Research Laboratories?

شری بی - رام کشن راؤ - سنٹرل ریسرچ لیبارٹریز (Central Research Laboratories) کیلئے گذشتہ پانچ سال میں جو خرچہ ہوا ہے اوسکی تفصیل یہ ہے۔

سنہ	سنٹرل ریسرچ لیبارٹریز
۱۹۵۲-۵۳	(۶۳۹۸۳۰)
۱۹۵۳-۵۴	(۲۶۰۱۳۵)
۱۹۵۴-۵۵	(۲۰۶۰۲۷)
۱۹۵۵-۵۶	(۳۲۳۴۳۸)
۱۹۵۶-۵۷	(۵۰۹۵۸۲)

المجینبرنگ ریسرچ لیبارٹریز

سنہ	۱۹۵۲-۵۳
	(۱۹۳۰۰۸)
	(۱۸۳۴۶۰)

سنہ ۱۹۵۳-۵۴ (نصف سال) (۴۹۲۲۰)

(۲۱۱۰۶۸)

سے ۱۰۰۰ میں

(۲۰۰۴۳۲۱)

سنہ ۱۹۵۲-۵۳

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے میں کیا کوئی گرانٹ (Grant) ایکو دیا جاتا ہے اگر دیا جاتا ہے تو سپروین (Supervision) کون کرنا ہے۔

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ سٹرل لیباریٹریز کیلئے پانچ لا کھ گرانٹ منظور کیا گیا ہے۔ اجینرنگ ریسرچ لیباریٹریز کو کوئی ریکرنگ گرانٹ (Recurring Grant) نہیں دیا جاتا ہے البتہ نان ریکرنگ گرانٹ (Non-recurring Grant) دیا جاتا ہے۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے میں سوال یہ ہے کہہ مرکٹر کی طرف سے کوئی کوارڈینیشن (Co-ordination) ہوئی ہے یا نہیں؟

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ ان دونوں لیباریٹریز (Laboratories) ایک گورننگ کونسل (Governing Council) ہے۔ اسیں ہاری حکومت کے پی۔ ڈبلیو۔ ڈی منسٹر بھی ہیں۔ ان پر کوئی سپروین گورنمنٹ آف انڈیا کا نہیں ہے۔ البتہ جو گورننگ بادی (Governing Body) ہے اسیں ڈاکٹر فرنج اور ڈاکٹر ناریل والا بھی شامل ہیں۔ مگر راست سپروین انکا نہیں ہے۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے میں جن چیزوں پر دوسری جگہ ریسرچ (Research) ہو رہا ہے کیا انہیں چیزوں پر یہاں بھی ریسرچ کیا جاتا ہے؟

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ نہیں ایسا ہیں۔ دوسرے انسٹی ٹوشن (Institution) کے م bers جب کسی دوسری جگہ کسی سبجکٹ (Subject) پر ریسرچ کرنے ہیں تو اوسی سبجکٹ پر یہاں ریسرچ نہیں کیا جانا۔ اس طرح ڈوبایکٹ ریسرچ (Duplicate Research) نہیں کیا جاتا بلکہ کوئی دوسرा سبجکٹ لیا جاتا ہے۔

INSPECTION OF GOVERNMENT OFFICES

†*42 (70) *Shri V. D. Deshpande*: Will the hon. the Chief Minister be pleased to state:

(a) the number of offices inspected during 1952 by the Chief Inspector of Government Offices?

(b) the special features of his enquiries and the benefits accrued therefrom?

* 40. (46) & 41 (47) answers under the heading Unstarred Questions and Answers.

† This question standing in the name of Shri Ch. Venkatram Rao was put by Shri V. D. Deshpande under authorisation.

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ اس سوال کے دو اجزا ہیں۔ پہلے جزو کا جواب یہ ہے کہ سنہ ۱۹۵۲ع میں چیف انسپکٹر نے (۱۱) گورنمنٹ آفسس کا انسپکشن (Inspection) کیا ہے دوسرے جزو کا جواب میں نے سوال نمبر (۶۷۸) کے اجزا ایک تا تین کے جواب میں گذشتہ میشن میں تفصیل سے دیدیا ہے جیکہ آنریبل ممبر ورنگل نے یہ سوال کیا تھا۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ دوبارہ اس کے جواب کی ضرورت نہیں ہے۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے۔ چیف انسپکٹر جو انسپکشن رپورٹ دیتے ہیں اوس کو کس حد تک پیش نظر رکھا جاتا ہے؟

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ اس کا جواب بھی میں نے سابقہ سوال کے موقع پر تفصیل سے دیدیا ہے تا ہم آنریبل ممبر کی تشریف کے لئے کہنا چاہتا ہوں کہ وہ چیف سکریٹری کے مشورہ سے اپنا پروگرام بناتے ہیں۔ جب ان کی رپورٹ آتی ہے تو ان پر غور کیا جاتا ہے۔ جو مشورہ سے قبول کئے جانے کے لائق ہوتے ہیں وہ قبول کئے جاتے ہیں اور جو ناقابل عمل ہوتے ہیں محبو راً ان کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔ انہوں نے جو سجیشنز (Suggestions) دئے اور جن پر عمل کیا گیا اون کی وجہ سے بہت فائدہ ہوا ہے۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے۔ کیا اس سال پویس ڈپارٹمنٹ کا انسپکشن ہوا ہے؟

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ مجھے یاد نہیں کہ اس سال آئی۔ جی۔ پی کے آفی کا انسپکشن ہوا ہے یا نہیں۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے۔ کیا اس طرح مالانہ انسپکشن کا انتظام نہیں ہے؟

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ انسپکشن تو ہوتے ہیں لیکن ان کے لئے کوئی خاص ڈیس (dates) نکس (fix) نہیں ہیں۔ جو بھی تاریخ کنوبیٹیٹ (Convinient) ہو اس کے لحاظ سے انسپکشن کیا جاتا ہے۔ ایسا کوئی تعین نہیں کہ کسی خاص آنس کا انسپکشن کسی خاص معینہ تاریخ کو ہوگا۔

P. S. C. REPORT

*43 (71) **Shri V. D. Deshpande:** Will the hon. the Chief Minister be pleased to state :

(a) whether it is a fact that the Government have to accord sanction for the publication of the annual report of the Public Service Commission ?

*This question was originally tabled by Shri Ch. Venkataram Rao but since Shri Venkataram Rao was not present the same was put by Shri V. D. Deshpande under authorisation.

(b) whether it is also a fact that the Hyderabad Public Service Commission has officially published its annual report for 1951-52?

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ اے جس۔ گورنمنٹ سکریٹری میں کمین اگو
انسی اسوں رپورٹ (Annual Report) سائیئر سی وی کی مصوبیت میں
دی نہیں اسی Convention (یہ ہے گورنمنٹ نا پلک بریوس) میں کی حاصل ہے
کی حار ہے تک اگر وہ گورنمنٹ نا پلک بریوس میں کی حاصل ہے احسانی و
امسالی کے نامنے پیش ہو جائے۔ جب وہ ایحسانی مواد میں میں درج ہے راس کے
ساتھ انک رپورٹ (Memorandum) اسی میں خواہ
جس طرح کا نئی ٹیکسٹ میں ہدایت کی گئی ہے۔

یہ جس بیانیت کا ذکر سوال میں کیا گیا ہے کہ اسے اسنیلی (Officially)
ایسا کیا گلا اس کے تو معنی صحیح میں نہیں آتے۔ اگر اس کے معنی میں کہ کمیشن
نے یہ رپورٹ بریوس کو ریلیز (Release) کیا ہے تو یہ شیں صحیح ہے۔
اور نہ کمین نے کسی کو فروخت کیا ہے۔

سی۔ گورنمنٹ اور کمین میں اختلاف رائے

Mr. Speaker: In the printed list of questions, there are no parts (c) & (d). They need not be answered.

Shri V. D. Deshpande : But in the original questions, there are parts (c) & (d).

Mr. Speaker : We will have to go according to the printed list.

شری وی۔ ڈی۔ دشپانڈے۔ میرا، والی ہے تباہ کہ گورنمنٹ کی رائے اور پبلک
بریوس کمیشن کی رائے میں اختلاف ہے جس کی وجہ سے یہ رپورٹ، ہاؤس کے سامنے
نہیں آتی ..

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ یہ گورنمنٹ کے پاس نہیں ہوچکی ہے اور بہت جلد پیمورینٹم
کے مانی ہاؤس کے نیلہ پر رکھی جا رہی ہے۔

شری وی۔ ڈی۔ دشپانڈے۔ کیا یہ صحیح نہیں ہے اپنے کمین سے
رپورٹ چھاپی کتی تھی؟ اخبارات میں بھی یہ رپورٹ چھپی۔ جس پر حکومت نے اعتراض
کیا اور گاہی وابس لے لیں۔ اور اخباروں کو یہ ہدایت کر گئی کہ رپورٹ پیاس
(Publish) نہ کر جائے۔

شری بی - رام کشن راؤ - بہ صحیح نہیں ہے۔ اتنا واقعہ ضرور ہے کہ پبلک سروس کمیشن نے گورنمنٹ کے پاس رپورٹ بیس کرنے کیلئے اسکو پبلش کروایا۔ لیکن جیسے کہ عموماً ہوا کرتا ہے پبلش ہونے میں کاپیاں پریس کو مل جاتی ہیں۔ کبھی کبھی سیکریٹ کر سبانڈنس (Secret correspondence) پریس میں آ جانا ہے۔ اسی طرح پبلک سروس کمیشن کی رپورٹ کے کچھ اجزا پریس میں آگئے۔ جس پر حکومت نے پبلک سروس کمیشن سے یہ دریافت کیا کہ یہ رپورٹ کس طرح لیک (Leak) ہوئی۔ معلوم ہوا کہ کمیشن نے خود اپنی طرف سے رپورٹ کو رلیز (Release) نہیں کیا۔ طریقہ یہ ہے کہ پبلک سروس کمیشن اپنی رپورٹ پرنٹ کرنے کے بعد اسکو حکومت کے پاس بھیجتا ہے۔ حکومت اپنے تاثرات کو ایک میمورنڈم کی شکل میں مرتب کر کے راج بر مکو کے پاس پیش کرتے ہے اور انکے آرڈر کے بعد اسے لیجسٹیشو اسٹبلی میں بھیجا جاتا ہے۔ پروسیجر (Procedure) تو یہ ہے۔ لیکن جیسا کہ میں نے کہا فرق صرف اتنا ہوا کہ کسی طرح یہ رپورٹ پریس کو مل گئی اور انہوں نے اسے چھاپ دیا۔

شری یم۔ بچیا - پبلک سروس کمیشن کی رپورٹ پرنٹ ہو کر اتنا عرصہ ہوا اسکے باوجود اب تک یہ اسیبلی کے سامنے کیوں نہیں آئی؟

شری بی - رام کشن راؤ - راج بر مکو کے آرڈر کے بعد یہ کاپیاں تیار ہو کر پرنٹ ہوتی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ وہ اب آگئی ہوں گی۔

شری یم۔ بچیا - کیا اب وہی اصل رپورٹ پرنٹ ہو رہی ہے یا کوئی دوسری رپورٹ پرنٹ ہو رہی ہے؟

(Shri V. B. Raju : Insinuation)
شری بی رام۔ کشن راؤ۔ آریبل سبز انسینویشن (Insinuation) کر رہے ہیں۔ انہیں اپنے الفاظ واپس لینا چاہئے۔

Shri V. B. Raju ((Secunderabad-General)): Is it a fact that the first report of the Hyderabad Public Service Commission was released by the Commission itself, or was it done by the Government?

Shri B. Ramakrishna Rao : The previous report, i.e. the first report, was released by the Public Service Commission itself. Government, however, informed the Service Commission that according to convention, it had to submit the report to the Government before it is released. This suggestion was accepted by the Public Service Commission, who have agreed that there report should not be released before it is submitted to Government.

Shri V. D. Deshpande : Is it only a convention or is it obligatory on the part of the Public Service Commission to submit the report first to Government?

Shri B. Ramakrishna Rao : It is not merely a convention; but it is laid down in the Rules.

TANK BEDS

*44 (132) *Shri G. Sreeramulu* (Manthani) : Will the hon. Chief Minister be pleased to state :

(a) whether it is a fact that the tank beds in Huzurabad taluqa are being given free by Tahsil Office without auctioning them as in other taluqs ?

(b) If so, for what reasons ?

منسٹر فار اکائیز فارسنس اینڈ روینیو (سری کے - وی - رنگ روئی) - اے - معتقد کہ منگر جگبال مٹ پلی حضور آباد میں موسمی حالات خراب ہونے کی وجہ سے کمکٹر مفلع کریمگر کی جانب سے یہ تحریک ہوئی تھی کہ ہر چندوں اور دیگر بے زمین اشخاص کو اراضیات سکم تالاب اعلیٰ دھارہ خشک برداشت جائیں اور انکا ہراج ہو۔ اس کی منظوری مجلس مال نے دی۔ کریمگر کے مابھی (ہ) تعلقات میں بعض اراضیات سکم تالاب کے تحت خابطہ نیلام کیا گیا تھا مگر ان تعلقات میں اب یہ رعایت دیگئی ہے کہ ہر چندوں اور بے زمین اشخاص کو اعلیٰ دھارہ خشک بر اراضیات سکم تالاب بغرض کاشت دیجائیں۔
ب) - موسمی حالات کے خراب ہونے کی وجہ سے حسب تحریک ضلع ایسا عمل کیا گیا۔

Shri M. Buchiah : Mr. Speaker, Sir, I rise on a point of order. The question is addressed to the Chief Minister whereas it is being answered by the Minister for Excise.

Shri B. Ramakrishna Rao : It is absolutely within my right to ask any member of my Cabinet to answer the question.

مسٹر اسپیکر - وہ انکے ذمہ ہے اسلئے انہوں نے جواب دیا ہے۔

شری جی - سری راملو - کیا منسٹر صاحب بتلاسکتے ہیں کہ اس طرح آکشن کیوں رکھا جا رہا ہے؟ پالیسی تو یہ تھی کہ پولس ایکشن کے بعد زیست فری (Free) دی جائیں گی - لیکن اب اس طرح کیوں متزلزل پالیسی اختیار کیجا رہی ہے؟

شری کے - وی رنگا - روئی - عام قاعدہ یہ ہے کہ شکم تالاب کی زیست آکشن (Auction) کی جاتی ہیں - لیکن خاص حالات کے تحت جیسے موسمی حالات ہیں جنکا میں نے ابھی ذکر کیا ہراج کا عمل نہیں کیا گیا۔

شری جی - سری راملو - کیا یہ عمل موسمی حالات پر منحصر ہے یا ہر چندوں کی مدد کرنے کی نیت یہ ایسا کیا گیا ہے؟

شری کے۔ وی۔ رنگاریڈی عادہ داور بر جس طرح مدد کرنا ہو آجگاہ ہے۔ اس سے پہلے کے جواب میں پہنچانا گا ہے کہ زمینات دیکھنی ہیں۔ باور آنہ ہر۔ کی وجہ سے انکی مزد مدد کرنا دبڑی سمجھا گا اسائیں غیر معمولی طور پر ارادہ ادا کے کیلئے دیکھ ران کی مدد تی کی کی

شری گنتی راؤ وا گھما رے (دیکھو۔ محفوظ)۔ بیا عام طور پر نہستہ نہس (Tank beds) ہر بجنوں کو دنے کے احکام جاوے کئے گئے ہیں؟

شری کے۔ وی۔ رنگاریڈی۔ میں نے کہا ہے کہ ضام سے تحریک ہوئی اور بورڈ نے اسکی مظہروں دی۔ منظوری کے بعد احکامات دئے گئے۔ اس بنا پر ازانہ اب ہر بجنوں کو کاشت پر دیکھیں۔

شری گنتی راؤ وا گھما رے۔ میں وجہہ رہا ہوں کہ کیا عام طور پر اسی طرح ہر بجنوں کو ٹیکس نہس دنے کے احکامات ہیں؟

شری کے۔ وی۔ رنگاریڈی۔ برمیوک اور خارج کیا۔ زمینات کی نہت آر سل ج۔ منسٹر نے جواب دیا ہے۔ اس سے آپکو معلوم ہوا ہوگا۔ لیکن کم سازب تھے جائز۔ صرف ضائع کرنیگر بیس و شاہ کے خاص حالات کے تحت مکم نالاب کی اراضیات اور سوچ دینے کی منظوری دی گئی۔ مگر بورے ماںک میں اراضیات سکم نالاب ہر بجنوں کو دیدھی کے متعلق کوئی احکام نہیں دئے گئے ہیں۔

شری کے۔ ایل۔ نر سماہ راؤ۔ (بلندو)۔ کیا آریل منسٹر حانتے ہیں کہ لندسی لوگوں کے نام سے مالدار لوگوں کو زمینات دی گئی ہے۔

Mr. Speaker : It is a general question.

شری کے۔ وی۔ رنگاریڈی۔ ایسا نہیں کیا گیا ہے۔ اگر کہیں ایسا ہوا ہے تو یہ غلط عمل ہوا ہے۔ گورنمنٹ کا ہرگز یہ منشا نہیں کہ مالدار لوگوں کو ہی زمینات دی جائیں۔ البتہ مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ ہر بجنوں کو جو زمینات دی جائی ہیں وہ ان زمینات کو مالدار لوگوں سے پیسہ لیکر ان کے ہاتوں فروخت کردیتے ہیں۔ یہ ایک عام بات ہے۔ صرف کریم نگر سے متعلق نہیں جب کبھی گورنمنٹ کے علم میں یہ بات آتی ہے تو اس کے اصلاح کی کوشش کی جاتی ہے۔

شری مادھو راؤ نری کر۔ کیا یہ صحیح ہے کہ اس طرح جو زمینات دی گئی ہیں وہ واپس لے لی جا رہی ہیں۔

شری کے وی رنگاریڈی۔ ایسا کوئی واقعہ میرے علم میں نہیں ہے۔

شری مادھو راؤ نری کر۔ کریم نگر میں اپسے واقعات ہوئے ہیں جس کی اطلاع گورنمنٹ کو کہنی ہے۔ کیا یہ صحیح نہیں ہے؟

شری کے۔ وی۔ رنگاریڈی۔ میں لے کرہے یا ہے کہ اسکوئی واقعہ سرے عہد
میں نہ تھے۔

شری بھی سری۔ وی۔ ملو۔ جس آں سے ہے تو اس کے معنی ہے ہوئے
جس نہ جوں کی نہ Bid (بیادہ مو اس وہیں دی جائے)۔ اس طرح مار لوگ
بس خاص کرنے ہے اور ہر ہر چینوں کو لحاظ ہی نہیں ملتا۔ آنریل میں سفر کہتے
ہیں نہ ماروں نہ دیں۔ کما یہ دوستاد نایب نہیں ہیں۔

Mr. Speaker : This is argumentative.

*45 (132-A) *Shri G. Sreeramulu* : Will the hon. Chief Minister be pleased to state :

(a) whether the Government propose to give the tank beds free to the Harijans and landless Kisans in the villages ?

(b) whether any order was passed for the tank beds to be given free to the Harijans without auctioning in Manthani taluka?

شری کے۔ وی۔ رنگاریڈی۔ اے۔ حکومت کے زیر عور ایسی کوئی تحویز نہیں ہے۔

و۔ ضلع کوئی بگر کے دوسرے نعلقوں کی طرح عالمہ منہجی میں اپنی ارادات شکم
بلاں کے نہ ملو عمل کیا گیا۔

شری بھی۔ سری راملو۔ ایسے احکام دیتے گئے نہیں اے زینتاب اینڈنس
(landless) کسانوں اور ہریجنوں کو دیتے جائیں۔ لیکن امر سے یہی ہی ہراجات
ہو گئے۔ کیا ایسی صورب میں رومات واپس دی جائیںکی؟

شری کے۔ وی۔ رنگاریڈی۔ جہاں آکشن کے بعد قبضہ ہو گیا ہے اور کاشت ہو گئی
ہے تو ایسی صورت میں زمینات چھیننی نہیں گئی ہیں۔ البتہ جہاں تک عمل نہیں ہوا ہے
وہاں ہریجنوں کو دی گئی ہیں۔

شری ایم۔ بچیا۔ کیا آکشن میں صرف ہریجنوں کوہی زمین دیجاتے ہیں؟

شری کے۔ وی۔ رنگاریڈی۔ آکشن صورت میں ہریجن اور غیر ہریجن کا سوال
پیدا نہیں ہوتا۔

شری بھی۔ ہفتہ راؤ۔ خاص طور پر کوئی نکر ضلع میں ہریجنوں کے ساتھ
پسا عمل کیوں کیا گیا ہے۔

ప్రకటనల వైపులాయి వైపులాయి కావు నీటిలో తెలుగులో—(అంధ్రా) మహారాజులు మహారాజులు తార్యానా?

శ్రీ చి. రామకృష్ణరావు:—ఆ విషయం మంత్రిగాంకి, ప్రథమానికి కూడా తెలియసి. భందుకోరకై తెలుగులలో భూములు ఏవేకి ఇష్టకాయదలి రాల్స్ (Rules) ఉన్నాయి. గాని ప్రత్యేకంగా పాంజనల ఇఖ్యందులను దృష్టిలో ఉంచుకొని ఆ చెఱువులు మరమ్మతు అయ్యే ఎరకా పాంజనలకు ఇష్టాబడుతున్నాయి. ఆ తెరువులు మరమ్మతులు అయితే ఆ హక్కు ఉండదు. ఎందుకేతనాటే చెఱువులు మరమ్మతు అయితే ఎక్కువ లౌధం ఉంటుంది గనుక.

శ్రీ జి. హసమంతరావు:—ఆ విధంగా ప్రత్యేకంగా కాంగర్ జిల్లాలో మాత్రమే ఎందుకు జరుగుతాండి?

శ్రీ చి. రామకృష్ణరావు:—కాంగర్ జిల్లాలో రౌండు మాడు తొలాకెంత మాత్రమేనని.....

Mr. Speaker : It would be better if hon. Member speak in Hindi so that all the Members and I can also understand the question and the answer.

شري بني - رام کشن راؤ۔ آنریل سبریس اپنی اپنی زبانوں میں سوالات کرتے ہیں اس لئے مجھے بھی ان ہی زبانوں میں جوابات دینے کی مشکوٰف () ہوتی () ہوئی ہے۔ اس سوال کا جواب کہ کرینگر میں خاص طور پر اپنا عمل کیوں کیا گیا آنریل منشیر کی جانب سے دیا جا چکا ہے۔ وہاں پر موسمی حالات خراب ہونے کی وجہ سے ہر بیجنوں کی مشکلات بڑھ گئی تھیں اس وجہ سے وہاں پر یہ خاص رعایت کی گئی ہے۔

شري بجي - همنت راؤ۔ کیا ورنگل میں خاص حالات نہیں ہیں؟

شري بني - رام کشن راؤ۔ ورنگل کیا ساری ریاست حیدر آباد میں خاص حالات ہو سکتے ہیں۔ لیکن جہاں گورنمنٹ کو زیادہ تکلیف اور پریشانی نظر آتی ہے وہاں ریلیف (Relief) دینے کی کوشش کیجاتی ہے۔ ورنہ ساری ریاست کا لحاظ کرتے ہوئے نیک بلنس (Tank-beds) اگر ہو جیں یا دوسرے لوگوں کو دیدئے جائیں تو بڑا غصب ہو جائیگا۔

Shri G. Hanumanth Rao rose—

Mr. Speaker : The hon. Member is going to Warangal and other districts whereas the question pertains only to Manthani taluk.

شري بجي - همنت راؤ۔ میں یہ پوچھتا چاہتا ہوں کہ کرینگر میں ہی خاص طور پر ایسا عمل کیوں کیا گیا؟ ورنگل میں بھی تو ایسے حالات ہیں۔

Mr. Speaker : That is not relevant here.

EXCESS COLLECTION BY MAKHTEDAR

*46 (133) **Shri. G. Sreeramulu :** Will the hon. Chief Minister be pleased to state :

(a) whether it is a fact that one Lokageri Pedda Ramanna, Makhtedar of Rudram village in Manthani taluqa collected Rs. 22,000 from the Shikmedars of this Billmakhta ?

(b) whether the Naib Tahsildar who enquired into the matter reported about the coercive methods adopted by the above Makhtedar ?

(c) whether and if so, what decision was given by the Deputy Collector of Huzurabad to whom the Shikmedaras requested for refund of the excess amounts collected ?

شروعی بی۔ رام کشن راؤ۔ یہ سوال ایک پھرٹیکار کیس (Particular case) کے بارے میں پوچھا گیا تھا اس کے بارے میں تحقیقاتی رپورٹ دینے کے لئے کلکٹر کو حکم دیا گیا ہے۔ کن تک بھی کلکٹر کے پاس سے رپورٹ وصول نہیں ہوئی۔ جب رپورٹ وصول ہو جائیگی تو اسکی تفصیلات آنریل ممبر کو دیجائیں گے۔

شروعی بی۔ سری راملو۔ اس کے بارے میں ایک درخواست دیکھی تھی۔ درخواست کا فیصلہ بھی ذہنی کلکٹر نے کر دیا اور موقع پر پہنچ کر تحقیقات کی رپورٹ بھی کلکٹر کے پاس آچکی ہے۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ وہ ابھی تک حکومت کے پاس نہیں پہنچی۔

شروعی بی۔ رام کشن راؤ۔ مسکن ہے ابھی تک رپورٹ کلکٹر کے پاس ہی ہو اور حکومت کو وصول نہ ہوئی ہو۔

INAM LANDS

*47 (176) *Shri K. Venkairam Rao* : Will the hon. Chief Minister be pleased to state :

(a) what is the area of the inam lands in the State ?

(b) what would be the income of the Government if all the Inam lands would be enfranchised ?

(c) whether the Government is considering about the abolition of all the Inams ?

شروعی بی۔ رام کشن راؤ۔ اس سوال کے (۲) جزو ہیں۔ (۱) کا جواب یہ ہے کہ یورے انعامی اراضیات کا رقمہ (۳۲۲۶۲۲) ایکرہ (بی) کا جواب یہ ہے کہ تغیینہ لگایا گیا ہے کہ (۳۲۲۶۲۲) کی مالکزاری غالباً (۲) لاکھ ہو گی۔ (سی) کا جواب یہ ہے کہ ایک بل اش روڈیوس کیا گیا ہے جس کی رو سے سرویس انعام۔ خدمات انعام جو سیت سندھیوں وغیرہ کو دئے جاتے ہیں۔ مذہبی خدمات کے انعام اور چیارٹ ایبل (Charitable) انعامات کو مستثنی کر کے سارے انعامات کو انفرنچائز (Enfranchise) کیا جائیں گا۔ تو یہ انعامات خود یہ خود اپالش (Abolish) ہو جائیں گے اور وہ تمام انعامات اٹومیٹکلی (Automatically) نہ کی حیثیت میں کنورٹ (Convert) ہو جائیں گے۔

شری وی۔ ڈی۔ دشپانڈے۔ میرا سوال ہے کہ جن انعامی اراضیات کو آب سستی کرنے والے ہیں اون کا رقمہ کتنا ہے؟

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ اس کے بارے میں فیگرس () کلکٹ () figures Collect نہیں کئے گئے لیکن اندازہ لگایا گا ہے کہ قریب قرب () نبصد رقبہ ہو گا۔ صحیح فیگرس پر کلکٹ نہیں کئے جاسکے۔

شری پاپی ریڈی۔ جب یہ انعامات یہ میں تبدیل کئے جائیں گے تو جو کسکار ۰۔۰۳۰ میل سے کاشت کر رہے ہیں اور جنہوں نے باؤیاں کھود کر زمینات کو قابل کاشت بنایا ہے اور موضع بسائے ہیں اون کے رائٹس () کا کیا ہو گا؟

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ اس کے متعلق پروپوزل بل () میں پروویزن () موجود ہے کہ جو انعامات بٹھ میں کنورٹ (convert) ہو جائیں گے ان انعامداروں کی حیثیت پڑھے داروں کی نہ رہیگی بلکہ اگر اون کا قبطہ مقررہ مدت تک رہ چکا ہے تو وہ پروٹکٹڈ ٹینٹس (Protected Tenants) ہو جائیں گے ورنہ معمولی ٹینٹس کی حیثیت سے رہیں گے۔ بہر حال ٹینٹسی ایکٹ (Tenancy Act) نام پڑھے داروں سے جسطر متعلق ہو گا اسی طرح اون سے بھی متعلق ہو گا۔

شری کے۔ وی۔ راما راؤ۔ انفرانچائزمنٹ (Enfranchisement) قانون پر لے بھی تھا۔ اس پر کیوں عمل نہیں کیا گیا؟

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ اس وجہ سے وہ ناکاف سمجھنا گیا کہ وہ انفرانچائزمنٹ قانون ہیں تھا بلکہ (۸-۱) یعنی دو آنے اسمنٹ (Assessment) (کھنے کے متعلق اون تھا۔ گزشتہ سال اس گورنمنٹ کے فارمیشن (Formation) (کے دبڑے ماہ قبل ہی وہ پاس ہو چکا تھا۔ جب موجودہ گورنمنٹ آئی تو یہ مناسب سمجھنا گیا کہ (۸) قسمنٹ نہ ہونا چاہئے بلکہ فل (Full) اسمنٹ لیا جانا چاہئے۔ اسی وجہ سے ایا بل پرموت (Promote) کیا گیا ہے۔

CONFERENCE OF GOVERNORS & RAJPRAMUKHS

*48. (177) Shri K. Venkatram Rao : Will the hon. Chief Minister be pleased to state :

(a) Is it a fact that the Rajpramukh of Hyderabad has not attended the Conference of Rajpramukhs and Governors held at New Delhi?

(b) If so, what are the reasons?

(c) Who represented him at the said conference?

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ اس سوال کے بھی تین جزو ہیں۔ پہلے جزو کا جواب ہے ہوئے۔ دوسرے جزو کا جواب یہ ہے کہ صحت کی وجوہات کی بنا پر وہ نہیں کئے۔ نیسراۓ جزو کا جواب یہ ہے کہ کوئی نمائندگی نہیں ہوئی۔

شری کے۔ وی۔ راما راؤ۔ صحت کی وجوہات کی بنا پر نہیں کئے یا وہاں جانا انہوں نے کسرشان سمجھا؟

Mr. Speaker : I can't allow that question.

CONGRESS SESSION

*49 (130) *Shri G. Sreeramulu* : Will the hon. Minister for Local Self Government be pleased to state :

(a) the amount of loan obtained by the Hyderabad Municipal Corporation from the Government for construction dust proof (cement) roads in connection with the Congress Session in January, 1953 ?

(b) the rate of interest charged thereon and the number of instalments in which the loan is to be repaid ?

شری۔ انا راؤ گن مکھی۔ پہلے جزو کا جواب یہ ہے کہ کانگریس کے اجلاس کے سلسلہ میں سڑکوں کی تعمیر کے لئے بلدیہ حیدر آباد نے کوئی قرضہ حاصل نہیں کیا۔ سوال گا دوسرا جزو پیدا نہیں ہوتا۔

شری وی۔ ڈی۔ دشپانڈے۔ کیا حال ہی میں یہ جواب نہیں دیا گیا کہ میونسپل کارپوریشن کو (۲۰) ہزار روپیہ بطور لون (Loan) دئے گئے ہیں؟ کیا آنریبل سنسٹر اس کو نہیں جانتے؟

شری انا راؤ گن مکھی۔ گرانٹ کے طور پر دئے گئے ہیں۔ قرضے کے طور پر نہیں دئے گئے۔ سوال یہ تھا کہ کیا قرضہ دیا گیا ہے۔ گرانٹ کے طور پر ضرور رقم دیکھی ہے۔

شری بی۔ سری راملو۔ کیا اس سے زیادہ کام امیٹ ہیں نہیں تھا جو کانگریس سشن (Congress Session) کے سلسلہ میں رقم دیکھی؟

شری انا راؤ گن مکھی۔ کانگریس سشن کے سلسلہ میں نہیں دیکھی بلکہ تعمیر سڑک کے سلسلہ میں یہ رقم حیدر آباد میونسپل کارپوریشن کو دیکھی۔ جو ایک مستقل اور ضروری کام کے لئے استعمال کئے گئے ہیں۔ پہلے (۲) لاکھ (۸۰,۰۰,۰۰) ہزار روپیہ دئے گئے ہوں (۱,۰۰,۰۰) روپیہ میں کسری و نہیں اضاف (Conservency Staff) کے تحت (۰.) ہزار روپیہ دئے گئے ہوں۔

شری بی۔ سری راملو۔ تا قل تک سڑک تعمیر کرنے کی کیا ایسی ہی ضرورت تھی؟

شری انا راؤ گن مکھی - نالل نگر نہیں بلکہ شهر حیدر آباد میں شہر کوں کی تعمیر کیجئی۔

SURVEY & PLAN FOR WATER SCHEME

*50 (173) *Shri K. Venkatram Rao* : Will the hon. Minister for Local Self Government be pleased to state :

(a) Is it a fact that the survey and plan for the water scheme for Nalgonda was prepared by the previous Government prior to Police Action ?

(b) If so, why was it not executed ?

شری انا راؤ گن مکھی - سربراہی آب نگذانہ کے لئے اگسٹ سنہ ۱۹۴۷ء میں ایک اسکم تیار کیجئی تھی جس کے اخراجات کا اندازہ (۱۸۲۱...) روپیہ تھا - دوسرے جزو کا جواب یہ ہے کہ عدم موجودگی گنجائش کی وجہ سے اس اسکم کو ہاتھ میں نہیں لای جاسکا۔

RESTRICTIONS ON MUSLIMS

*51 (26) *Shri M. Buchiah* : Will the hon. Minister for Labour, Rehabilitation, Information and Planning be pleased to state :

(a) Whether there are any rules restraining the Muslims from selling, in times of need, movable or immovable properties ?

(b) If so, the reasons for formulating such rules ?

(c) If not, why are the Muslims being restrained from such sales ?

ہوم منسٹر (شری دکبر راؤ بندو) - عام ظور پر مسلمانوں کو اپنی جانبداری پر کوئی پابندی عائد نہیں کیجئی۔ اور نہایت کوئی قواعد ہیں۔ دوسرے اور تیسرا بجزو کا جواب یہ ہے کہ یہ سوال پیدا نہیں ہوتا۔

شری ایم۔ بچیا - کیا مسلمانوں کو انتہانگ ایواکیوی (Intending evacuee) کہکر اون کو جانبداری پر کوئی نہیں دیا جاتا ؟

شریاد دکبر راؤ بندو - وتو انتہانگ ایواکیوی قانون کے تحت کیا جاتا ہے ۔ جو شخص کے بارے میں یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ انتہانگ ایواکیوی ہیں تو اونوں تحدید عاید کیجاتی ہے۔ لیکن جو لوگ اپنے حالات کے تحت اپنی جانبداری پر کاٹھنے والے کسٹوڈین (Custodian) کی اجازت سے ایسا کو سمجھتے ہیں۔

شری رنگ راؤ دشمنک - کیا اسلامیت کی جانبداری پا جو لوگ پاکستان کے میں کی جانبدار حکومت اپنے قبضہ میں لتی ہے ؟

شری دکمیر راؤ بندو - جو کچھ بھی عمل ہوتا ہے وہ ابواکوی ہراہٹ ابکٹ (Evacuee Property Act) کے تحت ہوتا ہے -

شری ایم - بچیا - کن نوگوں کو انتہنگ ایواکیوی قرار دیا جاتا ہے ؟

شری دکمیر راؤ بندو - جو لوگ کہ انتہنگ ایواکیوی ہوں -

شری ایم - بچیا - کتنے دن کے بعد انتہنگ ایواکیوی قرار دیا جاتا ہے ؟

شری دکمیر راؤ بندو - جب سعلوم ہوتا ہے کہ کوئی آدمی مستقل طور پر پاکستان جانے والا ہے تو اوس کو انتہنگ ایواکیوی سمجھا جاتا ہے اور اوس قانون کے تحت عمل کیا جاتا ہے -

شری یقی شاہ جہاں یکم - لیکن بعض لوگ ایسے ہیں جو پاکستان گئے اور وہاں سے واپس آگئے لیکن اون کی پراپرٹ (Property) واپس نہیں کیتی -

شری دکمیر راؤ بندو - اگر ایسے خاص مقدمات کا جوالہ دیا جائے تو تحقیقات ہو سکیں گی -

شری یقی شاہ جہاں یکم - عموماً تحقیقات کئے بغیر بعض کسی شخص کے ایک لیٹر لکھنے پر کہ فلاں آدمی پاکستان جانا چاہتا ہے اوسکی جائیداد کو ایواکیوی ہراہٹ قرار دیا جاتا ہے -

شری دکمیر راؤ بندو - یہ صحیح نہیں ہے کہ تحقیقات کئے بغیر ایسا کیا جاتا ہے -

Mr. Speaker : This is a hypothetical question. It is not intended for eliciting information.

شری جی - ہمنت راؤ - انتہنگ ایواکیوی کون قرار دیتا ہے ؟

شری دکمیر راؤ بندو - وہ قانون آپ پڑھ لیں - اوس میں سب صراحت موجود ہے -

شری جی - ہمنت راؤ - کیا پولیس کی روپرث کی بناء پر کسی کو انتہنگ ایواکیوی قرار دیا جاتا ہے یا بعض کسی آدمی کے ایک لیٹر لکھدیہ سے قرار دیا جاتا ہے ؟

شری دکمیر راؤ بندو - اوس قانون میں یہ تمام صراحت موجود ہے کہ کس کو انتہنگ ایواکیوی قرار دیا جانا چاہئے - اسی کا اعلان کس طرح کرنا چاہئے - اوس کی پروپرٹی کے پارے میں کیا عمل کرنا چاہئے وغیرہ وغیرہ -

Unstarred Questions and Answers

YESTERDAY

25 (36) *Shri Ch. Venkateswara Rao :* Will the hon. Minister for Social Service be pleased to state :

(a) Whether it is a fact that the Harijans are being forced to do ~~Yetti~~ in Musnabad area of Karimnagar taluka, Nalgutta and

Yesantapuram villages of Jangaon taluq by the above village Patel Patwaries ?

(b) If so, what action the Government have taken in the matter ?

The Minister for Social Service (*Shri Shanker Dev*) : (a) No instance of forcing Harijans to do Yetti in Husnabad area of Karimnagar taluq was brought to the notice of any Revenue Officer. Similarly in Nellutla and Yesantapuram villages of Jangaon taluq, Harijans are not being forced by Patels and Patwaris to do Yetti.

(b) Does not aries.

EVENING COLLEGES

*40 (46) *Shrimati S. Laxmi Bai* : Will the hon. Chief Minister be pleased to state :

(a) Whether the evening colleges are self supporting ?

(b) Whether here is any proposal to state Post Graduate classes in the evining colleges?

(c) If so, when are they going to be started ?

Shri B. Ramakrishna Rao : A statement of income and expenditure for the last 3 years is as under, in respect of the two Evening Colleges, one at Hyderabad and the other at Secunderabad :

EVENING COLLEGE, HYDERABAD.

	Income	Budget Provision of Expenditure.
	Rs.	Rs.
October, 1949	..	24,346 :
March, 1950	..	20,447 :
1950 - 1951	..	70,361 :
1951 - 1952	..	1,07,992 : 66,361 : 98,116 :

Evening College, Secunderabad.

October 1949	..	7,290 :	8,676 :
March, 1950.	..	30,021 :	48,090 :
1950 - 1951	..	11,121 :	42,536 :
1951 - 1952	..		

It will be seen therefrom that except in the year 1949-50 in respect of the Evening College, Hyderabad these colleges have not been self supporting

- (b) The Answer is in the negative.
- (c) The question does not arise.

*41 (47) *Shrimati S. Laxmi Bai* : Will the hon. Chief Minister be pleased to state :

Whether there is any proposal to admit Government servants to the Evening College who have passed their matriculation Examination by compartment system ?

Shri B. Ramakrishna Rao : The answer is in the negative.

Motion Regarding Extension of time for the Presentation of Report by the Committee on Unemployment

Mr. Speaker : Let us proceed to the next item. Shri B. Ramakrishna Rao.

Shri. B. Ramakrishna Rao : Mr. Speaker, Sir I beg to move ;
“ That the time fixed for presentation of Report by the Committee on Unemployment upon the matters viz.,
(a) Unemployment and under-employment in the urban and rural areas of the State respectively ;
(b) ways and means of relieving the said unemployment and under-employment, and
(c) ways and means of arresting further growth of the said unemployment and under-employment in the State of Hyderabad, shall stand extended up to 18th, July, 1953.”

شروعی - ذی - دیسمبر ہے - جو موشن ہاؤس کے سامنے آیا ہے اس مسلسلہ میں
بھرپور بہ عرض کرتا ہے کہ اس کے لئے یہ الفاظ انہمیت کے طور پر بڑھانے جائیں ...
مسٹر اسپیکر - میں نے ابھی موشن (Motion) مود (move) کیا ہے۔

Mr. Speaker : Motion moved :

“ That the time fixed for presentation of Report by the Committee on Unemployment upon the matters viz.,

(a) Unemployment and under-employment in the urban and rural areas of the State respectively,

(b) ways and means of relieving the said unemployment and under-employment, and

(c) ways and means of arresting further growth of the said unemployment and under-employment in the State of Hyderabad,

shall stand extended up to 18th July, 1953.”

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے - میرا امنڈمنٹ یہ تھا کہ اوس زمانے کے جو آنریبل لیبر منسٹر تھے اون کے زیر صدارت کمیٹی کام کر رہی تھی - مجھے نہیں معلوم کہ منسٹری سے استعفی دینے کے بعد کانسٹی ٹیوشنل پوزیشن کیا رہتی ہے

Mr. Speaker : In this connection, I shall read out Rule No. 186 of the Hyderabad Legislative Assembly Rules.

The Minister in charge of the Department concerned shall, unless he waives his right to be Chairman, be the Chairman of every Committee appointed by the Assembly.

شری وی۔ رام کشن راؤ۔ اسی وجہ سے میں نے اس جزو کے بارے میں موشن میں کچھ نہیں کہا - صرف تاریخ بڑھانے کی حد تک موشن لایا گیا ہے - اس جزو کے بارے میں کہ موجودہ کانسٹی ٹیوشنل پوزیشن (Constitutional Position) کے بعد کون اس کے صدر رہینگے میں کل دوسرا موشن پیش کرنا چاہتا تھا -

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے - جو موشن ہاؤس کے سامنے پیش ہوا ہے میں اوسکو سپورٹ (Support) کرتا ہوں لیکن اس خیال کا اٹھا رکرنا چاہتا ہوں کہ آنریبل میر فرام سکندر آباد نے بھیتیت صدر جو کام کیا ہے اوسکو پیش خطر رکھنا چاہئے تاکہ اون کی پوری ابتداد میں مل سکے - اگر ممکن ہو سکے تو اون ہی کو چھومن (Chairman) کی بھیتیت سے باقی رکھا جائے -

شری وی۔ رام کشن راؤ۔ میں ہمود یہیں کہ اس مسلسلہ میں ایک اندیشناٹ موشن Independent motion سکندر آباد کے کوآپریشن کا موال تو اوس میں کوئی کلام نہیں ہو سکتا۔ اگر وہ چیز میں نہ یہی ہو سکیں تو ایک زائد میر کی بھیتیت سے اون کو کمیٹی میں شریک رکھا جاسکتا ہے۔ یہ ایک بالکل صاف بات ہے۔ اسی میں کوئی مت ہیہد (Opposition) نہیں ہے۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے - میں اتنا ہی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب وہ منسٹر تھے تو اپنے کاروبار کی وجہ سے کہیں کے مسلسلہ میں اوتا وقت نہیں دے سکتے تھے جتنا کہ وہاں چاہئے تھا۔ جتنا چہ بچھلے میلے صرف ڈو سینگھی (Sittings) میں

ہو سکے۔ یہ کوچھ ماه کی سمت دلگئی ہوئی لیکن کام جو کیا گما وہ نہ ہے۔ سک کا تھا۔ اس لئے میں یہ کہنا کرے تھا ہر ان تجربہ حاصل ہے اور اب وہ منسٹر بھی باقی نہیں رہے اس لئے وہ کافی وقت دے سکتے ہیں۔ انہیں ہی اس کا چیز من باقی رکھا جائے تو مناسب ہو گا۔ میں اس موسم کے رپورٹ میں ہوں لیکن اگر حکومت اس کا بھی خیال رکھے تو مناسب ہے۔

Mr. Speaker : The question is :

"That the time fixed for presentation of Report by the Committee on Unemployment upon the matters, viz.,

(a) Unemployment and under-employment in the urban and rural areas of the State respectively,

(b) Ways and means of relieving the said unemployment and under-employment, and

(c) Ways and means of arresting further growth of the said unemployment and under-employment in the State of Hyderabad,

shall stand extended up to 18th July, 1953."

THE MOTION WAS ADOPTED

We shall now take up the general discussion on the Budget.

General Discussion on the Budget

شروعی ڈی. دلپانڈے۔ بحث کی جو کاپیاں ہم کو ماتی تھیں اسیں کشتجنسیز (Contingencies) کی تفصیلات اور خرچ کا مواد بھی ہمکو ملتا تھا لیکن اس مرتبہ نہیں ملی ہیں۔ میں ادھار عرض کروں گا کہ آنریبل سپرس کو اسکی تفصیل ملنی چاہئے۔ ہمکروں کی جو رپورٹ ہمکو ملتی ہے وہ بھی برائے نام دیکھنی ہے اسیں تفصیلات نہیں ملتی ہیں۔ بحث کی کاپی دیجاتی ہے تو اسیں کشتجنسی کی تفصیلات بھی ہمکو دیجاتی چاہئیں۔ میں یہ استدعا کروں گا کہ ہمیں تفصیلی رپورٹ ملنی چاہئے تاکہ ہم جو کروڑوں اور لاکھوں روپیوں کی نسبتی ریاضت میں ہیں انکو کسطرخ خرچ کیا جاتا ہے ہمیں معلوم ہو سکے۔

Dr. G. S. Melkote : Sir, I would like to clarify the situation, and I shall do so tomorrow.

Mr. Speaker : Now, the discussion begins.

شروعی اس۔ ایل۔ شاستری (بھودهن)۔ کل مجھے تقریز کیلئے صرف دو مشتمل ہیں اسکے بعد اجلاس رہنماست ہو گیا اسلئے پہلا موضع مجھے ملتا چاہئے۔

مسٹر اسپیکر۔ کیا کل آپ نے اپنی تقریر ختم نہیں کی تھی؟

شری ایس۔ ایل۔ شاستری۔ میں نے ختم نہیں کی تھی۔

مسٹر اسپیکر۔ بہر تو آپ شروع کیجئے۔

(Mr. Deputy Speaker in the Chair).

شی. ڈی. سپیکر۔ (Mr. Deputy Speaker in the Chair):

ఆధ్యాత్మ మహాశయా,

నిన్నచీ రోజున బడ్జెటు (Budget) మింద వివరించిన విధముగా, పంచవర్ష ప్రణాళిక గుర్తించి ఒక అనరబ్లెట్ మొంబరుగారు ఏమని చెప్పారం లే “పంచవర్ష ప్రణాళిక కేవలము కాగిలం మింద యథాతథంగా ఉన్నదని, పని ఏమాత్రము చేయుట లేదని” అన్నారు. గాని పంచవర్ష ప్రణాళిక వని చేయవలెనిలై మనమందరముకూడా దాని విషయాన్ని సహకరించి పని చేయవలసి యున్నది. దానికి కంత త్వేము పడుతుంది. డబ్బు తేనిదే మనము ఏ పనియూ చేయలేదు కాబట్టి మనమంతా ఓటిక సట్టి చూడవలసి యున్నది. దీనికి డబ్బు ఏ విధంగా సమకూర్చుకొన వక్కు మనమంతా కలిసి యొచ్చినపసి యుంటుంది. ఇదంతా ఒక్క రోజులో అయ్యే పనికిదు. “ఇవ్వాళ్ళ దేశమేమి అభీవృద్ధి కాలేదు. యథాతథంగానే ఉంది. ప్రభుత్వం ఏమి చేయటు లేదు” అని ఏమర్చి చేశారు. గాని ఇంతకు మండు ఏమిథంగా ఉన్నదో, ఇప్పుడు ఏమిథంగా ఉన్నదో సింగా చూస్తే తోధ పడుతుంది. హారీజనుల అభీవృద్ధికి ఒక కోటి దెబ్బుల లతలు పిడిశారు. ఈ ఏమిథంగా చూచినట్టుయితే వెనుకటికి ఇప్పటికే ఉన్న ప్రభుత్వ ఏధానంలో తేడా తోధ పడుతుంది.

పంచవర్ష ప్రణాళిక ఏదై ఉన్నదో అది చాలాభాగం కాగిలంమిదే ఉన్నదిగాని దానివల్ల ఇమామాస్యం ఏమిథంగానూ తాథం పొందుట లేదని అంటున్నారని చెప్పారు. నిజానికి చూస్తే ఎండుకు తాథం పొందుట లేదు? ఇదీరకటికన్న ఇప్పుడు దేశంలో ఎక్కువ వ్యవసాయాభీవృద్ధి జరుగుపున్నది. చిద్యు విధానంలో, అభీవృద్ధి జరుగుపున్నది. ఇంతో ఇంకా ఏప్పు ఏమిచ్చున చేకర్చులు ప్రజలకు కలుగజేయబడు తున్నాయి. ఇప్పు ఇరుగుచుండగా ఆ చెంబరు గారు “ఏమి వని చేయలేదు” అన్న భాషములో ఏముందో నాకు అర్థం కాపడంలేదు. ఈ పంచవర్ష ప్రణాళిక ఒక మహాత్మర్చేషణువంటి కౌర్యక్రమం. దీని నిర్వహణకు కావలిపు సామాగ్రిపి మనమంతా మయ్యార్యుకోవాలి. తేక విశ్వామిత స్పృశ్యతాగా, స్వరాగ్నికి ప్రతిష్ఠించు ప్రాణిష్టుగాని, ప్రాణాన్ని ఏమిస్టుగాని ప్రాణిష్టు చేయగలిగితే కట్ట ఎదులు; కనబడుతుంది గారి అది సాధ్యం కాదు. డెమాక్రసీ (Democracy) ఉన్న ఏ దేశంలో చూచినప్పటికే, అదేశాన్ని అభీవృద్ధి చేయడానికి, వారీ ప్రణాళికలు ఆమలు పరచడానికి ఏప్పు సయాత్మరాలు పట్టుటించాలి వాటి కరీరు చూచే తెలుస్తుంది. ఈ రోజున మా మీత్రులు ప్రమించేటువంటి రఘ్యదేశం కూడా, అదోశాన్ని అంత అభీవృద్ధిలోకి తీసుకరొచ్చానికి ఏప్పు సాపెల్చరాలు వచ్చింది. కావలి అంచవర్ష ప్రణాళిక ఉట్టి కాగిలియార్చి ఉన్నారని, ఏమి వని చేయుటు దేరని మేలుకు ఉట్టాడు అసంవర్ధింగా కనబడుతోంది. ఏమి వీచర్చ చేయుకొచ్చాని నా అభీప్రాయం

ఇంకు కేవలమ్మాడా, అంగో లెబార్టో, అడిటీ సూక్ష్మాలు నీధిలు వారావూర్ కెమాలుని విషయాలన్నీ కూడా చేస్తారీ. అంతేగానీ ఇక్కడ కూర్చులి ఎవర్ పూర్తిభిర్ ప్రశ్నలు (Political Speeches) లాగా మాట్లాడటం తప్ప. ప్రజలకుడే కొన్నిశిఖించే తెలుగుకోని, వారికి కావలసిన పొక్కొలు కలగ తేయడానికి కావలసిన డబ్బు ఏ విధంగా సమాచార్యకావలో కూడా మనమందరను ఆలోచించ వలసిన విషయం. అది లేకండా ఈ బెంచీలలో కూర్చులి ఒకంటే కరు విషయాలు ప్రయోజనం తేయ. వార్షిట్యార్చర్లో ప్రచించి వర్షిక వెళ్లి పంచవర్ష ప్రణాళికకు ఏఫిఫెస్టుసమయంలో సహకారం వారివల్ల దౌరాక రెలదో తెలుగుకుచే వారకు బోధ సమయంది. ఇక్కడ కూర్చులి విషయాలు చేసినందువల్ల దేశాన్ని వృద్ధిలోకి తీసుకో బాధీమా. ఇక్కడ విషయాలు చేసినంత మాత్రాన ప్రజలకు మేలు కలుగదు. ఏదో గొప్ప ఉపయోగ తేని ప్రజలము మందుకు తీసుకుస్తారని మనలను ప్రజలు ఎన్నుకొని ఇక్కడికి పంచారు అవిషుద్ధ వారిచిపోయి మనం విషయాలు వారాల్సం చేసుకుంటూ కూర్చుంచే ఏమీ ప్రయోజనాను తేకపోదా భలికం సూస్యంగా ఉంటుంది.

ఈ రోజున కుమారిటీ ప్రాణేట్లున్నచోట ఏ విధంగా పనులు జరుగుతున్నాయో, మామిత్తులు చూచినట్లుయితే బోధ పడగలదు. ఆ గ్రామాలను వృద్ధిలోనికి తీసుకు పన్నున్నారు. అప్పి ఎంత సౌభాగ్యవంతంగా ఉంటున్నాయో వాటిని మాస్తే బోధ పడుతుంది.

ఈ పంచవర్ష ప్రణాళికమీటు ఇండియా గవర్న్మెంటువారు ప్రోదోబోదు గవర్న్మెంటువారు కూడా ఎక్కువ చ్చమ్మి కేంద్రీకరించి యిం పంచవర్ష ప్రణాళిక ఎక్కువ సభలమయ్యాయికు ప్రయోత్తుం చేస్తున్నాడు. ఒక గవర్న్మెంటు వారి వల్లే కాదు—మనకూడా వారితో ఎక్కువగా సహకరిస్తేనే యిం ప్రణాళికానీ మరే ప్రణాళిక గోనీ మందుకు పస్తాయి. అంతేగానీ మనం ఇక్కడ కూర్చుని విషయాలు చేసే యిం ప్రణాళికలు ఉయారు కొవు. మనమందు మంచి మంచి సీముస్టు (Schemes) ఉన్నాయి. ఐదు సయిద్దరమాల లోపల మన దేశం ఎంత అధివృద్ధి లోనికి ఎంత ఉన్నాటలోనికి ప్పె ఎంత సౌభాగ్యంగా ఉంటుందో మనం అందరం కలని పనిచేసిన తరువాత మాస్తే తెలుస్తాయి. అది లేకండా, యిం రోజున ఏమీ కెల్చేదంటే ప్రయోజనం తేదు. అది మనమంతా కలసి పని చేస్తేనే సభల మౌల్యంది. లేకంటే ఆల్డ్ గే ఉంటుంది.

ఈ సంపర్కరం బ్యాటులో కోలో కొత్తపిష్టులు చేయకుండానే, సరసంగోనే పైనావ్ ఏనిష్టర్ (Finance Minister) గారు బ్యాటును ప్రవేశ చేయ్యారు. ఒకటి రెండు విషయాలు మాత్రము పైనావ్ ఏనిష్టర్ రూగారికి క్రూపం చేయలమంకాన్నాయి. మగర్ కేసు (Sugar-cane) మాట ఒన్నుకు కొండు రూపాయలు చ్చప్పువ అంచనా చేసి ఏనిమిటిషన్ అందుం శమ్మంది బ్యాటులో ఒక అయిం (Item) మాసించారు. ఇప్పటికే మగర్ కేవ్ క్రీప్చెన్ (Sugarcane Cultivation) క్రింద దైరుకు కాకు పస్తాం కలుగుతోంది. వ్యహార్య దౌరానుకి భూమి దుర్వించి లూపాయలు ప్రాణుక్కి తెలుపును లోకేషను ఒక ఎకోనిక్ లోపించి వందల రూపాయలు దొక భర్య అభ్యతోంది. దీనిరోపట అంచులు నుంచి 30 లుభుళ వరకు పస్తాండి. దీనిని క్రొక్కి కోలీరే రూపాయల దాటించి చ్చప్పువ అంచుల రూపాయల వికల్పంగా ద్వారా పస్తాండి. అనగా అం, 30 రూపాయల దొక భర్య ము అభ్యతోంది. అది గూళ గం నింపుకుండా రూపాయల ఎధ్వర్ణ దొఱయించి రూపాయల పాటికు ప్రాణుక్కు క్రీతు చ్చు రిన్నాడు.

ఇక్కడ ఎకరానికి 40 రూపాయల వరకు ఎన్వెస్ మెంటు (Assessment) ఉంది. ఇది గొక టున్నుకు త రూపాయల చౌప్పున 30 టున్నులకు 20 రూపాయలున్నా బైన చెప్పిన 40 రూపాయలున్నా కలిపితే 100 రూపాయలు ఒక ఎకరంమాద రైతుక వడుతోంది. ఇప్పటికే మగర్ కేవెన్ కలీటివేషన్ వల్ల ఎకరానికి నూరు రూపాయలవరకు సమీపండుతున్న రైతును ఏధంగా వృద్ధిలోనీకి తీసుక రాగలమో ఆలోచించండి. మైసూరులో సర్జార్జు (Surcharge) కూడా ఉన్నదని విన్నాను. గొని మైసూర్ లోని భూమిలేటువధ్యమేవో, ప్రైదరోబోదులోని భూమిలేటువంటివో మాడాల్పీ ఉంది. మైసూర్ లోకాస్టు అఫ్ కలీటివేషన్ రు. 1 రు. 1-4-0 ఉంచే నిజమాబాదులో రు. 1-10-0 వరకూ అవుతోంది. ఇది గొక ఛ్యాక్టరీ (Factory) చేర్చేయడానికి రోడ్ ట్రాన్స్‌పోర్టేషన్ (Road Transportation) కి రు. 1 కి అణోలు మినమోయస్తుంచే రైతుకు రు. 1-3-0 వస్తోంది. ఈ ఏధంగా ఉంచే మగర్ కేవెన్ కలీటివేషన్ (Sugarcane Cultivation) చేసే రైతు అభివృద్ధి లోనికి రోక పోగా దెబ్బ తింటున్నాడు. ప్రైదరోబోదులో గౌప్య ఇండ్స్ట్రీ (Industry) అసుకొస్తు మగర్ ఇండ్స్ట్రీ (Sugar Industry) కి హాగా దెబ్బ తగులుతుంది.

శ్రీ జి. యస్. మేల్క్రూచై:—ఆనరబత్ మెంబరుగోరు తప్పు అభిప్రాయంలో ఉన్నారు. ఇది ఛ్యాక్టరీమీద తగులుతుంది. రైతుమాద తగలదు ఇది (Explanatory Memorandum) వాలుగఁ వేసిలో సాఫ్ట్‌గా ప్రాసి ఉన్నారు.

శ్రీ యస్. యట్. కొన్స్రి:—అయితే చౌతో సంతోషం. ఇది ఛ్యాక్టరీముంచి తీసుకంచే నాకేమిా అభ్యుంతరంలేదు. యా ఏర్పాటు చేసినందుకు మంత్రిగోరిని అభినందిస్తున్నాను.

ఇంకోక విషయం తెలుతోను. దోసీకించాడే స్క్రూమైన జనాబు దౌరుకుతుందని ఆశిస్తున్నాము. గ్రోమాల్లో పంచోయిలు పెట్టబడి గత సంవత్సరం చౌతోట్లు ఎలక్స్యూ (Elections) ఇరువ బడ్డాయి. కానీ అవి యథాతీథంగా ఉండి సరిగా పని చేయలేదు. నేను చౌతోట్లు విచారించగా పంచోయిలకు గ్రోట్టు లేనందున పని జరుగుట లేదని చెప్పారు. ఏటికే ప్రథమ్యవారు ఐదు లక్షలు కేటాయించారు. మనం ప్రతి గ్రోమాల్నాను పంచోయితి ఏర్పాటు చేసి వాటిని అభివృద్ధిలోకి తీసుకాని వచ్చి ఇక్కడ ఏ విధమైన లిటిగేషన్ (Litigation) ఉండింది. పంచోయిలకు లేని ప్రతిశ్యాపామీచ్చి వాటితో స్క్రూమంగా పని చేయించి వృద్ధిలోనికి తీసుకరావాలని మని చేస్తున్నాను. ఈ సంవత్సరం బడ్డట్లు మాన్మె గత సంవత్సరంలోపతి ఇదు ఉట్టి ఉన్నాయి గొని ఎక్కువ చేసినట్లు కంటుడుట లేదు. కొబట్టి దయజేసి ఏ ఏధముగా సైనా ఉట్టిటుండి. ఈ మొత్తంను ఎక్కువ చేసి పంచోయిలను స్క్రూమంగా పని చేయించాలని పంచోయి మొయింట ఇందో వో ప్రపంచక (Proposal) అని మని చేస్తున్నాను.

ఈ రోజున ఒక్కటుమిాద విషయాలు ఇంగ్లిషున్నాయించే ఇట్లు విషయాలు తెలుగుల ఒక అంబో మమకాయలున్నాము. అపోసిషన్ బెంచెస్ (Opposition Benches) వారు ట్రైజరీబెంచెస్ (Treasury Benches) చారిని ఉమర్తు తెలుగులకు అపోసిషన్ పాటుండి. గొని సంవత్సరం బడ్డట్లు గురించి మా మిస్ట్రెసు అంచు పాటుండి. మిస్ట్రెసుగా కాంగ్రెసు

ఏదు, విషర్ను అంచే నాకూ ఇష్టుమే. గాని యా మిషన్లో సంయోగ విషర్ను దొరకలేదు. గాన సేను వారికి చెప్పిమేంతు, ఎక్కువగా విషర్నులు చేసేటప్పుడు ప్రథమమునకు చేయబడిన ప్రహాజత్స్ (Proposals) కూడా యివ్వబడి యుంటుంది. ఈ విధంగా మన వందంపు కలిపి పన చేసుకొన గలిగితే ఎక్కువ సంతోషమైన విషయం. అంటేకానీ ఒక్కరోజులో రేశం అంతా ఉస్టప్రి బాంధాలం టె సాధ్యం కొదు. ఈ రోజున ఎన్నో పాలిటికల్ పార్టీస్ (Political Parties) ఉన్నాయి. ఇక్కడ ఈ పాలిటికల్ పార్టీస్ పార్టీలతో సంబంధం పెట్టు కొండే ప్రభలకు సౌకర్యాలు కలుగ జేయబడేవాడు. పాలిటికల్ పార్టీస్ (Political Parties) లో సంబంధం పెట్టు కొని ఎలక్షన్లో గేలచి ఇక్కడకు రోవచ్చును. గాని మన మంత్రా ఇక్కడే కూర్చున్నప్పుడు గ్రామాలలో ఉస్తు అన్ని కుటుంబాల వారికి అనగా దేశం మొత్తంమియాద అందరికి సౌకర్యములు ఏమిధముగా చేయాలనేది మనవిక్కడ ఆలోచించాలి పాలిటికల్ పార్టీస్ (Political Parties), దృష్టిని ఇక్కడ విస్తరించి మనమంతో కలసి చేయాలి.

మన గవర్నెంటుకూడా తోండ్ రిఫోరమ్స్ బిల్లు (Land Reforms Bill) తయారు చేసింది. లదీ ఇష్టుడు ప్రవేశ పెట్టుబడింది కూడాను, కూనానుల బిల్లుకూడా వచ్చింది. ఇటువంటి పురోధిష్టుకి బిల్లులు మనున్నాయి. ఏటుస్వింపీలో మిారుకూడా సహాక రించి మనుంతో కూర్చున్ని యా బిల్లులు అంతో సక్రమంగా ఎట్లు పని చేస్తాయో ఆలోచిస్తే మన దేశములోనీ ప్రజలకు ఎంతో మేలుచేసిన వారమప్పతాము. ఏమి చేయలదనడము కంటే ఏమి చేయాలో సలవాలిన్నాలని కోరుతున్నాను.

ఈ మర్కె నావ్ మర్కె ఉద్యమంలో చీఫ్‌మినిస్టర్ గారు సూకారించలదని ఆ విషయాన్ని పాలిటికల్ (Political) గా తీసుకొని మాట్లాడారు. ఆక్కడ ప్రజలను రెస్ట్ గొడుతూ, ఇక్కడ మంత్రుల సహాకారము తేదని చెబుతున్నారు. ఆక్కడ ప్రజలకు చెప్పి రెస్ట్ గొట్టేవాకట్టి; ఇక్కడకు వచ్చి చెప్పేది ఒకటీ జరుగుతున్నది. అపలు విషయము వాళ్ళ అంతరాల్లు కే తెలుసు. కాబట్టి వీటివల్ల ఏమి ప్రయోజనము లేదు. మనమందరము ఎంతో ఉపికతో, ఎక్కువ శ్రద్ధతో ప్రతివాళ్ళు యా దేశము ఎనదే ననుకొని మనమే అంతకు శాధ్యాల మనకొని వసిపేస్తే యా దేశం ఎక్కువ వ్యాప్తి లోనికి రాగలదని ఆశిస్తూ ఇంతటితో విరమిస్తున్నాను.

شری کے ویسکٹ رام راؤ (جناب کونڈور)۔ ہمارے سامنے اس سال کا حوالہ موازنہ پیش کیا گیا ہے اسکو دیکھئے سے ایسا معلوم ہونا ہے کہ اسکو بنانے والے آریل ممبر نے انہی پیش نظر دولت کی منصانی کو نہیں رکھا ہے۔ اس بحث پر میرا سب سے پہلے یہ اعتراض ہے کہ اس بحث کی فینانسیل نالیسیز (Financial Policies) کے نتیجے کے طور پر امر زیادہ امر ہو جاتا ہے اور غریب زیاد غریب۔ میں یہ واضح کوئی نہیں کی کوششی کروں گا کہ اس بحث سے عوام بر کس طرح بار ڈالا جا رہا ہے۔ فینانسیل اسی وجہ سے قریب تر ہے جس کے حیدر آباد کا فینانسیل بوزشن ساونڈ (Sound) تھا۔

فینانسیل اسی وجہ سے قریب تر ہے جس کے حیدر آباد کا فینانسیل بوزشن ساونڈ (Sound) تھا۔

فیکشن اینڈ فیگرس (Facts and figures) کے ساتھ تفصیلی روشنی کا ملی ہے۔ نیشنل فیننس منسٹر نے انہیں اس خیال کے ساتھ بجٹ میں (۳۲) لاکھ روپیہ کا خسارہ بنایا لیکن حققت یہ ہے کہ یہ خسارہ صرف (۳۲) لاکھ ہی نہیں بلکہ زیادہ ہے۔ ان مددات کو جو سٹریٹ سے فرض یا گرانش کی صورت میں ملے ہیں اگر ملا لیا جائے تو معلوم ہو گا کہ در اصل خسارہ کی مقدار کیا ہے۔ اس سلسلے میں میں یہ عرض کروں گا کہ ستر سے اس سال (۳۳۳) لاکھ روپیہ گرانٹ ملے ہے۔ (۰۰) لاکھ روپیہ تعیام کے لئے ملے ہیں۔ ۰۰ لاکھ کے منجماء کچھ قرض اور کچھ گرانٹ کی صورت میں تالابوں اور کثشوں وغیرہ کی تعمیر کے لئے ملے ہیں۔ ۳۷ لاکھ روپیہ لیبر ہاؤزنج کے لئے ملے ہیں۔ ۰۰ لاکھ روپیہ سٹریٹ روڈ فنڈ میں ملے ہیں۔ اس طرح لگ بھگ ۴۴۴ لاکھ روپیہ ہونے ہیں اگر ان میں ۳۲ لاکھ روپیہ جو خسارہ میں بتائے گئے ہیں ملا شے جائیں تو بجٹ کا حصہ خسارہ جماعتی تقریباً (۵۵) لاکھ ہوتا ہے۔ لیکن بجٹ میں خسارہ کو استرجع نہیں بتایا گیا ہے۔ بلکہ کچھ مددات یہاں اور کچھ مددات وہاں رکھدی گئی ہیں۔ میں آنریل فینانس منسٹر کے سامنے یہ بات رکھنا چاہتا ہوں۔

اسکے بعد میں ان کمرشیل کنسرسن (Commercial concerns) کے بارے میں کچھ کہونگا جو حکومت کی جانب سے چلائے جا رہے ہیں۔ ان میں سے کئی کنسرسن گھاٹے سے چل رہے ہیں۔ جس کا اثر موازنہ پر ہوتا ہے۔ اضلاع میں ۱۲ مقامات پر الکٹریسٹی اسکیم چلائی جا رہی ہیں ان میں سے ۸ اسکیم گھاٹے سے چل رہی ہیں۔ اورنگ آباد کی الکٹریسٹی اسکیم میں (۹۰۸۶) روپیہ کا نقصان ہوا ہے۔ نظام آباد میں (۵۶۳۲) روپیہ کا نقصان ہوا ہے۔ رائچور نے تو نقصان میں ریکارڈ بربک (Record break) کر دیا ہے اس کا نقصان (۱۱۷۹۰) روپیہ ہے۔ گلبرگہ الکٹریسٹی اسکیم میں (۲۰۶۸۳) روپیہ کا نقصان ہے۔ یاد گیر میں (۳۲۱۳۲) روپیہ نقصان ہوا ہے۔ یلندو اسکیم میں گھاٹے کی مقدار (۸۱۱۲) روپیہ ہے۔ کھمیں میں (۲۰۶۸۰) روپیہ نقصان ہوا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ نقصان ان کمرشیل کنسرسن کی افیشنی (Efficiency) نہیک نہونے کی وجہ سے ہوا ہے۔ اگر ان کنسرسن کو ہر طور پر چلا جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ فائدہ نہ ہو۔

اسی طرح کمرشیل کارپوریشن (Commercial Corporation) کے لئے گورنمنٹ نے اپنے رزو فنڈ (Reserve Fund) سے (۰۰۰۰۰۰۰۸۲۹) روپیہ قرض دیا تھا۔ لیکن اب کمرشیل کارپوریشن تو ختم ہو چکا ہے اور گورنمنٹ کے ایک محکمہ سیول سپلائیز (Civil supplies) کے تحت ضم ہو چکا ہے۔ ایسی صورت میں حکومت کو غور کرنا چاہئے کہ وہ اپنے قرض کی وصولی کے لئے کیا کارروائی اختیار کرے۔ کمرشیل کارپوریشن کو مختلف تعلقہ اگریکلچرل کوآپریشن (Agricultural Co-operative Associations) سے رقومات وصولی شدیں ہیں۔ حیدر آباد کمرشیل کارپوریشن نے اپنے ذیوالیہ ہونے کا اعلان کر دیا ہے۔ ظاہر

ہے کہ حکومت نے جو بھی قرض دیا تھا وہ سود کی آس پر دیا تھا۔ لیکن حالت یہ ہو گئی کہ سود بھی نہیں اور اصل بھی نہیں۔ کیا اسکے معنے یہ لئے جائیں کہ سود اور اصل دونوں ڈوب گئے؟ بہر حال حکومت کو اس سلسلے میں کچھ نہ کچھ کرنا چاہئے۔

اسکے ساتھ ساتھ میں ایک اور چیز ہاؤس کے سامنے رکھنا چاہنا ہوں۔ ہمارے اسٹیشنری اینڈ برنسٹنگ ڈپارٹمنٹ (Stationery and Printing Department) کی آمدنی (۲۹۰۰۰۰) بتلانی گئی ہے اور خرچ (۳۲۳۰۰۰) روپئے ہے۔ مجھے یہ کہنا ہے کہ اگر ایک معمولی چھاپہ خانہ بھی لگایا جائے تو وہ منافعہ سے چلتا ہے۔ غور کرنے کی بات ہے کہ حکومت کا پریس اسکردرگھائے سے کیوں چل رہا ہے۔

اسی طرح روڈ ٹرانسیورٹ ڈپارٹمنٹ میں سنہ ۱۹۵۱ - ۱۹۵۲ع میں جو آمدنی ہوئی تھی اس سال اس آمدنی کا اندازہ کم لگایا گیا ہے۔ یہ بھی ایک کمرشیل کنسنٹرنس ہے۔ یہ تمام کمرشیل کنسنٹرنس افسیشنٹل (Efficient) ہے۔ (نہیں چلائے جا رہے ہیں جس کی وجہ سے حکومت کو گھاٹا ہی گھاٹا ہوتا جا رہا ہے۔ یہ ہے ہمارے مالیات کا پوزیشن۔ اگر بھی اختصار کے ساتھ کہوں تو اس کا مطلب یہی ہو گا کہ ہمارے محفوظات کم ہوتے جا رہے ہیں۔ قرضوں میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اور ان قرضوں کی وجہ سے حکومت پر سود کا بار بھی عائد ہونا جا رہا ہے۔ ان حالات میں کیا یہ کہنا واجب ہے کہ حکومت کے فینانس ساؤنڈ (Sound) ہیں؟ کیا یہ اطمینان پخش حالت کمی جاسکتی ہے؟ اگر حکومت کو ایک خاندان تصور کیا جائے تو ٹریزوری بنیجز (Treasury benches) منتظم خاندان کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس خاندان کی حالت اب یہ ہے کہ آمدنی کم ہے اور اخراجات زیادہ۔ تہوڑی بہت باپ دادا کی کمائی ہوئی جو جائیداد ہے وہ بھی بیچ کر کھالے رہے ہیں۔ قرض پر قرض لے رہے ہیں۔ سود بڑھتا جا رہا ہے۔ جو کچھ معاملات ہیں وہ تقصیان سے چل رہے ہیں۔ اس طرح اگر مالی حالت ہو تو کیا یہ اطمینان پخش تصور کی جاسکتی ہے؟ اسکے نتیجے کے طور پر عوام پر بار بڑھتا جا رہا ہے۔

یہ چیز بھی خود حکومت کی مسلمہ ہے کہ حیدرآباد نیں ٹیکریشن اپنے انتہا، کو پہنچ گیا ہے۔ اس سلسلہ میں فینانس کمیشن (Finance Commission) کی خدمت میں حیدرآباد کی جانب سے ایک میمورنٹم (Memorandum) بھی پیش کیا گیا تھا۔ اگر اسکے فیکش اینڈ فیگرس (Facts and figures) کو آپ ملاحظہ کریں تو یہ چیز واضح ہو جائیگی۔ اسکے صفحہ (۲۸) کو دیکھیں تو معلوم ہو گا کہ خود حکومت نے اس چیز کو تسلیم کیا ہے کہ

“....There is, therefore, hardly any scope for further taxation in order to make good the anticipated deficit and any measures of any additional burden would naturally be resented and vehemently opposed....”

اس میں حیدرآباد میں ف کس پر کیا تھا) جو ٹیکس کا
بار عائد ہوا ہے اوس کا ذکر کیا گیا - اگر اس کو ملاحظہ کریں تو معلوم ہو گا کہ
دیگر اشیائیں کے مقابلہ میں ہمارے پاس ف آدمی لگ بھگ (۱۵) روپیہ ٹیکس عائد کیا
جاتا ہے - صفحہ (۲۱) کو ملاحظہ فرمائیں تو معلوم ہو گا کہ سنہ ۱۹۵۲-۵۳ کے پورے
روپینیو ٹیکس کا پرستشیج (۸۳ ع ۲۷) تھا - اس سامانہ میں اگر ہم بمی کے برستشیج
کو لیں تو معلوم ہو گا کہ وہاں کے روپینیو ٹیکس کا پرستشیج (۲۷۴۸۹) ہے - حکومت
خود یہ تسامی کرق ہے کہ اب ہمارے پاس اضافہ ٹیکس کی گنجائش نہیں ہے .. اتنا ہی
نہیں بلکہ ہمارے یہاں مخصوص مالگزاری کے تحت سنگین ٹیکزیشن عائد کیا گیا ہے -
میری ہاتھ کے لیڈر نے جیسا کہ واضح کیا ہاری مالگزاری کے ٹیکس کا مسئلہ ایکویٹ
ایبل (Equitable) نہیں - اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ کی
 جانب سے ہر شخص پر کسی نہ کسی طرح کا ٹیکس عائد کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے -
اگر ہم یہاں کے دھارے اور مخصوص مالگزاری کا مقابلہ دیگر مقامات مثلاً مدرس وغیرہ
سے کریں تو معلوم ہو گا کہ وہاں کے مقابلہ میں یہاں سنگین دھارے قائم کئے گئے ہیں -
کانگریس حکومت جب سنہ ۱۹۳۷ع میں برساقدار آئی تو روپینیو ٹیکس (Revenue
Tax) کے بارے کو مکمل کرنے کا اعلان کیا - لیکن اب اگر مدرس اور ہاری
مالگزاری کا مقابلہ کریں تو صاف طور پر واضح ہو جائیگا کہ جو مالگزاری یہاں وصول کی
جاتی ہے اور جو سنگین دھارے یہاں قائم کئے گئے ہیں وہ ریکنسرڈ
Budget کرنے کے قابل ہیں - اگر ہم فینانس منسٹر کی بحث اسپیچ (Reconsider
Speech) کو دیکھیں تو معلوم ہو گا کہ تلنگانہ کے کسانوں پر سنگین دھاروں
کا جو بوجہ تھا اب وہ مزید ٹیکزیشن کی وجہ سے بڑھ رہا ہے - اوس پر بوجہ پر بوجہ لادا
جارہا ہے - اب وہ کونسا نیا حملہ ہے جو یہاں پیش کر عالم پر کیا جا رہا ہے ؟ امیں
اویں کو ہاؤس کے سامنے لانا چاہتا ہوں - وہ ہیں پٹرول ٹیکس - موٹر ویکل ٹیکس -
شوگر کین ٹیکس اور بڑمنٹ لیوی - پٹرول ٹیکس اور موٹر ویکل ٹیکس کے سامانہ میں
ہمارے نامنے جب ایکش (Acts) آجائیں گے تو میں تفصیلی طور پر بحث
کروں گا - جہاں تک شوگر کین ٹیکس کا تعلق ہے معلوم ہوتا ہے کہ کسی نہ کسی طرح
سے کسانوں پر بار عائد کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے - اس چیز کو آنریبل میر فرام
بودھن نے بھی واضح فرمایا ہے - لیکن میں ایک چیز اور بھی واضح کرنے کی ضرورت
سمجھتا ہوں - شوگر کین کا جو جو ٹیکزیشن ہے وہ ڈائرکٹ ٹیکزیشن (Direct
Taxation) نہیں ہے بلکہ ان ڈائرکٹ ٹیکزیشن (Indirect Taxation)
میں ہے - فیکٹری کے مالک پر تو ٹیکس کا بار عائد نہیں ہو گا کیونکہ جبکہ کوئی کسان اپنا
گناہ یعنی کے لئے جائیگا تو فیکٹری کا مالک اوس سے ٹیکس وصول کر لیگا - جس طرح کہ
سیل ٹیکس (Sale-tax) میں ہوتا ہے - جس میں پورا بار صارفین پر
ہوتا ہے - اسی طرح کرنے کے ٹیکس کا بار بھی کسانوں پر عائد ہو گا - یہ ظاہر فرمایا جا رہا
ہے کہ اس ٹیکس کا بار فیکٹری پرکے مالک پر ہوتا ہے - لیکن میں عرض کروں گا کہ یہ غلط

ہے۔ یہ ان ڈائئرکٹ ٹیکس ہے جس کا بار نظام آباد اور دوسرے مختلف بناہات جہاں کمپنیں کنا اگایا جاتا ہے وہاں کے کسانوں پر پڑیگا۔ لیکن اس کے مضرات کو اور اس میں جو چیزیں پائی جاتی ہیں اون کو چھبائے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس لئے میں عرض کروں گا کہ گنا اگانے والوں پر اس ٹیکس کا بار پڑیگا۔ اس سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا اگر انکار کیا جائے تو یہ اپنے آپ کو ہی نہیں بلکہ دنیا کو فریب میں مبتلا رکھنے کے برابر ہوگا۔ اتنا ہی نہیں بلکہ حکومت ہند کی دیگر پالیسیز بھی ایسی ہی ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ ایک قانون کے ذریعہ سے گزر کی تیمت میں کمی کر دی گئی ہے۔ جب قیمت کم ہو گئی تو اس کا بار بھی کسانوں پر ہی پڑا۔ اس طریقہ سے کسانوں پر پہلے ہی سے جو بار ہے اوس میں مزید اضافہ کیا جا رہا ہے۔ اس چیز کو میں آنریبل منسٹر فارینہ انس کے ملاحظہ میں لانا چاہتا ہوں۔

بُئِرِمنٹ لیوی (Betterment levy) کا قانون سنہ ۱۹۴۷ء میں نظام کے زمانہ میں بنایا گیا۔ نظام کی حکومت کو یہ ہمت نہیں ہوئی کہ اس محصول کو عام لوگوں پر لا دا جائے۔ لیکن کانگریس حکومت آنے کے بعد جب کہ ہم ویلفیر اسٹیٹ (Welfare State) اور رام راج کا خواب دیکھو رہے ہیں بیٹھ منٹ لیوی ٹیکن عائد کیا جا رہا ہے۔ اس طرح بیٹھ منٹ لیوی کے نام پر مزید اضافہ عائد کیا جا رہا ہے۔ کسانوں کے جو پراپرٹیس (Problems) ہیں ان کے حل کرنے کے لئے تو آپ نے کچھ نہیں کیا بلکہ اثاثاں پر مزید بار عائد کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

فیناشیل پالیسیز (Financial Policies) کے متعلق مختلف ماهینے معاشیات کے دریبان ڈسکشن (Discussion) ہو رہے ہیں کہ اس ڈیفیسٹ (Deficit) فیناشیل پالیسی کے کیا اثرات ہوئے والے ہیں۔ میں اس سلسلہ میں چند کوئی شیخ (Quotations) ہاؤس کے ملاحظہ میں لانا چاہتا ہوں۔ ڈیفیسٹ فیناشیل پالیسی کی وجہ سے عوام پر بلا واسطہ طور پر ان ڈائئرکٹی (Indirectly) ختم کیا جا رہا ہے اور اون کو پریشانی میں مبتلا کیا جا رہا ہے۔ اون پر ٹیکس کا بار عائد گر کے کانشسل (Unconsciously) یا ان کانشسلی (Consciously) بیسے کھینچا جا رہا ہے۔ ڈینیسٹ فیناشیل پالیسی کے سلسلہ میں مسٹر سی۔ بن وکیل کا ایک کوئی شیخ ہاؤس کے ملاحظہ میں لانا چاہتا ہوں۔

"Deficit financing was a method by which the State drew its resources from the public by a process of squeezing which was neither understood nor realised by the majority of those who are squeezed."

اس کے علاوہ ڈیفیسٹ فینانشیل نالیسی کے جو گروہیں مسٹر سی۔ ڈی دیشکو اون کو ٹویشن بھی پڑھ کر ستانا چاہتا ہوں۔ اب تو یہ صاحب ڈیفیسٹ فینانشیل پالیسی کی وکالت کر رہے ہیں لیکن پچھلے دنوں ان کے جو خیالات رہے ہیں وہ میں پڑھ کر بتاؤں گا۔

“Deficit financing is a very untidy and disorderly way of taxing the people. It simply means that the poor are driven to the well, the rich made richer and the poor poorer. There is no discrimination and you are left with no choice. Government tax the money in the way of higher prices.”

اس طرح ڈیفیسٹ فینانشیل نالیسی کی وجہ سے عوام بر مزید بار عائد کیا جانے والا ہے۔ کرنسی کے متعلق

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ آپ کو کافی وقت دیا گیا۔ اب زیادہ ٹائم نہیں دیا جاسکتا۔

شری کے۔ وینکٹ راما راؤ۔ کرنسی کی وجہ سے بہت سے پرابالمس بیدا ہو رہے ہیں جن کا اثر غریب اور متوسط طبقہ کے لوگوں پر پڑیگا۔ جو دیگر مسائل سامنے آ رہے ہیں اون کے متعلق تو خاموشی اختیار کی جا رہی ہے اور دوسرا مسئلہ مسائل پیدا کئے جا رہے ہیں۔ ڈیمانیٹائزیشن (Demonetisation) کی وجہ سے توحیقی طور پر کئی مسائل سامنے آ جائیں گے۔ اس کے بارے میں عوام کا ہی کہنا نہیں بلکہ گور والا کمیٹی کی روپورث میں بھی یہ چیز آپ پائیں گے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ عوام کی اس دلیل میں ویالیڈیٹی (Validity) ہے۔ اس سلسلہ میں حکومت کو غور کرنا پڑیگا۔ اس میں صاف طور پر کہا گیا ہے کہ کرنسی کے متعلق پالیسی بر غور کرنا پڑیگا۔

ان حالات کے باوجود فینانس منسٹر نے فرمایا کہ معاشی حالات ترقی کی راہ پر ہیں۔ غذائی مسئلہ کے متعلق آپ نے اپنے بیٹھ اسپیچ کے آخری حصہ میں زور دیا ہے۔ اس سلسلہ میں میں ہمارے یہاں کے پروڈکشن (Production) کے کیامحالات ہیں اوس کے متعلق بعض فیگرس (Figures) ہاؤں کے سامنے لانا چاہتا ہوں تاکہ معاملہ صاف ہو جائے۔

سنہ ۱۹۳۳ع میں (۹۸) لاکھ ایکٹار اراضی پر جوار کی کاشت کی گئی۔ جس میں سے (۱۱) لاکھ ٹن بیدا وار برآمد ہوئی۔ سنہ ۱۹۴۲-۵۱ع میں (۵۰) لاکھ ایکٹار اراضی پر کاشت ہوئی اور صرف (۹) لاکھ ٹن بیدا وار برآمد ہوئی۔ اس سے ظاہر ہو گا کہ ہمارے پاس ریٹ آپ پروڈکشن (Rate of Production) گرتا جا رہا ہے۔ یہی حال چاول کا بھی ہے۔ سنہ ۱۹۳۳ع میں (۱۱) لاکھ ایکٹار کاشت کی گئی جو بیدا وار برآمد ہوئی وہ (۷) لاکھ (۹۹) ہزار ٹن تھی۔ سنہ ۱۹۴۲-۵۱ع میں ملاعظہ فرمائیں تو معلوم ہو گا کہ (۱۵) لاکھ ایکٹر یعنی پڑھ گیا لیکن اوٹ ٹرن (Out-turn) (۷) لاکھ رہا۔ گویا سنہ ۱۹۴۲ع میں جو اوٹ ٹرن تھا اوس سے کم رہا۔ ایکر یعنی تو پڑھتا

جا رہا ہے لیکن بیدا وار میں کسی ہوچ جا رہی ہے - یہی حالت پلسس (Pulses) کی بھی ہے - کمرشیل کرایس (Commercial Crops) گراونڈ نٹ (Groundnut) کیسٹر سیڈ (Castor seed) اور کالن (Cotton) کی بھی ہی حالت ہے - اگر ان کے فیکش اور فیکرس کو سامنے رکھیں تو معلوم ہر کا کہ انکا پروڈکشن مسلسل گرتا جا رہا ہے - ہماری معاشری حالت کی بنیاد زراعت ہے لیکن پروڈکشن میں کمی کی وجہ سے زراعت میں اگر پرین کرائنس (Agrarian crises) ہو رہا ہے - اور اس کا اثر دوسرے معاشری شعبوں پر بھی پڑنا لازمی ہے - ان چیزوں کو مخفی دکھنے کی کوشش کرنے ہوئے کہا جا رہا ہے کہ حالات سب کچھ تھیک ہیں - لیکن درحقیقت ایسا نہیں ہے -

شری انت ریڈی - مسٹر اسپیکر سر.....

مسٹر ڈبلیو اسپیکر - قبل اسکے کہ آپ اسی پیغام شروع کریں ٹائم کا بھی لحاظ کر لیں تو ٹھیک ہے - پندرہ منٹ ہر ممبر کو الٹ کر کر گئے ہیں - اس لئے اس کی پابندی کی جائے تو بہتر ہو گا۔

شری انت ریڈی - (بالکنہ) - مسٹر اسپیکر - سر - ہاؤس کے سامنے سنہ ۱۹۴۷ء کا جو بجٹ پیش ہوا ہے میں اسکے متعلق اپنے ریمارکس (Remarks) ہاؤس کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں - بجٹ ملک کے معاشری حالات کا اٹھنہ ہوتا ہے - اس سے خذکریت کی پالیسیوں کا اندازہ ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حکومت اٹھنے کیا کرنے والی ہے اسکے منصوبے کیا ہیں - جب ہم اس بجٹ کو دیکھتے ہیں تو وہی برائے خد و خال وہی فیچرس (Features) ہارے سامنے آتے ہیں جو پہلے نہیں کسی ملک کا اور بالخصوص کسی عوامی حکومت کا بجٹ بناتے وقت جو چیزیں اوسکے سامنے ہوئے چاہئیں وہ سیکنڈ گلڈ آف میگزین ہم نمبر (Maximum good of maximum number) ہیں لیکن ہم اس عوامی اصول کو اس بجٹ میں نہیں پاتے - یہ بجٹ سوانح اسکے کہ سنٹر کی طرف اپنا ہاتھ پھیلاتے اور دوسرا طرف اسٹیٹ میں رہنے والے چند مشہی بہرلو گوں کے مفاد کو ملاحظہ رکھتے اپنے اندر کچھ بھی نہیں رکھتا - یہ کہا جاتا ہے کہ اسٹیٹ کا فینانشیل پرزیشن (Financial Position) مضبوط ہے اس وجہ سے ہم ہر ایکیوٹوی (Activity) اور ہر ڈیپلومنٹ پلان (Development Plan) کیلئے سنٹر کی طرف ہاتھ پڑھاتے ہیں - اسین شک نہیں کہ جو ذرا اُمانی اسٹیٹ تے تھیں مثلاً انکم ٹکس .. ریلوے یوسل - ٹلیکراف وغیرہ سنٹر کے حوالے ہو گئے ہیں اسٹیٹ میں سنٹر کے طیکار ہوں تو ہم اپنے فینانشیل پوزیشن کو مضبوط نہیں بناسکتے اسٹیٹ بجٹ کے بنائے میں لوپ ہوں (Loop holes) ہیں - میں جب اس بجٹ پر نظر ڈالتا ہوں تو یہ کہنا پڑتا ہے کہ گفتہ گفتہ بجٹ اور اس بجٹ میں کچھ فرق نہیں - سب سے بڑا نقص جو اس بجٹ میں ہے ہے تاب ہیوی امنیٹریشن (Administration)

ہے جسکی وجہ سے اکسپنڈیچر اس قدر بڑھ گیا ہے۔ فالمو مدت ہر یا معاوضہ کی صورت میں جو رقومات دیجارتی ہیں وہ حسب سابق بروفار ہیں۔ جیسا کہ کل ہی ایک آنریبل سبز نے اس طرف متوجہ کیا کہ ہمارے پیہاں (۲۰) فیصد اڈمنسٹریشن پر صرف کیا جا رہا ہے۔ اس وجہ سے اڈمنسٹریشن ٹاپ ہیوی (Top heavy) ہو گیا ہے۔ اڈمنسٹریشن کے کوچلانے کے نئے طریقے اڈاپٹ (Adopt Heavy) نہ کئے جائیں یہ ہیوی اکسپنڈیچر (Heavy expenditure) کم ہونا مشکل ہے اور ہر ٹاپ ہیوی اڈمنسٹریشن ہمیں ورنے میں ملا ہے۔ ہیوی اڈمنسٹریشن ہے اور ذمہ داری کہیں تکی ہوئی نہیں ہے۔ صرف یہیں نہیں بلکہ سنہر میں بھی یہی دیکھا گیا کہ کوئی کام سنبھالنے سے انجام نہیں پاتا۔ اسی وجہ یہی ہے کہ ذمہ داری کی نہیک طور پر تقسیم نہیں ہوتی ہے۔ سکریٹریز کسی فائل کو سنگوئین تو مہینوں گزر جاتے ہیں وہ فائل نہیں آتی اور جب وہ فائل واپس کیجا گئے تو متعلقاتہ صبغہ میں پہنچتے تک دو مہینے ہو جاتے ہیں۔ ایک ایک سکریٹری کو دو دو ہزار روپیہ تنخواہ دیجاتی ہے اسکے علاوہ وہ بہتہ اور سفر خرچ اور ہیوی الونسیں بھی رہتے ہیں۔ ان حالات میں اس بحث سے کیا امید ہوسکتی ہے۔ یہ بحث بیکنزم گذ آف دی بیکنزم (Maximum good of the maximum number) کے اصول پر مرتب نہیں ہوا ہے۔ میں نے اس سے پہلے یہی کہا ہے کہ ایسے اڈمنسٹریشن کو رکھتے ہوئے ہمارے اسٹیٹ کی کوئی بھلائی ہونے والی نہیں ہے اگر اسٹیٹ کو بھلائی کی طرف لیجانا ہے تو اسکو ساؤنڈ بیس (Sound Basis) پر لیجانا چاہئے۔ اور اس تے لئے بہتر ہو گا کہ اوس پرانی یاد کو تازہ کیا جائے جو مہاتما گاندھی نے بتائی تھی۔ یعنی چارستون راج فور پلوس آف دی اسٹیٹ (Four pillars of the States) اس میں ایک تو ولیج یونٹ (Township) دوسرا ٹاؤن شپ (Village unit) اور اسٹیٹ یونٹ (District unit) تیسرا اڈسٹرکٹ یونٹ (State unit) اور اسٹیٹ یونٹ (Delegation) ہار ایک ڈیلیگیشن (Delegation) کے سپکھنے کی چند چیزوں پائی گئیں۔ برماء کا پا یولیشن (Population) اور ایریا (Area) تقریباً حیدر آباد کے مساوی ہے۔ آپکو تعجب معلوم ہو گا کہ دو سال بکے عرصہ میں برماء کی حکومت نے ایسے بڑے بڑے کرامات کئے ہیں جنکو دیکھ کر رشک ہوتا ہے۔ یہ کوئی چھپی ڈھنکی بات نہیں ہے کہ علاوہ شہر رنگون کے (۲۶) لاکھ یونٹ حکومت برماء کے ہاتھ میں سے نکل گئے تھے اور کرن باخیوں کے ہاتھوں میں تھے۔ کہ کمیت برماء نے دو سال کے قلیل عرصہ میں جس طرح اپنے اڈمنسٹریشن کو سنبھالا ہے وہ قابل تعریف ہے۔ حیدر آباد میں تین سال سے ایک قانونی حکومت قائم ہے اسکا کارنامہ یہ ہے کہ صرف دو انسلاع میں جو شورہن و انتشار تھا اسکو وہ دبا نہ سکی۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ اڈمنسٹریشن ٹاپ ہیوی (Top heavy) ہے اور وہ بھی کر پشید (Corrupted)

ہے۔ برماء کی حکومت سے کیا کیا۔ پہلے تو اس نے پہلی پشوی کے سوریوں

سسم کو برخاست کر دیا۔ اوس نے نہایت عملہ طریفہ راجح کیا۔ ولیج یونٹ (Village unit) بنائے اور انتخابات کے ذریعہ ہیڈ من (Headman) مقرر کئے گئے۔ ہیڈ من کی رسپانسبلیٹی (Responsibility) کاکٹ (Collect) کر کے اور امن قائم رکھئے۔ اور چھوٹے سے بیانے پر اس کو میجسٹریل پاورس (Magisterial Powers) بھی اوس ولیج یونٹ (Village Township) کی حد تک دئے جاتے ہیں۔ اسی طرح ثاؤن شپ (Township) میں مختلف ولیجس (Villages) کے نمائندوں کو لیا جاتا ہے اور اسی طرح ڈسٹرکٹ اور اسٹیٹ میں ہوتا ہے۔ اس طرح ذمہ داری مرکوز رہتی ہے۔ ذمہ داری تقسیم نہیں ہوتی۔ ہر شخص اپنی ذمہ داری کو محسوس کرتا ہے۔ یہ یونٹس (Units) سمی انڈپینڈنٹ (Semi-Independent) طریقے اختیار کرتے ہیں تب ہی اسٹیٹ ترقی کرتا ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ ہمکو ایسی مثال کے قبول کرنے میں کonusا امر مانع ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا کانسٹی ٹیوشن (Constitution) بھی ایسی مثال کو قبول کرنے سے نہیں روکتا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اگلا قدم اٹھائیں۔ انقلاب کا نعرہ تو ادھر کے بنچس سے بھی بلند ہوتا ہے اور اودھر کے بنچس سے بھی لیکن انقلاب کب ہو سکتا ہے جیکہ کوئی پروگریسو (Progressive) قدم اٹھایا جائے۔ اسلئے میں نہیں سمجھتا کہ ٹاپ ہیوی اڈمنیسٹریشن (Top heavy administration) کو ختم کرنے کی ضرورت ہے تاکہ جو آمدی ہم بچا سکیں وہ مختلف ڈیولپمنٹ اسکیس (Development Schemes) پر خرج کر سکیں۔

دوسری چیز جسکی جانب توجہ کی ضرورت ہے وہ تنخواہوں کا سوال ہے اسکے بارے میں سوشلسٹ پارٹی کی جانب سے براہر کوشش کی جاتی رہی ہے اور ہماری طرف سے ایک رزویوشن بھی اسمبلی میں آتے والا ہے۔ میرا خیال ہے کہ تنخواہوں کی ایک حد مقرر کرنا چاہئے۔ یہ کیا مذاق ہے کہ جہاں ایک منسٹر بارہ سو روپیہ پاتا ہو وہاں ستریڑی کو دو ہزار روپیہ دینے جائیں۔ یہ ایک مذاق معلوم ہوتا ہے۔ میں اسکو تسلیم کرتا ہوں کہ یہ چیز ہمیں ورنہ میں ملی ہے مگر میں پوچھتا ہوں کہ کب آپ ایسا قدم اٹھائیں گے جو پچھلے نقوش کو مٹائے۔ کب آپ بڑی تنخواہوں کو کم کر کے کم تنخواہ پانے والوں کو اضافہ کریں گے۔ برمیں جو طریقہ اختیار کیا گیا واقعی قابل تعریف ہے وہاں سینوسپل سوپر کو (۹۶) روپیہ ملتے ہیں تو کلکٹر کو پانچ سو روپیہ سے زیادہ تنخواہ نہیں ملتی یہاں کلکٹر (۱۰) سو روپیہ پاتے ہیں۔ ہمارا بھٹ تو صرف ایک طرف آمدی اور ایک طرف خرچ پتادیتا ہے۔ یہ بھٹ کی خوبی نہیں ہے۔ میں یہ عرض کروں گا کہ اگر اسٹیٹ کو مساویں یعنی (Sound basis) کو پڑھانا ہے تو تنخواہوں میں اس نسبائی (Disparity) کو جلد ختم کرنا چاہئے۔

اُنک اور چیز جو میں اس بحث کے تعلق سے کہنے والا ہوں وہ فائیو ایر پلان (Community Projects) Five-Year Plan ہیں - ان دونوں کے بارے میں بڑی خوش نما تصویر کھینچی جاتی ہے - بڑی آس دلائی جانی ہے - بہت سی تنافوں کا اظہار کیا جانا ہے کہ ہمارا اسٹیٹ اور ہمارا ہندوستان اس فائل ایر پلان پر عمل کرنے کے بعد بہت ترقی یافتہ ملک ہو گا۔ ہم اسکو مانتے ہیں کہ دنیا کے مہذب و نزق یافتہ مالک نے ایسے پلان بنائے ہیں - امریکہ نے نیوڈیل (New deal) کے نام سے ایک پلان بنایا ہے - روس نے (۱۵) سالہ پلان بنایا ہے - برطانیہ نے پوست وار پلانگ کے تحت اس قسم کے پلان بنائے ہیں - ہر مہذب ملک اپنے ملک کی ترقی کیلئے پلانس بناتا ہے اور وہ پلان انسپائریشن (Inspiration) اور اینوایرنمنٹ (Environment) سے چل سکتے ہیں - یہاں پہنچت نہرو نے ایک فائیو ایر پلان پیش کیا ہے - فائیو ایر پلان جیسا کہ میں نے اس سے پہلے بھی کہا ہے کامیاب اوسی وقت ہو سکتا ہے جبکہ ہمارے دیش میں اس قسم کی فضا پیدا کی جائے لوگوں میں کو اپریشن (Co-operation) کا جذبہ پیدا کیا جائے جب تک لوگوں میں یہ چیزیں پیدا نہ ہوں اوسوقت تک فائیو ایر پلان سے کسی قسم کے فائدہ کی امید رکھنا عیت ہے - صحیح استائیٹسکس (Statistics) کی ضرورت ہے - ہمارے پاس آپ دیکھو گے کہ ان امپلائمنٹ (Unemployment) کے تعلق سے میرا چیلنج ہے کہ حیدر آباد میں صحیح استائیٹسکس موجود نہیں ہیں - ٹریزی ری پنچ کو میرا چیلنج ہے کہ ان امپلائینٹس کی صحیح تعداد وہ بنائے - ہمارے پاس صحیح استائیٹسکس نہیں ہیں - میں کہوں گا کہ بغیر صحیح استائیٹسکس کے کوئی پلان کامیاب نہیں ہو سکتا - اور اس چیز کو فائیو ایر پلان میں نظر انداز کر دیا گیا ہے - یہ ایک بنیادی چیز ہے - ایک طرف تو ہم یہ کہتے ہیں کہ غذائی اجنباس کی کمی ہے اور دوسری جانب یہ کہا جاتا ہے کہ ٹریکٹروں کے ذریعہ سے ہم زراعت میں ترقی کر رہے ہیں - آخر کس بات کو صحیح مانا جائے - اگر کسی ہے تو کتنی کمی ہے کیا اسکے اعداد و شمار آپ کے پاس ہیں - کبھی تو کہا جاتا ہے کہ کمی ہے اور کبھی کہا جاتا ہے کہ ہماری پیداوار بڑھ رہی ہے - بات یہ ہے کہ صحیح اعداد و شمار آپ کے پاس نہیں ہیں - ایک طرف تو یہ کہا جاتا ہے کہ ہم اکٹریس اور نئے امپلائینٹس کے ذریعہ زراعت میں روپریوز ترقی کر رہے ہیں اور دوسری جانب یہ کہا جاتا ہے کہ ملک میں غذائی اجنباس کی کمی ہے - تائیو ایر پلان کی نسبت جیسا کہ میں نے اس سے قبل بھی کہا ہے عوام کے کو اپریشن کی ضرورت ہے اور یہ اسی وقت حاصل ہو گا جب کہ ایسی فضا پیدا کریں - عوام یہ محسوس کریں کہ حکومت ہماری ہے اور ہمارے لئے ہی کر رہی ہے - آپنے دیہاتوں تین جاہیں اور معلوم کریں تو پتہ چلیگا کہ کسی دیہاں کے دل میں یہ احساس نہیں - ایسی حالت میں آپ کیسے توقع کرتے ہیں کہ فائیو ایر پلان کامیاب ہو گا اور ہم را ملک جنت پہنچائیں۔

بھی کمیونٹی پراجیکٹ کی نسبت بھی تجھے عرض سن کر تاہم - جہاں تک میں اور سب سی بانی کا تعلق ہے ہم نے اس کا سواگت کیا - میں سالسلے میں امریکہ سے جو مدد مل رہی

ہے اسکی نسب بغير کسی بولیشیکل افیاپیشن کے ہم نے اسکا سواگ کیا۔ لیکن دیکھئے کہ آج اسکی ورکنگ کی کیا حالت ہے۔ ۲۔ اکٹوبر کو منسٹر صاحبhan نے اپنے مبارک ہانہوں سے کمیونٹی پراجکٹس کے کام کا آغاز کیا۔ صرف اسی وقت وہاں کے لوگوں کا کمکرس ڈائیٹیکٹر اور منسٹر اور منسٹر نے اندر ہاتھوں میں بھاؤڑا پکڑا۔ اسکے بعد کچھ بھی نہیں ہو رہا ہے۔ اگر کسی گاؤں کے لوگ میں کھود کر سڑک بنانے کیلئے تباہ ہوتے ہیں اور اسکے لئے روپر جلانے میں مددلینا چاہئے ہیں تو پس اس مدد کیلئے کرمپانڈنس (Correspondence) ہی چلنی رہنی ہے۔ کمیونٹی پراجکٹ آفیسر کلکٹر کو لکھتا ہے۔ کلکٹر ڈیوبلمٹ افیر کو لکھتا ہے۔ وہاں سے کارروائی پی۔ ڈایو۔ ڈی جاتی ہے۔ وہاں سے منظوری ہونے پر فناں ڈیارمنٹ کو لکھا جانا ہے جب کہیں چلکر انتظام ہوتا ہے۔ میں کہونکا کہ اس طرح کمیونٹی پراجکٹ کی اسپرٹ پوری ہونے والی نہیں ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور فاسن غلطی یہ کی گئی ہے کہ ان ایریاز میں کمیونٹی پراجکٹ شروع کیا گیا جہاں اس وقت اسکی ضرورت نہ تھی۔ مثلاً نظام سا گر کا علاقہ ہے۔ یہاں لوگوں کو چہلے ہی سے سہولتیں حاصل ہیں۔ اور جب انہیں سب سہولتیں ہیں تو وہ لوگ آپ کے ساتھ کیوں تعاون کرنے چلے ایسے ایریاز میں جہاں کے لوگ انٹھیوزیاستک (Enthusiastic) ہوں کوآپریشن (Cooperation) کی توقع کی جاسکتی ہو وہاں یہ کام شروع کرنا چاہئے تھا۔ لیکن آپ تو چاہتے تھے کہ ایڈیٹیٹ ریٹیٹس حاصل ہو جائیں۔ تاکہ اخبارات کے ذریعہ دنیا کے سامنے امریکی امداد کے نتیجوں کا نقشہ جاندے جلد خوبی خوشی پیش کر دیا جائے۔ اسکے سوا اور کوئی بات نہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ کمیونٹی پراجکٹس اگر اس طرح چلاتیں تو کچھ ہونے والا نہیں حکومت کو اس بارے میں سوچنا چاہئے کہ کوئی ہرگرام

مسٹر ڈبی اسپیکر۔ آپ اگر دو منٹ میں اپنی تقریر ختم کریں تو مناسب ہے۔

شری انت ریڈی مجھے زیادہ وقت چاہئے

مسٹر ڈبی اسپیکر۔ کیا آپ ۵ منٹ میں ختم کر سکتے ہیں۔

شری انت ریڈی۔ کتنے ازکم دن منٹ دئے جائیں۔

مسٹر ڈبی اسپیکر۔ ایسی صورت میں اب ہم ال جورن کرتے ہیں ۱۱۔۰ پر ہم پھر ملینگے۔

The house adjourned for recess till five minutes past Eleven of the Clock.

The House re-assembled after recess at five minutes past Eleven of the Colck.

Business of the House
General Discussion on the Budget

Shri Ananth Reddy : May I continue, Sir.

Mr. Deputy Speaker : Before we continue discussion, I would like to announce the order in which the demands for Grants should be taken up for consideration. The following is the order in which they will be taken up for consideration:

Minister-in-Charge	Demand Nos.	Date on which the Demands will be taken for discussion.
1. Chief Minister	... 2, 12, 14, 48, 50, 55, 60, 61, 63, 66, and 70.	12th March, 1953
2. Minister for Home	... 7, 17, 18, 62, and 16	13th March, 1953
3. Minister for Finance	... 1, 8, 15, 34, 37, 43, 51, 53, 64, 68, 78 and 80.	14th March, 1953
4. Minister for Rural Re- construction and Education.	20, 21, 27, 28, 29, and 31	14th March, 1953
5. Minister for P.W.D., Medical & Public Health.	10, 11, 22, 23, 25, 45, 49, 50, 70, 71, 72, 73, and 76.	18th March, 1953
6. Minister for Excise, Forests and Customs	3, 4, 5, 6, and 9	19th March, 1953
7. Minister for Local Government.	24, 44, 46, 47, 56, 59, 71, 74, 77 and 25.	19th March, 1953
8. Minister for Commerce and Industries & Labour	19, 30, 32, 33, 38 and 52	20th March, 1953
9. Minister for Supply, Agriculture, Planning and Development.	13, 26, 36, 41, 42, 57, 65, 69 and 79.	21st March, 1953
10. Minister for Social Services	39, 40, 67 and 75	21st March, 1953.

چیف منسٹر اور ہوم منسٹر کے ڈیمانڈس پر کٹٹ موشنس کل ۱۰ جیسے کے اندر پیش
 کئے جاسکتے ہیں ۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے۔ (ابا گورو) - ہاؤس کے سامنے جو ہرو گرام رکھا گیا
 ہے لمحے بارے میں مجھے یہ عرض کرتا ہے کہ اس میں شک نہیں کہ بات چیت کے
 بعد یہ بات طریقی گئی ہے۔ لیکن میں حکومت کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ
 آئندہ کم از کم اپوزیشن اس چیز کو کبھی برداشت نہیں کر سکتا۔ ۱۳ کروڑ روپیے کا
 موازنہ پیش ہوا ہے۔ ہم اسے آنکھیں بند کر کے منظور کر لئے کے لئے ہر گز تیار نہیں

هم ہڑا بارٹنٹ نے نفصیل سے غور کرنا چاہئے ہی - اور اسکے لئے صرف ۱۰ - ۱۵ دن کا موقع دبا جانا ہے - پچھلے سال بھی ۱۰ دن کا موقع دیا گیا تھا - پھر انٹرمیٹ (Interim Budget) بیش ہوا اور اسکے بعد بجٹ ہمارے سامنے لا یا گیا - وعدہ کیا گیا تھا کہ آئندہ ایسا نہ ہوگا - لیکن اب بھی حکومت نے اپنے اندروف کرائنس (Crisis) کی وجہ سے بجٹ ہمارے سامنے اتنی دیر پڑے بیش کیا ہے اور اتنی کم مدت ہمیں اس پر غور کرنے کے لئے دیکھی ہے - اب دس دن کئے گئے ہیں تین دن جنرل ڈسکشن (General Discussion) کے لئے اور ۷ دن ڈیمانڈس کے لئے - ہر منسٹر کے ۲۰ - ۳۰ ڈیمانڈس ہیں - ہر ایک کے لئے کم از کم دو دن تو غور کے لئے دئے جانے چاہئیں - لیکن ایک ایک دن بھی نہیں ملتا - اسکے معنے یہ ہیں کہ حکومت بجٹ پر غور کرنے کی اہدیت کو محسوس نہیں کرتی - یہ سمجھا جاتا ہے کہ عوامی نمائندوں سے اسکو منظور کروالیا جائیگا - میں حکومت کو وارننگ (Warning) دینا چاہتا ہوں کہ اس وقت توهمنے الاجتنب (Adjustment) کر لیا ہے لیکن آئندہ اگر ایسا ہی عمل رہے تو ہم ہرگز آپ کے ساتھ کوآپریشن (Co-operation) نہیں کر سکتے - واک اوٹ (Walk out) کر سکتے - اور ڈسکشن میں حصہ نہیں لینے گے - میں کھلے طور پر حکومت کو یہ وارننگ دیتا ہوں - آتریبل فینанс منسٹر اور آتریبل چیف منسٹر اسکو دھیان میں رکھیں۔

شری انت ریڈی (بالکنڈہ) - مسٹر اسپیکر - میں یہ عرض کر رہا تھا کہ فائیور بریلان اور گیوٹن پراجکٹس کے سلسلے میں حکومت کی جو غیر واضح رجڑ (Rigid) اور شارٹ سائٹلڈ (Shortsighted) پالیسی ہے وہ ملک کو اگر لیجنٹ والی نہیں ہے - اور المنسٹریشن ٹاپ ہیوی ہے -

اب مجھے حکومت کی انٹریول ہالیسی کی نسبت ہاؤس کے سامنے کہیے یا تین رکھنی ہیں - ہاؤس اس سے واقع ہے کہ ہماری ریاست کے انٹریول روز بروز لکوڈنپشن (Liquidation) کا طرف چل جا رہی ہیں - میں سمجھتا ہوں ہاؤس اچھی طرح جانتا ہے کہ اسکی وجہ کیا ہے - واقعہ یہ ہے کہ کم و بیش ساری میجر انٹریول میں حکومت کے میجر شیئر ہیں - ان انٹریول کا میتھجت چند محدود لوگوں کے ہاتھوں میں ہے جو انٹریول کے سیل انگریزیشن کو اپنی انگلیوں پر نچاتے ہیں - حکومت غافل ہے - میں نظام شوگون فیکٹری کی مثال سامنے رکھتا چاہتا ہوں - اس کے میتھجت ایجٹ چند مشہی بھر لوگ ہیں - وہی لوگ ہیں جو پرانے زمانے سے چلے آ رہے ہیں - حکومت انہی پر سہرا بان ہے - کیوں نہ سہرا بان ہو ان ہی کی وجہ سے تو کانٹنڈی ہوں یا ہے - سر پور اور سر سلک کے بارے میں کئی بار کہا جا چکا ہے کہ حکومت کی غیر اطمینان بخش پالیسی کی وجہ سے وہ لکوڈنپش ہوئیں اور آج دوسروں کے ہاتھوں میں یہ انٹریول ہیں - یہ ہم ہماری حکومت کی انٹریول پالیسی - حکومت

مغض لوگوں پر یہ واضح کرنا چاہتی ہے کہ انڈسٹریز کے نیشنلائزیشن (Nationalisation) کی ہالیسی جسکی آپوزیشن بائیز شاٹ سے نایاب کرنے ہیں کا میابی نہیں ہوئی - حکومت یہ ظاہر کرنا چاہتی ہے - یہ وجہ ہے کہ جب فیکٹریز اور کارخانوں کے مال اڈمنسٹریشن اور وہاں کے مال پریکٹیس (Malpractices)

کو ہاؤس کے سامنے لایا جاتا ہے تو اوس سے چشم یوشی کی جاتی ہے - انڈسٹریز یونینس کا کوئی افیکٹیو کنٹرول باق نہیں رہا دوسری طرف ٹریڈ یونینس (Trade Unions) کی جانب ہے حکومت مخالف ہے - ضرورت اس امر کی ہے جتنے ٹریڈ یونینس ہیں ان کو افیکٹیو طور پر مینیجنمنٹ (Management) میں حصہ ملنا چاہتے - اس ہالیسی کو جب تک ہم اثاث نہیں کریں گے انڈسٹریز لائنزیشن (Industrialisation) کی پالیسی کامیاب نہیں ہو سکتی - افیکٹیو طور پر ہر دو کشن کو بڑھانے اور انڈسٹریز کو اسٹیٹ میں اسٹیٹ بلائنز کرنے کے لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ ٹریڈ یونینس کو مینیجنمنٹ میں پھری حصہ دیا جائے اور اون آؤ سماوی شریک کی حیثیت سے قائم کیا جائے تب ہی ہماری ہالیسی سکسفل (Successful) ہو سکتی ہے اور انڈسٹریز استا بلاائز (Stabilize) ہو سکتے ہیں - ایک اور چیز جسکی طرف میں ہاؤس کو توجہ دلانا چاہتا ہوں اور آج تک بھی برا بر توجہ دلائی جاتی رہی ہے وہ نظام کو (۲۲) لاکھ روپیہ دینے کا سوال ہے - میکن ہے کہ یہ کہا جائے کہ ہم جو معاوضہ دے رہے ہیں وہ صرف خاص کے معاوضہ میں دے رہے ہیں اور جو سٹریکٹ جانب سے دیا جا رہا ہے وہ پریوی پرس کے طور پر ہے - ان دونوں چیزوں میں کیا فرق ہے؟ صرف خاص کیا ہے اور پریوی پرس کیا ہے؟

صرف خاص پریوی پرس (Privy Purse) کے طور پر کراون پر اپری (Corwn Property) تھی - صرف خاص کے علاوہ اسٹیٹ کے خزانہ سے نظام کو ایک حبہ بھی نہیں ملتا تھا - اب ہم ایک طرف صرف خاص لیکر اوس کا معاوضہ دے رہے ہیں اور دوسری جانب اسٹیٹ گورنمنٹ پریوی پرس کے طور پر (۰۔۰) لاکھ روپیہ دے رہی ہے - سمجھو میں نہیں آسکتا کہ ایک ہی نوعیت کے دو معاوضے کس طرح دئے جاسکتے ہیں - جب ہم صرف خاص کی ہستیری ڈھونڈتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ صرف نظام کے بینٹنیں کے لئے پریوی پرس کے طور پر تھا - یہ عجیب منطق میری سمجھے میں نہیں آتی کہ اس میں کانسٹی ٹیوشنل (Constitutional) بندھن ہیں - میں یہ سمجھنے سے قادر ہوں کہ دونوں چیزوں کا ایک ہی معاوضہ کس بنیاد پر دیا جاتا ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ کوئی ایک چیز بند کی جائے - اس سے ہمارے اسٹیٹ اسچیکر کو (۰۔۰) لاکھ تی پچت ہو سکے گی -

ایک اور جس چیز کی جانب میں ہافز کی توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ ایجوکیشن ہے - اس میں شک نہیں ہے کہ ایجوکیشن کے ساتھ میں بھی میں کچھ اضافہ رقم الٹ کی گئی ہے - لیکن جب میں کانسٹی ٹیوشن کے ڈائٹرکٹیو برمپل کے تحت یہ

بلندو بانگ دعوے سے ستا ہوں کہ ۔ اسال کے اندر ملک سے ال لٹریسی (Illiteracy) کو ختم کر دیا جائیگا تو مجھے تشویش ہوتی ہے کہ اس رفتار سے جس قسم کا پروگریس (Progress) ہم ایجوکیشن کے سلسلہ میں چاہتے ہیں کیا وہ ۱۰ سال کے عرصہ میں پورا ہو سکے گا؟ کیا ڈائئرکٹیو پرنسپل (Directive Principle) کی روشنی میں ال لٹریسی (Illiteracy) کو سک سے دور کیا جاسکیگا؟ اوس میں یہ تو صاف طور پر نہیں کہا گیا کہ برائمری کمسلسری ایجوکیشن کب تک اور کہاں کہاں پڑھائی جاسکے گی ۔ گزشتہ مرتبہ کہا گیا نہ کہ کمیونٹی پراجکٹ ایریا (Community project area) میں اس کو نافذ کیا جائیگا ۔ وہاں اس بروعمل کیا جائیگا ۔ لیکن اس بجٹ میں یہ نہیں بتایا گیا کہ آئندہ اس کو کن کن علاقوں میں اور کہاں کہاں افیکٹیو طور پر نافذ کرنے والے ہیں ۔ ایک اور چیز میں ایجوکیشن کے سلسلہ میں عرض کروں گا ۔ پہلے حکومت نے ایجوکیشنل سوشنل اور کلچرل انسٹی ٹیوشنس کو گرانٹ دینے کے لئے پروویزن رکھا تھا لیکن موجودہ بجٹ کے اکسپلائیٹری میمورنڈم میں کہا گیا ہے اب یہ نہیں دی گئی ہے ۔ اس میں کہا گیا ہے کہ

"The Budget Estimate for 1952-53 had been fixed after applying a lump cut of 15.86 on account of probably savings due to late sanctions and possible administrative delays in implementation of new schemes".

ایجوکیشنل اور کلچرل انسٹی ٹیوشن جیسے آندرہا پریشید ۔ مہاراشٹرا پرسید اور کرناٹک پریشید وغیرہ ہیں اونہیں حکومت گرانٹ دینے کے لئے تیار ہو گئی تھی ۔ انہوں نے میمورنڈم (Memorandums) دئے اور برابر حکومت سے اس کو امبلیمنٹ (Implement) کرنے کے لئے درخواست کرتے رہے کانفرنس بھی اس سلسلہ میں ہوئی ۔ لیکن اب حکومت کہتی ہے کہ وہ منظور تو ہوئے تھے لیکن ادمینیسٹریشن کے ڈیلے (Delay) کی وجہ سے نہیں دئے جاسکے ۔ کیا میں آنریل منسٹر سے یہ پوچھ سکتا ہوں کہ ادمینیسٹریشن کے ڈیلے کی وجہ سے یہ رقم نہیں دیجا سکی یا فینانشیل اسٹریجنسی (Financial Stringency) کی وجہ سے نہیں دیجا سکی ۔ جب آندرہا پریشید کی جانب سے ویپر زینیشن ہوا (A) ہزار روپیہ کے باسے میں تو میں یہ وضاحت چاہتا ہوں کہ وہ کیوں نہیں دئے جاسکے ۔ ہمارا یہ بینادی تصور ہے کہ جو کلچرل ۔ سوشنل اور ایجوکیشنل انتلیپنڈنٹ بالڈیز ہیں اون کی جہاں تک تک ہو سکے سہائیتا (سہائیتا) کریں اور انہیں فروغ دیں لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ حکومت اس معاملہ میں ناکام نظر آتی ہے ۔

اب میں آئی ۔ جی کرنسی سے پیدا ہونے والی صورت حال کی طرف حکومت کی توجہ دلانا چاہتا ہوں ۔ آنریل فینانسی میسٹر نے اس سلسلہ میں صاف طور پر یہ کہا تھا کہ

ملازمین کو آئی - جی کرنسی میں مساوی تنخواہ نہیں دیجائیگی - اون کے اس کمپنے کے بعد ہم کو حق پیدا ہو جاتا ہے کہ حکومت کی توجہ اس جانب مبذول کرائیں اور حکومت کی اس یالیسی کو کندم (Condemn) کریں - کیا حکومت اس چیز پر نظر نہیں رکھتی - کیا حکومت اس چیز کو سوچنا نہیں چاہتی کہ ایک دم آئی - جی کرنسی کے ایک دم فافذ ہونے کے بعد چھوٹے چھوٹے درجہ کے جو ملازمین ہیں اون کے معیار زندگی پر اثر پڑیگا - جیسا کہ کہا گیا حیدر آباد میں کاسٹ آف لیونگ (Cost of living) جون سے بڑھتا جا رہا ہے - کیا اس چینچ اوور (Change over) سے گورنمنٹ کے چھوٹے اور متوسط درجے کے ملازمین متاثر نہیں ہونگے - اگر ایسا سوچا جا رہا ہے کہ اس سے گورنمنٹ کے ملازمین پڑیگا تو میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کی یہ پالیسی داشتمانہ نہیں ہے - اچانک چینچ اوور ہو جانے کی وجہ سے ضروریات کی چھوٹی چھوٹی چیزوں بازار میں اوسی بھاؤ سے ماینگی جس بھاؤ سے حالی میں ملا کرتی ہیں - بناون کا کوئی لحاظ نہیں کیا جائیگا - میں اس سلسہ میں حکومت سے پروزور اپیل کروں گا کہ تین سو کم تنخواہ پانے والے جتنے بھی ملازمین فیکٹریوں وغیرہ میں ہیں ان کو آئی - جی مساوی میں تنخواہیں دی جائیں - تاکہ ملک میں جو گھس آرڈر (Disorder) دو سال ایکوں پر (Equal Pay) دی جائے تو مجھے امید ہے کہ ممالک میں مطابقت پیدا ہو جائیگی - اور لوگ اپنے آپ کو الجست (Adjust) کرسکینگے۔

(Expenditures) اس بحث میں چند سوپرفلوں اکسپنڈیچر (Expenditure) بتائے گئے ہیں جو ٹائب ہیوی المنسٹریشن (Top heavy administration) کی وجہ سے ہے - چرف انسپکٹر آف گورنمنٹ آفس کو ہی لیجئے - میں پوچھتا ہوں اس کی کیا ضرورت ہے - اس کے فراڈس کیا ہیں - اس پر (۱۸) ہزار روپیہ کے اخراجات ہو رہے ہیں - ہائی کمشنر انگلینڈ (High Commissioner in England) کے لئے (۲۹) ہزار روپیہ خرچ کئے جا رہے ہیں - اسی طرح جا گیر المنسٹریشن پر بھی خرچہ (۳۰) ہزار روپیہ طرف تو جا گیر داروں کو معاوضہ دیتے کا سوال ہی اہمیت کا حامل ہے دوسری طرف اس کے المنسٹریشن کے لئے (۳۱) لاکھ (۳۲) ہزار روپیہ خرچ کئے جا رہے سب فالتو اکسپنڈیچر (Expenditure) ہیں - میں ایک اور چیز یعنی ولیج پنچاپتوں کی طرف آنریل منٹری توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں - حکومت نے اعلان کیا ہے مالکزاری کا (۱۰) فیصد ولیج پنچاپت کے لئے دئے جائیں گے - لیکن صرف (۳۳) لاکھ (۲۸) ہزار روپیہ اس کے لئے دئے گئے ہیں - آپ کی مالکزاری کی آمدی (۵) کروڑ کے اور ہے - اس کے لئے (۳۴) لاکھ روپیہ پنچاپتوں کو ملنے چاہئیں - گوشته سال بھی یہی (۵) لاکھ روپیہ رکھی گئی تھی اس سال بھی (۶) لاکھ روپیہ پر آنکھنا کیا گیا ہے - میں نہیں سمجھ سکتا کہ آخر حکومت کی اس سلسہ میں کیا یالیسی ہے - کیا حکومت پنچاپتوں کو اگذاشتیں چاہتی ہے - کیا اسی پر آنکھنا کرنا چاہتی ہے - حکومت کی یالیسی غیر واضح

ایک اور اہم اور آخری چیز جسکی طرف میں ہاؤز کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں وہ اریگیشن (Irrigation) ہے۔ جہاں تک بیجرا اریگیشن (Major irrigation) کا تعلق ہے مجھے اس پر کچھ کہنا نہیں ہے۔ فائیور پلان (Five-year Plan) اور ڈلپٹ (Development) کے لئے جو پیسہ خرچ کیا جا رہا ہے اور اوس کے جو نتیجہ برآمد ہونے والے ہیں ظاہر ہے وہ کافی مدت میں ہونگے۔ جہاں تک چھوٹے اریگیشن پر الجکش کا تعلق ہے اوس پر بہت کم پیسہ خرچ کیا جا رہا ہے آج ہمارے ملک کی جو غذائی صورت حال ہے۔ جو معاشی ڈھانچہ ہے وہ جلد تبدیلی کا متضایہ ہے۔ اگر ہم چھوٹے چھوٹے پر الجکشوں پر جب تک توجہ نہ دیں اور صرف بڑے بڑے براجکشوں پر نظر رکھیں تو مجھے ڈرہ کہ کہبین ہاری اکانی شیاٹر (Shatter) نہ ہو جائے۔ یہ کہا جاتا ہے کہ مائنر اریگیشن (Minor irrigation) کے لئے زیادہ پیسہ نہیں مل رہا ہے۔ حالانکہ بیجرا اریگیشن (Major irrigation) کے لئے زیادہ پیسہ خرچ کیا جا رہا ہے۔ لیکن میں کہونگا کہ اس کے لئے سلوشن (Solutions) ہیں۔ جب تک آنریل فینانس منسٹر اس کی طرف توجہ نہیں کر رہا یہ چیز حل ہونے والی نہیں ہے۔ میں اس کے تعلق سے چند چیزوں آنریل فینانس منسٹر کے سامنے لانا چاہتا ہوں۔ چند سال پہلے جب گوبال ریڈی مدرس کے فینانس منسٹر نہیں انہوں نے اریگیشن کے بارے میں ایک اچھی مثال پیش کی تھی وہ یہ تھی کہ اریگیشن کے مقامات پر لوکل (Locally) ریز (Raise) (Loans) (لوس) (Local) (ریز) (Raise) (Locally) (Solutions) کے جائیں۔ اور کام شروع کیا جائے۔ چنانچہ ٹینالی میں ایسا ہی کیا گیا اسی طرح ہاری ریاست میں بھی اس طرح کی مثالیں قائم کی جاسکتی ہیں۔ چھوٹے براجکش مثلاً ندی نالوں کو روکنے اور مائوں کی تعمیر کے لئے لوکلی لوس لئے جائیں۔ یا کم از کم نصف رقم حکومت دے کر کام شروع کرے لوگ بخوبی نصف رقم بوداشت کرنے اور مفت کرنے تیار ہیں۔ اگر ایسا ہوتا میں کوئی وجہ نہیں پاتا کہ حکومت اگر قدم کیوں نہ پڑھا سکے۔ یہ چند چیزوں بھٹ کے تعلق سے میں آنریل فینانس منسٹر کے سامنے رکھا ہوں اگر اوس پر بخوبی کیا جائے اور اون کو عملی جامہ پہنانے کے متعلق آنریل فینانس منسٹر توجہ فرمائیں تو مناسب ہو گا۔ اتنا کہ کہ میں اپنی تغیری ختم کرتا ہوں۔

شری، انت دیٹی (کوٹنگل)۔ مسٹر اسپیکر سر۔ اس بھٹ کے تیار کرنے میں کن چیزوں پر غور کیا گیا ہے اونکی تفصیلات میں مختصر طور پر بیان کرنا چاہتا ہوں۔ پہلے تو یہ دیکھنا ہے کہ کن حالات میں یہ بھٹ پیش کیا جائز ہا ہے ان حالات پر غور کرنے کیلئے پہلے یہ دیکھنا پڑیگا کہ تین چار سال پہلے اس اسٹیٹ کی کیا حالت تھی۔ اوس زمانے میں بیان کی سیاستی۔ تعلیمی سوشیل وغیرہ حالت ایسی تھی کہ جسکی وجہ سے کوئی اسٹیٹ ترق نہیں کر سکتا ہے۔ اوس وقت یہ چیز تھی کہ کوئی شخص حکومت کے خلاف کچھ کہنے کی جرات نہیں کر سکتا تھا۔ کوئی شخص اپنا کام آزادی کے ساتھ نہیں کر سکتا تھا وغیرہ۔ اس بھٹ

پر غور کرتے وقت اگر ان چیزوں کو ہم بھولیں گے تو بڑی غلطی ہو گی - ہم یہاں کے لوگوں کو سیاسی و سماجی وغیرہ اعتبار سے آگئے بڑھانے کی کوشش کر رہے ہیں - اونکے دماغوں میں سیاسی اور سماجی وغیرہ حالات کی تبدیلی لانا چاہتے ہیں - ان چیزوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ بحث میں جواہم مدادات ہیں جیسے کہ تعلیم - سماجی چیزیں وغیرہ انکے سلسلہ میں اٹھیتے نے کہاں تک ترقی کی ہے اسکو دیکھنا چاہئے - ہم ان تمام چیزوں کو نیک نیتی کے ساتھ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں - ہوسکتا ہے کہ اسمیں کوئی کمی یا غلطی ہو - ان غلطیوں کو سدھارنے کیلئے تعاون کے جذبات کے ساتھ غور کرنا چاہئے - جو قانوناً و اخلاقاً ان پر اہم ذمہ داری ہے - اس طرح کہ براڈ فیلنگ (Broad Feeling) سے کام کرنے کی ضرورت ہے - ملک صرف مادی چیزوں سے ترقی نہیں کرسکتا ان تمام چیزوں کو پیش نظر رکھ کر بحث تیار کیا گیا ہے - حکومت کا انسٹریشن جس طرح کا ہونا چاہئے اگر اوس طرح کا نہ ہو تو ہم کو احکام کی عمل آوری میں دشواری ہو گی - حکومت کا فرض ہے کہ عوام کو اپنے ساتھ لیتے ہوئے آگئے بڑھے - ایک زبانہ تھا کہ تحصیلدار اور تعلقدار دیہات کے عوام سے ملنے میں پس و پیش کرتے ہیں مگر آج وہ اپنے جتنی مشکلات ہیں وہ بہت ہی کھلے دل کے ساتھ آپ پیش کرسکتے ہیں - رعایا آگئے جا رہی ہے - یہ بھی ملک کی ترقی کیلئے ایک نیک شگون ہے - اسی طرح پچھلے دنوں میں پولس وغیرہ کا جو حال تھا آپ جانتے ہیں - اس چار سال میں حکومت کو کمزور نہ کرتے ہوئے آگئے بڑھانے کی جو کوشش کی گئی ہے وہ قابل تعریف ہے - نیشنل بلڈنگ ڈپارٹمنٹ کی ترقی کو ملحوظ رکھا گیا ہے اور ہوشیاری کے ماتھے اس کام کو کیا جا رہا ہے - راج پرمکھ اور جاگیرداروں کے متعلق یہاں بہت کچھ رکھا گیا ہے لیکن میں کہونگا کہ اونکو بھی ملک کی ترقی کیلئے کوشش کرنے کا موقع ملتا چاہئے - اگر کوئی شخص ایک مرتبہ غلطی کرتا ہے تو اسکے متعلق یہ تصور نہ کرنا چاہئے کہ وہ ہمیشہ غلطی کریگا ہوسکتا ہے کہ وہ اپنی غلطی کو محسوس کر کے آئندہ اچھا راستہ اختیار کرے - راج پرمکھ ہوں یا جاگیر دار یا کوئی اور اچھے بین (Brain) اور اچھی صلاحیت رکھنے والوں کو موقع نہ دیا جائے تو وہ ملک کے لئے جو کچھ کرسکتے ہیں نہیں کرسکتے ۔ ورنہ ملک کی ترقی میں وہ روپے الکانے کی کوشش پر تمیز ہو جائیں ۔ راج پرمکھ کو جو پریوی پرس (Privy Purse) دیا جاتا ہے اسکے متعلق کچھ غلط فہمی پیدا ہو گئی ہے - میں منجھتا ہوں کہ اس طریقہ سے انکو دینے سے بہت سی چیزوں کی سدھارو وہ کر رہے ہیں اور امید ہے کہ افزیست سی چیزوں کی سدھارو کریں ۔ جاگیردار یا دوسرے لوگوں کو جو معاوضہ دیا جاتا ہے وہ اصلی نہیں دیا جاتا کہ وہ لوگوں پر ظلم و ستم کریں بلکہ اصلی دیا جاتا ہے کہ وہ بہت بڑی قوت رکھتے ہیں انکی پہلے قوت ملک کی سیوا میں کام آئے اصلی دیا جاتا ہے ۔ پھر حال جو کچھ کیا جاتا ہے مدبرین کی رائے سے کیا جاتا ہے ۔ جو قدم اٹھایا جاتا ہے وہ غلطی سے نہیں اٹھایا جاتا بلکہ سوچ سمجھ کر اٹھایا جاتا ہے ۔ نیشنل بلڈنگ کیلئے بحث میں کتنی کنجائش رکھی گئی ہے اسکے باوجود

میں میں عرض کروں گا - سب سے پہلے تعلیم کو لیجئے - آجوجو کیسین کو دیہات دیہات بھیلا دیا گیا ہے کثیر رقومات صرف کیجا رہی ہیں - ایک اور چیز یہ ہے کہ قلیل مدت میں وہ تمام ضروری قوانین پیش کئے گئے ہیں جنکی ضرورت تھی - اور جو ضروری قانون ہیں وہ بھی مدون ہو چکے ہیں بہت تھوڑے عرصہ میں وہ بھی پیش کئے جائیں گے جیسے کہ لیاںڈ ریفارمس کا قانون ہے - اسی طرح قومی میدان میں ہو یا تعلیمی میدان میں مختصر یہ کہ ہر میدان میں اینا ملک آگے بڑھ رہا ہے -

اسی طرح اور دوسری چیزوں کو لیجئے صنعت و حرفت میں بھی جس تناسب سے ہمارے اسٹیٹ کو خرچ کرنا چاہئے اسکا خیال رکھا گا ہے - بڑی صنعتوں کے علاوہ چھوٹی صنعتوں کی جانب بھی کافی توجہ کیجا رہی ہے - کالج انڈسٹریز کو بھیلانے کی کوشش کیجا رہی ہے - اس قلیل مدت میں جس قدر رقوم خرچ کئے جاسکتے ہیں کئے جارہے ہیں -

ایلوویٹھک اور ہوسوبیٹھک ایوروپیڈک وغیرہ کیلئے بھی جو کچھ کیا جانا چاہئے کیجا رہا ہے -

زراعت جو اپنے ملک کے زندگی کی مسب سے اہم چیز ہے اسکی ترقی کیلئے بھی ضروری تدبیر اختیار کیجا رہی ہیں - اس میں بھی ہوشیاری کے ساتھ ترقی کرنے کی کوشش کیجا رہی ہے - زراعت کی ترقی کیلئے نئے نئے طریقے اڈا بٹ کئے جارہے ہیں - ساتھ ساتھ بڑے پراجکٹس کیلئے بڑی بڑی رقمیں مہیا کی گئی ہیں جن سے بہت ساری امیدیں وابستہ ہیں لیکن میں کہوں گا کہ ان سے فائدہ اٹھانے کیلئے کچھ مدت تک صبر کرنے کی ضرورت ہو گی - اسکا بھی خیال رکھا گیا ہے کہ پراجکٹس کے بنانے میں چونکہ زیادہ مدت صرف ہوتی ہے اسلئے چھوٹے چھوٹے تالاب کیلئے بھی گنجائش مہیا کی گئی ہے - کاشتکاروں کو تقاوی دیجاتی ہے اور جو ٹکنیکل مشورہ دیا جانا چاہئے محکمہ زراعت کی جانب سے دیا جاتا ہے -

لیبر ملک کا اہم حصہ ہوتا ہے - اسکے حقوق کی حفاظت کیجاتی ہے انکی قانونی مدد کیجا رہی ہے - جو معاوضہ انکو انکی محنت کا دیا جانا چاہئے دیا جاتا ہے - ہوزنگ اسکیم کے تحت مکانات بھی بنائے جارہے ہیں اور ضروری سہولتیں انکو فراہم کیجا رہی ہیں -

ملک کی ترقی کیلئے مسب سے اہم چیز سماج ہے - سماج سدهارنے کیلئے کافی توجہ دی جاوہی ہے - ہم جانتے ہیں کہ سماج کی بڑائیوں کی وجہ سے ہی بھارت کے تکڑے ہونے کی قوت آئی - ہمارے سماج کی ایک بڑی داستان ہے - میں اسکی تفصیلات میں جانا نہیں چاہتا - صرف یہی کہوں گا کہ سماج سدهار پر بھی حکومت کافی توجہ دے رہی ہے -

اس کے علاوہ حکومت نے اس قلیل مدت میں دیہاتوں کی سدهار اور کاشت کرنے والوں کی پیشگوئی کیلئے لینڈ ریفارمس کے سامنے میں قانون پیش کیا ہے - لینڈ ریفارمس میں اراضی کی حدیثی مقرر کی گئی ہیں - زندگی کے کامیابی شعبوں میں اس کیلئے بندی نہیں ہے - لیکن کسانوں کی بیشکاری جو ملک کے کافی تعداد یعنی

صد آبادی سے تعلق رکھتی ہے اسے سدھارنے کیلئے حکومت نے یہ عمل کیا ہے۔ ان تمام چیزوں کو مانعوظ رکھتے ہوئے یہ صحیح ہے کہ بجٹ اصلی قانون اور اصلی اصولوں کو پیش نظر رکھکر تیار کیا گیا ہے۔ بہت سچ سمجھکر قدم اٹھائے گئے ہیں۔ اور یہ قدم ملک کی ترقی کی راہ در ہیں۔ ملک ان چیزوں سے آگئے پڑھیگا دنیا کے مددربین نے اس اصول کو تسامی کیا ہے کہ بجٹ قانون اور فطری اصولوں پر تیار ہونا چاہئے۔ ان تمام چیزوں کو مد نظر رکھکر تیار کیا گیا۔ میں یہ کہونگا کہ یہ بجٹ انتہائی موزوں بجٹ ہے۔ (Bell)

آخر میں میں چند استدعا ہیں رکھتا ہوں۔ ایک تو یہ کہ گاؤں میں جو چھوٹی چھوٹی صنعتیں چل رہی ہیں انکی رفتار کو بڑھانا چاہئے۔ کام سکھانے والے جو لوگ ہوتے ہیں انہیں دیہاتیوں کی روزمرہ کی زندگی اور انکے خیالات سے اچھی طرح واقف ہونا چاہئے۔ وہ دیہاتیوں کیلئے ایک عجیب چیز نہ ہوں۔ بلکہ انہی میں سے ہوں تاکہ بہتر طریقہ پر کام کرسکیں۔

پنچا یتوں کے بارے میں بھی میں یہ کہونگا کہ اسکی رفتار کو تیز کرنا چاہئے اور پنچا یتوں کو مستحکم اور متحرک کرنا چاہئے۔ اتنا کہتے ہوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔

Mr. Speaker : Shri K. R. Veeraswamy.

Shri. K. R. Veeraswamy (Kalvakurti-Reserved) : Mr. Speaker, Sir, I should like to say in the very beginning that the hon. Finance Minister has presented the Budget with all sincerity at his command. At the same time, I cannot but refrain from saying that this is a Budget based on over-estimations, under-estimations, rosy forecasts and last but not the least a long line of excuses.

In this connection, I would particularly like to invite the attention of the House to the following extracts from the hon. Finance Minister's speech :

" This increase of Rs. 342 lakhs on account of increase in Central subvention and Customs and surcharges has, however, been partially counterbalanced by short falls of revenue under excise, sales tax and other heads.

Excise auctions have recorded a fall of about Rs. 66 lakhs, while duty on liquor has also gone down by about Rs. 22 lakhs. As the Excise year is from October to September, the loss in 1952-53 will be about Rs. 49 lakhs and the balance will be reflected next year.

The Sales Tax Department is still in the formative stage. Business has also suffered, to a certain extent, on account of fall

in prices. The income from this source is, therefore, now expected to be Rs. 193 lakhs as against Rs. 247 lakhs anticipated in the Budget. There is thus a fall of Rs. 54 lakhs under this head."

Sir, from this it will be noticed that there is a fall of about Rs. 66 lakhs under Excise and another Rs. 54. lakhs under Sales Tax. The total of both these items comes to about Rs. 1½ crores. Apart from this, if there was no Central subvention also, the State would have had to face a deficit of over Rs. 3 crores. Thus, as I said this is a Budget of overestimation, underestimation and rosy forecasts. It is, perhaps, no exaggeration to say that only because of the Central subvention, the State Government had been able to survive. I must say that the Budget as presented by the hon. Finance Minister has got technical lacunæ in it. We cannot underestimate or overestimate huge amounts of money, and call huge reductions in money as short falls. This is wrong budgeting.

Secondly, I would like to bring to the notice of the House certain points about the Central subvention. As has been pointed out by the hon. Finance Minister, the Centre has increased its subvention from Rs. 116 lakhs to Rs. 342 lakhs—an increase of Rs. 226 lakhs. That is to say, the Government has got—over and above what it got last year by way of subvention—Rs. 226 lakhs in 1952/53 and Rs. 217 lakhs in 1953/54. In my opinion, perhaps, we could have got more. In this connection, the hon. Finance Minister observes :

".....But the Finance Commission did not find Hyderabad as a fit case for grant-in-aid under the substantive portion of Article 275 (i) of the Constitution...."

On the one hand, the hon. Finance Minister says that the State Government got substantial amount from the Centre by way of subvention, but on the other hand, he admits that :.... the Finance Commission did not find Hyderabad as a fit case for grant-in-aid under substantive portion of Art. 275 (i) of the Constitution....' What does this mean According to the hon. Finance Minister, the principles recommended for aid under the above Article are : (i) budgetary needs, (ii) self-help by way of tax effort and economy in expenditure, (iii) standards of social services, and (iv) social obligations. In other words, it is tantamount to saying that in all the above four items Hyderabad has not done well and, therefore, it has not been able to get sufficient aid from the Centre. That is to say though the Centre has increased its subvention, yet it has found that Hyderabad

is not adjusting its budget properly; it is not able to tax itself to the maximum; and that the amount spent on Social Services is not as much as it ought to have been. So, what I mean to say is that on all these four items, Hyderabad Government has not shown sufficient justification for more Central subvention. In view of this, we can see that the Centre has not found Hyderabad a suitable State for granting more subvention. This itself is a censure by the Central Government (Applause from the Opposition Benches) and it has been admitted by the hon. Finance Minister himself. The present amount of subvention which the Government of Hyderabad has obtained is not in my opinion due to the intelligent efforts of the Finance Department. It is, perhaps, due to the sincere efforts of the hon. Finance Minister or perhaps it may be also due to the popularity which he commands with the Government of India.

Coming to the currency problem—this is a burning problem of the day and I am surprised to notice that most of the speakers have not touched this point at all—I am sorry to say that the hon. Finance Minister has not said anything about the implications or the repercussions of the change-over from O.S. to I.G. currency. As the House is aware, during this change-over from O.S. to I.G. currency, a substantial portion of the O.S. currency is circulating in the market. I should say that the purchasing power of the people has gone down; and when that is the case, prices will naturally shoot up. But our Government thinks that though the O.S. currency may be reduced in circulation, prices will stabilise at a reasonable level and will not shoot up.

What steps have the Hyderabad Government taken to solve the currency problem? Have we not got precedents of countries like Japan? When Japan occupied Burma, it did not give any equivalent currency, but on par; a note for a note and a denomination for a denomination. That has not inflated the currency in that country. Prices did not shoot up. If we do not increase the I.G. currency, we know the repercussions it would have on the middle-class. A middle-class man gets 100 or 150 rupees. Will he be in a position to manage all his requirements with a less amount in I.G. He has got pay rent—say 20 rupees—and so many other things. The house owner will not be content to take the equivalent of O.S. Rs. 20 in I.G. He will demand 20 rupees in I.G. Not only the poor classes would be affected by this policy, but also the middle-class. After all that is said and done, how much has been reduced?—to the extent of about 4 crores of rupees. This four crores is not going to inflate the currency in Hyderabad. If you pump some more currency into circulation, we would not have been hard up by inflation.

Therefore, what I contend is that the Hyderabad Government, instead of framing the budget in I.G. currency, could easily have put in the same amount of currency in the market ; and after all, 4 crores of rupees does not make much difference : it is not going to reduce the purchasing power of the people, if only that amount of currency has been put in the market. This problem has not been considered by the hon. Finance Minister. May be, he might have tried his best and certain circumstances might have stood in this way. Any way, I would feel he should have constituted a sub-Committee of this House and taken the consensus of its opinion into consideration before framing the budget.

There are certain practical difficulties in this change-over, to which I would like to refer. For instance, we have got sales tax of 4 pies in the rupee. How are we going to reduce this 4 pies into I.G. currency for assessment of the sales tax ? Has the Government got any denomination ? Then, how are they going to levy the tax ? By introducing I.G. currency, perhaps it might have been felt that the prices of commodities will find their level as obtaining in the neighbouring states, viz., it is being surmised that a given amount of currency in Hyderabad it may purchase the same amount of goods as will be purchased for the same given amount of currency in the neighbouring States. For instance, I should say in Vizianagaram, for Re. 0-10-0 I. G., they get $\frac{1}{2}$ seer of rice. I would ask, can you expect the same in Hyderabad, after the conversion ? I apprehend this may bring in a revolution among the people ; and what I feel is that if, instead of framing the budget in I.G. you put in the same amount of currency in I.G. as per given amount of O.S. currency as in circulation in the market, that would have gone a long way in solving the problem. It cannot be inflation but reflation. We notice deflationary tendencies in the market : deflation means that the purchasing power of the people has come down. I reiterate that 4 crores is not going to bring inflation in the State and I cannot help but feeling that this burning problem has not been tackled in a proper perspective.

Next coming to the recommendations of Gorwala, so far as know they have not been implemented. So many items of expenditure recommended for reduction have not been reduced. Shri Gorwala dealt with various aspects of the General Administration and how best expenditure should be reduced. But alas ! in spite of the wonderful and intelligent efforts of Shri Gorwala, those recommendations have not been implemented and which if implemented, could have fetched a saving of over 2 crores of

rupees on Governmental expenditure. As all the hon. Members are aware, the greatest expenditure in the budget is the expenditure on the Government and we are spending more than 45 per cent. of the tax-payers' money on general administration. We have to see that the services are properly manned. A top-heavy administration leads to overbalancing of the Government. I strongly feel and urge that Shri Gorwala's recommendations should be implemented forthwith. Take Let us for example the Finance Department : We have got more than 17 or 18 secretaries ; whereas in Madras there are 6 to 8 secretaries. Those 6 to 8 secretaries are able to manage a budget of 72 crores whereas our 18 secretaries have not been able to manage our 30 crores' budget. What does this amount to? Does it not amount to inefficiency and a censure of the Government

Government does not seem to pay heed to the views of the members of the Assembly. We are here to ventilate the grievances of the public and the Government is expected to take us into confidence in order to see that it tones up the administration and goes on a progressive path. So many things are said here but nothing ultimately materialises. At the beginning, they say 'we are going to introduce a very glorious budget, a people's budget, . . .' and later on, they say 'we are not in a position to do because certain circumstances warranted us not to do these things'. That has been the excuse..

Mr. Chairman : The time is up.

Shri K. R. Veeraswamy : I expect to finish my speech within five minutes, Sir.

Mr. Chairman : The hon. Member has already taken 20 minutes. One more minute is given to him.

Shri K. R. Veeraswamy : Coming now to the subject of roads, the Central Government is giving subvention of 20 lakhs of rupees to the State Government. Besides we are spending nearly one crore of Rupees on roads. But what is the condition of roads in the Hyderabad State, especially in Districts? We find that the roads are generally full of pitfalls, with mud or earth thrown here and there. They are not properly laid and managed. Yet we are spending a very huge amount on roads and so too are the municipalities. The Finance Department is giving several lakhs of rupees as grants-in-aid to the municipalities for proper construction of roads and other amenities. But I ask, have they got any financial control over the municipalities? Do they see that

the monies granted to the various departments are properly expended? Perhaps, not. What is the Government doing? Again, the old song is sung. If for any reason a certain municipality is not given any grant, they say the bad repairs of roads is due to lack of finance. This song of financial stringency has become a favourite hymn of the Hyderabad Government. Every time and for every thing, they say 'financial stringency'. But I assert that there is a will, we can do more things. As the hon. Member of the Socialist party who preceded me has stated, in two years in Burma they have done wonders. Likewise, we too can do things. We cannot say, we have not got men ; we have not got material etc. I Only charge that the Government is lethargic in doing things. We are not short of circulars ; we are not short of sermons ; we are not short of lectures ; we have got everything ; but what is lacking is the will on the part of the Government. So, my request to the Government is that it should try to heed the reflections made in the House and see that these things may not be treated lightly, and that should they take as serious a view as possible of them lest the people may take law into their own hands.

شری گو بال راڈاکبو ٿے (جادر گھاٹ) .. مسٹر اسپیکر سر۔ (.) ۲) لا کھ کے خسارہ
کے بحث بر پرسون سے میں تقریریں من رہا ہوں - آنریبل منسٹر فارقبانس نے ابھی اپنی
ایک طویل تقریر میں بحث بر کافی روشنی ڈالنے کی کوشش کی ہے - کم از کم میں اپنی
حد تک کھونگا کہ یرسون سے آج تک میں نے بولنے کی کوشش نہیں کی - کیونکہ میں
جاننا چاہتا تھا کہ اپوزیشن کی مختلف بارٹیز کا رحیحان اس مرتبہ کے بحث کے متعلق کیا
ہے - اب جبکہ معزز ایوان کے سامنے لگ بھگ سب پارٹیوں کا نقطہ نظر آگیا ہے میں نے
مناسب سمجھا کہ ابھی سامنے رکھوں - گزشتہ بحث کے متعلق کئی ایک اپی تھیں -
() اور اڈجکٹیوz () Epithets اور اڈجکٹیوz () Terminology کہیں کہیں
کسی نے کہا نہا کہ یہ پولیس بحث ہے .. کسی نے جا گیردارانہ بحث کہا - کسی نے اس
کو زمیندارانہ بحث کہا - وہ اپی تھیں () Epithets تو کم از کم اس سال
کے بحث بر نہیں کہیں گے - البتہ ٹرمینالوجی () Terminology میں
بدل گئی ہے - اب یہ کہا گیا کہ یہ اسٹیشن کو () Status quo میں
() کرنے والا بحث ہے - جب تک وہ زمیندارانہ چوکھتا نہیں بدلے کا اس
وقت تک اسی قسم کے بحث ایوان کے سامنے آتے رہیں گے - ہر شخص اپنی انشست پر یہ کر
یہ معلوم کرنے کی کوشش کر رہا ہے کہ اپوزیشن کی جانب سے جو تقریریں بحث کے متعلق
ہوئیں اونکے میں کونسی کانکریٹ () concrete اور سب سیانشیں
() Substantial چیزیں یا ان کی گئیں ہیں جن کو لیکر بحث مرتب کرتے وقت یا آئندہ سال
کے بحث کی تشکیل کے وقت خور کیا جاسکیں گا - میں گزشتہ سال کی تقریروں کا اس سال کی
تقریروں سے مقابلہ کرنا نہیں بجا ہتا - لیکن اس سال کی تقریروں پر دو منٹ کا ایک تبصرہ
کر کے بحث بر آؤں گا -

ایوزشن یاربیو کے نقطہ نظر سے بھئے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جنرل ریوینیو رسٹ (General Revenue Receipt) کے تعلق وہ سب دو امور پر متفق ہیں۔ ایک یو یہ کہ کسی قسم کے نئے ٹیکس عاید نہ ہونے چاہئیں۔ کیونکہ اون کی رائے میں حیدر آباد کی جنتا کی جو ٹیکس ایبل کیباشی (Taxable capacity) بھی وہ پوری ہو گئی۔ اب کوئی کیباشی بہاں کے ٹیکس پیر (Tax Payer) میں نہیں رہی کہ ٹیکس ادا کر سکے۔ دوسرا یہ کہ موجودہ (۲۸) کروڑ کے بجٹ میں جتنے سمجھنے (Suggestion) ثاب ہیوی اڈمنسٹریشن (Top heavy Administration) کو ہتم کرنے کا شے کمی گئے یا جو دوسرے مائنر سمجھنے (Minor Suggestions) ہاؤس کے سامنے رکھئے گئے ہیں اگر اون کو نظر انداز کر دیا جائے تو معلوم ہو گا کہ جنرل ریوینیو رسٹ (General Revenue Receipt) میں اضافہ کے لئے کسی پارٹی کی طرف سے کوئی ٹھوس سمجھنے (Suggestion) پیش نہیں ہوا۔ البتہ بعض صاحبوں کی جانب سے لینڈ ریوینیو کے تعلق سے یہ ایک ٹھوس سمجھنے پیش کیا گیا ہے کہ ایسے تمام اراضیات جن سے معقول آمدنی نہ ہو اور جن سے کوئی سبستینس (Subsistence) بھی نہ ہوتا ہو اون کی مالگزاری، معاف کردینی چاہئے۔ یہ اور اسی قسم کی بہت سی باتیں کمی گئی ہیں جن سے ریوینیو پر اثر بڑتا ہے۔ لیکن کوئی ٹھوس سمجھنے اس میں نہیں ہے۔ ویلفیر اسٹیٹ (Welfare State) کی باتیں کمی جاتی ہیں۔ میگریم سوشن اڈوانٹیج (Maximum Social Advantage) کا مطالبہ کیا جاتا ہے اور ڈالٹن کی تھیوری کے لحاظ سے بجٹ سے توقع رکھی جاتی ہے۔ جب میگریم سوشن اڈوانٹیج کا مطالبہ کیا جاتا ہے تو اوس کے ماننے ساتھ سوشن لایاپیٹیز (Social liabilities) بھی ہوئی ہیں۔ ایسے لایاپیٹیز کو پورا کرنے کیلئے بھی تو کوئی سمجھنے ہاؤس کے سامنے لانا تھا۔ لیکن.... وہاں سوائے اسکے کہ ایک نئکہ چیزی برائے نکت، چیخی ہو کوئی زیادہ اہمیت کی بات نہیں ہے۔ جہاں تک ریوینیو رسٹ (Revenue Receipts) کا تعلق ہے کہا جاتا ہے کہ اڈمنسٹریشن (Administration) ثاب ہیوی (Top heavy) ہے اور اڈمنسٹریشن میں اضافہ نہوتا چاہئے۔ اسیں کمی کرنے کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ اسکا لازمی نتیجہ یہ ہو گا کہ ریوینیو رسٹ سمجھنے کم ہو جائیں گے۔ کامیاب سیز (Complexities) جائیں تو فطرتاً سوال پیدا ہوتا ہے کہ پیسہ کہاں سے آئے۔ فینанс منسٹر کو سوچنا چاہئے کہ اسکے لئے گنجائش کہاں سے نکالنی چاہئے بشرطیکہ عوام پر اسکا بار نہ پڑے۔ اسی پارے میں دو تین سمجھنے (Suggestions) آرہے ہیں کہ فلاں صاحب سے لیا جائے۔ فلاں کو جو سعادت دیا جاتا ہے نہ دیا جائے یا کم کیا جائے۔ لیکن اتنا ضرور ہے کہ وہ سمجھنے نتیجہ خیز نہیں ہیں۔ اگر ان سمجھنے کو قبول بھی کیا جائے تو ایک آمد سال تکلیع کچھ مل جائیکا لیکن اوس سے بھی بجٹ کو بیانس (balance approach) کرنے میں مدد نہیں ملیجی۔ اسلئے یہ اپروج (approach)

پیادی طور پر غلط ہے۔ ریوینیو ریسیٹس کے وصول کرنے والوں پر نظر نہ رکھ کر اس نقطہ نظر سے حملہ کریں اور صرف تنقید کریں اور اس قسم کے خفیت مطالبات کریں تو اسکو بحث کے اصول کو نظر انداز کرنا کہا جائیگا۔

وہ مختلف پلان جو حکومت کے سامنے ہیں جنکو بلوبرنٹ (Blue print) کے طور پر عوام کے سامنے لانا ضروری نہیں ہے تاکہ آنے والے سال میں وہ کوئی مختلف ذرائع ہیں جنکو حاصل کرنا حکومت ضروری سمجھتی ہے۔ اس رجحان کے تحت جب ہم بحث کی طرف دیکھتے ہیں تو دو چیزوں ہمارے سامنے آتی ہیں۔ جب گذشتہ سال سے مقابله کرنے کو دیکھتے ہیں تو اسٹراؤنٹ آف پلانگ (Instrument of Planning) کو دیکھتے ہیں تو اسٹراؤنٹ آف پلینگ (R. T. D.) سے وصول ہو جائیگی اور دوسرے سارے مدت پر ریوینیو ریسیٹس (Revenue Receipts) سے وصول ہو جائیگی اور دوسرے گھنے ہیں۔ گذشتہ سال بھی ہیں نے اپنی تقریر میں بتایا تھا کہ اریس آف لینڈ ریوینیو (Accumulate Arears of land Revenue) اتنا اکیوولیٹ (Accumulate) ہو گیا ہے کہ اسکی طرف حکومت کو خاطر خواہ توجہ کرنی چاہئے مگر نہیں کیا گی۔ یہ سوال اب بھی اسی طرح باقی ہے۔ بقايا جس مقدار میں وصول ہوتا چاہئے نہیں ہو رہا ہے۔ ایسے اشخاص کے ذمہ صدھرا روپیہ کا بقايا جلا آرہا ہے جن سے مالگزاری وصول کرنے کی تدبیر کے منجملہ پہلی تدبیر یہی اختیار کیجائے تو بقايا کافی مقدار میں وصول ہو سکتا ہے۔ معاوم نہیں کہ گزشتہ سال اس سلسلہ میں کیا تدبیر اختیار کیا گی ہے۔ لیکن میں اتنا کہ سکتا ہوں کہ مالگزاری کا بقايا جس مقدار میں وصول ہوتا چاہئے تھا وصول نہیں ہوا۔ ریوینیو ریسیٹس (Revenue Receipts) اس وجہ سے کمزور معاوم ہو رہی ہیں۔ اب تو لاکھ روپیہ کے وصول ہونے کا جو اسکان بتایا جا رہا ہے وہ بھی اتنا خاطر خواہ نہیں ہے۔ آر۔ٹی۔ڈی سے چھ لاکھ کی وصولی کا اسکان بتایا گیا ہے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ مرکزی حکومت سے (۲۰) لاکھ روپیہ ملنے والے ہیں۔ اگر گورنمنٹ آف انڈیا دونوں مدتی ناظمی کر دے تو ہمارے بحث کا خسارہ (۲۰ لاکھ سے بڑھ کر (۸۰) لاکھ ہو جائیگا۔ ہم اسکو نہیں دیکھ رہے ہیں کہ خسارہ (۸۰) لاکھ کا ہے یا بیس لاکھ کا بلکہ ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ اسٹراؤنٹ آف پلینگ میں جو خیزیں بنائی گئی ہیں وہ ہو رہی ہونگی یا نہیں۔ اس درجی سے (دلتی سے) میں ایوان کی توجہ مبذول کروں گا۔ میکریم سوشیل اڈوائیچ (Maximum Social Advantage) حاصل کرنا ہے تو ہمیں مشتری کو افیشیٹ (Efficient) بنا پڑیں۔ مالگزاری کا بقايا جلد وصول کرنا پڑیں۔ ریوینیو ریسیٹس کے سلسلہ میں اتفاقی تبدیلی لانی پڑیں۔ فینانشیل ائٹی گریٹشن (Financial integration) کی وجہ سے ہو سکتا ہے کہ فیڈرل فینانس (Federal Finances) ہارے ختم ہو پچکے ہوں مگر

فیناشیل انٹی گریشن کے نتیجہ میں جو میگریم امداد حیدر آباد کو مانی چاہئے اس میں معلوم ہوا کہ کچھ اضافہ ہوا ہے نہ معلوم یہ اوس رزویشن کا اثر نتیجہ ہے جو گزشتہ سال ہم سب نے متفقہ طور پر اسیبلی میں ناس (Pass) کیا تھا یا کہا۔ بہرحال کوئی وجہ ہو فینانس کمیشن نے ہمارے مطالیہ کو منظور کیا ہے لیکن بھر بھی خاطر خواہ طور پر تلافی نہیں ہوئی ہے۔ ایک طرف تو فیڈل فینانس کم ہو گئے ہیں اور دوسری طرف فیناشیل انٹی گریشن کی وجہ سے جو تقضیاں ہوا ہے اسکی عدم تکمیل کی وجہ سے ہم گھائے میں ہیں۔

اکسائز کے آکشنس (Auctions) کی جانب بھی میں توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ فینانس منسٹر نے یہ کہا ہے کہ گزشتہ سال تقضیاں آیا ہے اور آئندہ سال اسکا اثر ہونے والا ہے۔ لکر ڈیوٹیز (Liquor Duties) میں کمی ہونے کی وجہ سے اسکا اثر سنہ ۱۹۵۳ پر پڑنے والا ہے یہ وجہ بحث میں بتائی گئی ہے ہمیں معلوم ہو سکا کہ وہ کیا دشواری ہے جسکی وجہ سے ۶۶ لاکھ کی کمی ہو گئی ہے۔ اگر یہ واقعہ ہے کہ آبکاری کے کنٹراکٹرز (Contractors) نے سازش کی ہے تو میں مودبائیہ گزارش کروں گا کہ آپکو ایسی مشتری کو لانا چاہئے جس سے ہراج میں ایسے لوگ جمع ہو کر جو مصنوعی فضا پیدا کرتے ہیں وہ فضا پیدا نہ کرسکیں کھلے آکشن (Auction) میں اس طرح ۶۶ لاکھ کا ہمیں تقضیا ہو تو واقعی یہ غور کے قابل چیز ہے۔ میں آنریبل فینانس منسٹر سے توقع رکھتا ہوں کہ سنہ ۱۹۵۴ میں یہ استوری (Story) ریٹ (Repeat) نہ ہونے پائیگی۔ کیونکہ یہ ایک ایسی گنجائش ہے جس سے ہم بہت سے فائدے حاصل کرسکتے ہیں اگر قواعد ہراج میں کوئی سقم ہے تو انکی ترمیم ہونی چاہئے اور اگر کوئی دوسری چیزیں ہیں تو انکا بھی موثر طور پر انسداد ہونا چاہئے۔ یہ کہنا غصوں ہے کہ پروفیشن (Prohibition) کی وجہ سے یہ ہوا ہے۔ میں اسکو ماننے کیلئے تیار نہیں ہوں۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں یہی وجہ صحیح ہے کہ ہر اجou میں مازش کی وجہ سے یہ کمی ہو رہی ہے۔ اگر ہراج میں سازش کیجاوے ہے اور مصنوعی فضا پیدا کرنے کی کوشش کیجاوے ہے تو اسکی روک تھام ہونا ضروری ہے۔ جہاں تک لکر ڈیوٹی (Liquor Duty) کا تعلق ہے وہ ۲۰ لاکھ کم ہو گئی ہے اسکی وجہ بھی میں ایوان کے سامنے لاوںگا۔ ایک دوسری ایم (Item) ریویو پر ریسیپٹس (Revenue Receipts) پر ایسا ہے جسکی جانب فینانس منسٹر کی توجہ بیندول کراؤنگا وہ کسٹم ڈیوٹی (Custom Duty) سیلنس نکس (Sales Tax) اور امپورٹ ڈیوٹی (Import Duty) یہ آئندہ کے کمزور ذرائع ہیں سیلنس نکس کے بارے میں جو وجہ بتائی جاوے ہے وہ عجیب میں ہے۔ ایک طرف تو یہ بتایا جاتا ہے کہ سیلنس نکس کم وصول ہو رہا ہے۔ چونکہ مشتری فارم ہو رہی ہے اسلئے سیلنس نکس کم وصول ہو رہا ہے۔ دوسرے یہ کہ بیزنس (Business) کم ہو رہا ہے اسلئے اس نکس کی وصولی پر ایک پڑرا ہے۔ لیکن اپوزیشن کی طرف سے جو

آرگیومنٹ (Argument) لائے جارہے ہیں وہ ہیں کہ سیاس نکس کی شرح زیادہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ آرگیومنٹ کچھ نہیں ہے۔ بیوباری جو کچھ دیتا ہے وہ اپنی جب سے بو نہیں دیتا۔ وہ بھی کسی اور کی حیب سے دبتا ہے۔ اسائے یہ کہنا کہ سرح نکس زیادہ ہے صحیح نہیں ہے۔ میں اس سے متوفی نہیں ہوں۔ اگر وجہ یہ ہے کہ پرچیز نگ باور (Purchasing Power) کم ہو گیا ہے تو ہمیں اس پر سوچنا چاہئے کہ کیوں ایسا ہو رہا ہے۔ بورے بجٹ کا دار و مدار ڈپریشن آف کمودیٹیشن (Depression of Commodities) کے سوال پر ہے۔ انفلیشن (Inflation) ہے یا کوئی اور خرابی ہے۔ اگر ہے تو نکس جگہ ہے۔ وہ کہنے سے کام نہیں چلیگا کہ پرچیز نگ پاور کم ہو گیا ہے۔ دراصل یہ بتانا پڑیگا کہ تاجر کی حالت اتنی گرگئی ہے کہ وہ اسکو برداشت نہیں کر سکتا لیکن دوسرے مالک کے مقابلہ میں آپ ہمارے ہاں کی شرح نکس کا مقابلہ کریں تو معلوم ہو گا کہ ہمارے ہاں نکس کی شرح بہت کم ہے۔ بہر حال کمی کے جو وجوہات بتائے گئے ہیں صحیح نہیں ہیں۔ میری رائے میں وجہ یہ ہے جیسا کہ لیڈر آف دی ہاؤس (Leader of the House) نے بتا یا تھا کہ ہم ڈائٹرکٹ (Direct) سے ان ڈائٹرکٹ نکس (Indirect Tax) کی طرف جا رہے ہیں۔ اس سے ہمیں ڈائٹرکٹ و ان ڈائٹرکٹ کی میرٹ (Merit) میں لیجانا مقصود نہیں ہے۔ ہاؤس کے سامنے سنجیدگی سے یہ چیزیں رکھنا چاہتا ہوں۔ یہ صحیح نہیں ہے کہ ہاں کی نکسیبل کمیٹی (Taxable capacity) کم ہو گئی ہے۔

اس کے متعلق سنہ ۱۹۲۳ء میں ٹیکس انکوائیٹری کمیشن (Tax enquiry commission) بٹھایا گیا تھا۔ اس کی ریورٹ ملاحظہ فرمائیں۔ اسکے بعد میں آنریبل چنتا من دیشکھ کی اس تحریر کی طرف ایوان کی توجہ مبذول کرنا چاہتا ہوں جس میں انہوں نے جان متهائی کی صدارت میں ٹیکس انکوائیٹری کمیشن بٹھانے کی تجویز پارلیمنٹ کے سامنے رکھی ہے۔ وہ ریورٹ اور انکی یہ تقریر دیکھنے کے بعد یہ تصور ہمارے سامنے آئیگا کہ کیا دراصل حیدر آباد کے ٹیکس پیرس (Tax Payers) کی ٹیکس پر اینک کیا سی (Tax Paying capacity) کم ہو گئی ہے؟ جیتک کہ کوئی خاص کمیشن حیدر آباد میں بھی نہ بٹھایا جائے اسکا مجموع اندازہ نہیں ہو سکتا۔ میں حکومت کے سامنے ہمدردانہ طور پر اس سمجھنے (Suggestion) کو رکھونگا۔ کونکہ یہ ریشو فارم (Relative form) ہے جس میں مختلف تھوڑی (Theories) کام کری ہیں۔ اس کے مذکور حیدر آباد میں ایسا ٹیکس انکوائیٹری کمیشن (Tax enquiry commission) قائم ہونا چاہئے اس سے دو چیزیں ہونگی۔ ایک طرف تو یہ ظاہر ہو جائیگا کہ کیا حقیقی نکسیبل سی سے اونچا ٹیکس عائد کیا گیا ہے اور دوسری طرف ٹیکس کا ایویزن (Evasion) ہو جائیگا۔ اس سے دونوں باتیں عوام کے سامنے آجائیں گے۔

اکسنسنڈیچر (Expenditure) کے ایٹمز (Items) کے سلسلے میں میں کچھ کہنا چاہتا تھا لیکن چونکہ وقت ختم ہو چکا ہے اس لئے میں دو اہم ایٹم اندھستری (Industry) اور ایجوکیشن (Education) کے سلسلے میں ابھرے چند خیالات کا اظہار کر کے ختم کر دوں گا۔ سنٹر کے فائیوایر پلان میں انڈسٹریز کا جو ریشو (Ratio) میں اعداد میں ایوان کے حصائیں لانا چاہتا ہوں۔ آنریل ممبرس اچھی طرح جانتے ہیں کہ ستر کا فائیوایر پلان (Five-Year Plan) (۲۰۶۹) کروڑ کا ہے۔ اس میں انڈسٹریز کے لئے جو رقم رکھی گئی ہے اس کا پرسنٹیج (Percentage) (۸۴٪) فیصد ہوتا ہے۔ اسکے مقابلہ میں ہمارے حیدرآباد کا فائیوایر پلان (۳۰۰۰ م) کروڑ کا ہے جس میں انڈسٹریز پر (۲۰۵۳) کروڑ روپیہ خرچ ہو گا۔ اس کا پرسنٹیج (Work out) (۲۰۵) ورکاؤٹ ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے ہمیں اپنی انڈسٹریز کو زیادہ نیز رفتار کرنے کے لئے اس پر زیادہ صرف کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ہماری ۰۰ فیصد انڈسٹریز جو متاثر ہو رہی ہیں وہ متاثر نہ ہو۔ ہم دیکھتے ہیں کہ گذشتہ سال ہمارے ٹوٹل روپینیو (Total Revenue) کا (۷۷٪) فیصد انڈسٹریز پر خرچ کیا گیا۔ میں اس موقع پر انڈسٹریز ورز کا چج انڈسٹریز (Industries versus Cottage Industries) کا ذکر کر کے ایوان کا وقت لینا نہیں چاہتا۔ لیکن حکومت کی توجہ اس جانب مبذول گرانا چاہتا ہوں۔ اگر ہم انڈیا کو انڈسٹری لایز کرنا چاہتے ہیں تو (Industrialize) ماری انڈسٹریز کی یہ رفتار غیر مطمئن ہے۔ انڈسٹریز کے ڈیولپمنٹ (Development) کے لئے سنٹر (Centre) سے مقابلہ کرتے ہوئے میں دو چیزوں ایوان کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ انڈسٹریز کے لئے ایک توکپیش (Capital) کی ضرورت ہوتی ہے اور دوسرا لیبر کی۔ آنریل فینانس منسٹر نے بتایا ہے کہ ہمارے یہاں خانگی لوگ انڈسٹریز میں اپنا کپیش لگانا نہیں چاہتے۔ وجہ یہ ہے کہ شائد وہ اعتبار نہیں کرتے۔ اس لئے یہ توقع رکھتا کہ انڈسٹریز میں سارے کا سارا سرمایہ گورنمنٹ ہی لکھے گی یہ ناممکن ہے۔ یہ عوام کا کام ہے کہ وہ انڈسٹریز کو ڈیولپ (Develop) کرنے کے لئے اپنا سرمایہ اپنے گھروں سے نکالیں۔ اور انڈسٹریز کو بڑھانے میں گورنمنٹ کا تعاون کریں۔ اس بارے میں دوسرا چیز لیبر (Labour) ہے۔ اسکے نسبت مجھے یہ کہنا ہے کہ انڈیا میں انڈسٹریز پر امپلائیمنٹ (Industrial employment) کا پرسنٹیج ڈاؤن ورڈ ٹرند (Downward trend) پڑھے۔

۱۰۰ سے ۹۹ ہوا۔ ۹۹ سے ۷۹ ہوا۔ حیدرآباد کا انڈکس (Index) میں سے سامت نہیں ہے۔ لیکن مجھے امن نتیجے پر پہنچنے میں دقت نہیں ہوئی کہ یہاں بھی انڈسٹریل امپلائیمنٹ ڈاؤن ورڈ ٹرند پر ہے۔ حیدرآباد کی جانب سے شائع شدہ ایسا کوئی انڈکس ہا رے دیکھنے نہیں آیا کہ جس میں انڈسٹریل پراؤ ڈکشن (Industrial Production) کا انڈکس بتایا گیا ہو جہاں تک گورنمنٹ آپ انڈیا کا تعلق ہے نکستائل انڈسٹری (Textile Industry)

بہت ہی اپ ورڈ ٹرنڈ () پر ہے - لیکن مجموعی حیثیت سے گورنمنٹ آف انڈیا ک (.) پرسنٹ انڈسٹریز ایسی ہیں جنکا - ٹرندیک ورڈ upward trend () ہے - خود آنریبل فینانس منسٹر نے بتایا ہے کہ بجز کول - کاثن - شوگر اینڈ پیپر کے سمنٹ میں (۲۰۰۰) ٹن کا خسارہ ہوا ہے - میں یہ کہونگا کہ انڈسٹریل پروڈکشن کے انڈکس (Index) کو اوپر لیجانا زیادہ ضروری ہے - آج مختلف مالک انڈسٹریز کو اوپر لیجانے کی کوشش کر رہے ہیں - میں انڈسٹریز کے بارے میں اپنا یہ سمجھش دینا چاہتا ہوں -

ایجوکیشن (Education) کے سلسے میں کچھ باتیں ایوان کے سامنے رکھ کر میں اپنے نصرے کو ختم کروں گا - ایجوکیشن پر اگر چیکہ (۲۰۰۰) لاکھ روپیہ خرچ ہونا ہے لیکن پرائیوٹ انسٹی ٹیوشن (Private institutions) جنکو آج کافی اہمیت حاصل ہے انکو صرف (۱۵۰) لاکھ روپیہ گرانٹ دیجاتی ہے - حال ہی میں میں اورنگ آباد کیا تھا - وہاں سرسوٹ بھون و دیالیہ ہے - وہاں کی نیگاشتیں کے Functioning () کو میں نے دیکھا - لیکن اسکی مالی حالت بہت کمزور ہے - اسی طرح ویویک ورادھنی ہے اور کسی ایجوکیشنل سوسائٹیز ہیں میلا گلبر گہ اور مومن آباد میں بھی پرائیوٹ انسٹی ٹیوشن ہیں - لیکن انکے حالت بد سے بد تر ہوتی چا رہی ہے - یہ ادارے عوام کی اچھی خدمت کر رہے ہیں لیکن ان کے لئے صرف سائز یچھس لاکھ روپیہ رکھئے گئے ہیں - میں کہونگا کہ یہ رقم قطعاً ناکافی ہے - کم از کم پرائمری ایجوکیشن کا انتظام گورنمنٹ انر ہاتھ میں اینٹر کے بعد گورنمنٹ کے لئے یہ مارل آبایگیشن (Moral obligation) ہو جانا ہے کہ وہ ایسے اداروں کی مدد کرے - آج ہم یہ تھوڑی (Theory) قبول کرتے ہیں کہ پرائیوٹ اداروں کو زیادہ سے زیاد مدد کرنا چاہئے - میں یہ چیز ہاؤس کے سامنے رکھنا چاہتا ہا یا کن اس وقت مختلف مدارا پر تفصیل سے بحث کرنے کی گنجائش نہیں -

آخر میں یہ کہونگا کہ باوجودیکہ ریونیورسٹیس (Revenue Receipts) کم ہیں میں آنریبل فینانس منسٹر کو مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے بجٹ کو بیانیں (Balance) کیا اور ایک محدود میا (۳۰) لاکھ کا خسارہ بتایا - انہوں نے عوام پر کوئی نئے ٹیکس یہی عائد نہیں کئے - اور جو ٹیکس ہیں وہ ایسے ہیں کہ عوام اس پیسے متاثر نہیں ہوئے اسلئے میں اپنی مبارکباد دیتا ہوں -

شریجی - سری راملو (متھنی) اسیکر مرٹ آج ہمارے سامنے نبا جبٹ پیش ہے اور فینانس منسٹر ہم کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ گزشتہ سال سے یہ زیادہ ترق پسند بجٹ ہے گزشتہ سال جب انہوں نے اپنا مالانہ بجٹ پیش کیا تھا تو اپنے بجٹ کی تقریر میں انہوں نے کہا تھا کہ ہم نے اپنی کاروبار سنبھال کر بہت ہی تھوڑا عرصہ ہوا ہے اور یہ بجٹ پہلے ہی بتایا گیا تھا اسلئے ہماری یارٹ کو اور مجھے امیر خورسے دیکھنے کا موقع نہیں ملا اور کافی وقت نہیں ملا اس وجہ سے کچھ نہ کچھ جلدی سے ہمارے سامنے پیش کیا گیا تھا لیکن

اب جو بحث ہارے سامنے پیش کیا جا رہا ہے اسکے لئے تو فینانس منسٹر کو پورا ایک سال ۳۶۵ دن ملے ہیں۔ لیکن جب میں اس بحث کی طرف دیکھتا ہوں تو پہلے کے بحث میں اور اس بحث میں کوئی فرق نظر نہیں آتا جس طرح پرانا بحث پیش کیا تھا اور اس میں جو آئندہ تھے وہی سب آئندہ اوسی طرح سے جب اس بحث میں دیکھتا ہوں نظر آتے ہیں تو میں یہ کہہ سکتا ہوں۔

Any common man with a little understanding can put that question to the hon. Minister.

آپ نے ایسا کونسا بحث بنایا ہے جس سے ہمکو آرام ملے اور اس بحث میں ایسی کوئی چیز نہیں ہے کہ جسکے لئے ہم فینانس منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کریں میں یہ صاف طور پر کہنا چاہتا ہوں کہ آج کی یہ جو رولنگ پارٹی ہے اور وہ جس چوکھے میں پہنسی ہڑی ہے کہ پرانے چوکھے میں رہکر یہ لوگ اس سے زیادہ اچھا بحث پیش نہیں کر سکتے ہیں یہ لوگ کوئی پروگریسو بحث لا نہیں سکتے ہیں کیونکہ یہ چوکھا ہی ایسا کچھ عجیب ہے۔ اور اسکے اندر یہ لوگ اپنے کو گاندھی جی کے چلے کھلاتے ہیں لیکن انکے کہنے کے مطابق کام پر عمل نہیں کرتے ہیں گاندھی جی کا نام لیکر اور انقلاب کی قسم لیکر یہ لوگ یہاں آئے ہوئے ہیں اور حکومت میں بیٹھے ہوئے ہیں جس پرنسپل کو وہ سمجھتے ہیں اسے روپ عمل لانے کیلئے کیا کرتے ہیں؟ اسکے لئے وہ تو تیار نہیں ہیں میں کہنا چاہتا ہوں کہ اگر وہ چاہے تو لاسکتے ہیں لیکن اسکے لئے اس طرح کا اسپرٹ (Spirit) ہونا چاہئے۔ صرف گاندھی جی کا نام لیکر کام نہیں چلیگا ہماری پر جا موشلسٹ پارٹی (Praja Socialist Party) کی جانب سے کئی بار کہا گیا ہے کہ آج کانگریس کی جو رولنگ پارٹی ہے وہ ڈپرڈ کلیس (Depressed classes) اور کسان مزدوروں کی بھلانی کیلئے کچھ نہیں کر سکتی ہے اسکے باوجود ان کے سامنے کوئی بلیوپرنٹ (Blue Print) نہیں ہے کوئی نقشہ نہیں ہے جب تک کوئی نقشہ سامنے نہ ہو تب تک یہ لوگ کچھ کام نہیں کر سکتے ہیں اور پلان بننے بھی تو اس پر عمل نہیں ہوتا ہے پورے ایک سال ہم نے صبر کیا اور دیکھا کہ کچلے ہوئے کسان اور مزدوروں کی بھلانی کیلئے یہ سرکار کیا کر رہی ہے کانگریس پارٹی نے پوری پوری کوشش کی کہ انکی جانب سے وہ عوام میں کچھ نہ کچھ ایسا کام بتا سکیں کہ وہ عوام کیلئے انکی بھلانی کیلئے کام کر رہی ہے لیکن وہ لوگ اسیں ناکامیاب رہے ہر بار یہ کہکھر لوگوں کو خاموش کیا جاتا ہے کہ آج کی حالت پہت نازک ہے اسلئے زیادہ بنیادی کام نہیں ہو سکتے ہیں۔

بحث کے بحث کے دوران میں اس جانب کے سعین کی تحریر سن کر تو مجھے تعجب ہوا انکی تحریر تو بحث کے تعلق ہے نہیں تھی انہوں نے کہا کہ ان پرائی یا نو یا دیکھ جیکہ ہم لوگ میں یہی نہیں کھوں سکتے تھے وہ لائق علی کاظمانہ یاد کیجئے جیکہ یہاں پر سنہ تک کھولنے کی ہست نہ تھی نظام صاحب اپنا پہلا تیار کرو کر طے

جیسا خرچ کرسکتے نہیں اور آپکو اس پر بولنے کی کوئی گنجائش نہیں تھی لیکن آج ہم لوگ یہاں اڑیٹھکر کھلے عام بجٹ پر بحث مباحثہ کرسکتے ہیں تکہ جیسی کرسکتے ہیں کھلے عام اپنے خیالات کا اظہار کرسکتے ہیں ”اور انہوں نے یہ بتانیک کوشش کی کہ ”، ”ہم نے کتابڑا کام کیا ہے“، میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایسا آپ نے کونسا بڑا بھاری کام کیا ہے ایسا آپ نے کونساتیرما را ہے جسکے لئے آپ بڑی شان سے کہہ رہے ہیں اور بار بار یہ طوطر کی رٹ لگا رہے ہیں ہم نے کیا کام کیا ذرا دیکھئے تو۔ جب آپ ڈیموکرنسی کے اصولوں کو مان کر یہاں پیٹھترے ہیں تو آپ کیلئے یہ لازم ہو جاتا ہے کہ آپ اس کو ضرور کریں - ہم اور آپ نے ملکر اس ناقابل برداشت حالات کا مقابلہ کرنے کے اس جمہوریت کو لایا - آپ یہ بھی کہتے ہیں کہ دیکھئے کہ آج ہمارے سامنے نظام صاحب آکر آج بھاشن () کرتے ہیں یہ کتنی بڑی بات ہو گئی ہے یہ تو ایک زمانہ کا تقاضا ہے کہ انہیں آنا بڑتا ہے کیا اسلئے آتے ہیں کہ ان میں کوئی بڑا پری ورتن () پریورٹن ایسا ماننے کیلئے میں تیار نہیں ہوں یہ تو سب ڈیموکرنسی کے فنڈامیٹل اصول ہیں - آپ نے ابھی تک اپنی اکنامک حالات مضبوط کرنے کیلئے کیا کیا ہے؟ کہا جاتا ہے کہ نظام کتنے حقیقت پسند ہیں آج وہ ہمارے پیچ میں آکر اذریں کرنے ہیں میں اس بات کو ماننے والا نہیں ہوں آج ہمارے سامنے کرسی پر آپ اسٹیٹ کے سب سے بڑے جا گیردار کو بٹھاتے ہیں سب سے بڑا جا گیردار نظام ہے اسکو آپ ہمارے سامنے کرسی پر بٹھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے جا گیرداری ختم کی - نظام سب سے بڑا جا گیردار قائم ہوتے ہوئے بھی آپ یہ کہتے ہیں آپ یہ کہکر انکو آلنگن () آلمینیون کم سے کم عوام کی آواز سنکر انہیں اسکے مطابق کچھ نہ کچھ کام اس ایوان کے سامنے کر کے دکھانا چاہئے انکو خود ہو کر کہنا چاہئے تھا کہ میں ایک کروڑ روپیہ لینا نہیں چاہتا لیکن وہ تو اسے چھوڑنے کیلئے تیار نہیں ہیں - ابھی تو بہت بڑا ” پری ورتن“، آنا ہے - ہم تو نظام صاحب کے بارے میں عوام کا جو نظریہ ہے اسے ظاہر کرنا چاہتے ہیں - اسی لئے گزشتہ سال والک اولٹ ہوا اور اس سال بھی بایکاٹ ہوا - انکو دیکھتے ہوئے نظام کو کم سے کم اپنے لڑکے کیلئے جگہ خالی کر دینی چاہئے تھی لیکن ایسا انہوں نے کچھ نہیں کیا وہ تو ایک کروڑ روپیہ لئے ہی خارے ہیں - وہ اتنے بڑے ہو گئے ہیں بھر بھی اس اسپلی میں اڈریس () Address دینے کیلئے پہلے لڑکھڑا نے ہوئے اور گرتے پڑتے آہی جاتے ہیں - کیوں آتے ہیں؟ وہ جو ایک کروڑ روپیہ ملتا ہے اسکے لئے آتے ہیں چاہے کچھ بھی ہو وہ تو اپنا ایک کروڑ روپیہ لیتے ہی رہے بکر اور اسلئے گرتے بڑتے ہی کیوں نہ ہو وہ اسپلی میں اڈریس دینے کیلئے اب تھے ہی رہنگے - آپ ان کو ایک کروڑ روپیہ دتی جا رہے ہیں جسکی بالکل ضرورت نہیں ہے کمپنیشن (Compensation) کیلئے انکو کچھ بھی دینے کی ضرورت نہیں ہے -

آپ کہتے ہیں کہ جا گیرداری بجٹ نہیں ہے اگر یہ سچ مج جا گیرداری بجٹ نہوتا تو اس میں کسان مزدور و نکاری بھلانی کیلئے کچھ پرو ایڈنس (Provisions)

ضرور دکھنا جب رولنگ اڑی بجٹ تیار کرتی ہے تو اسے یہ دیکھنا چاہئے کہ کسان مزدوروں کی بھلائی کیلئے اسیں انتظام ہونا چاہئے میں فینانس منسٹر صاحب کو واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ اسیں ایسی کوئی اسکیم میری نظر میں نہیں آئی جس سے مزدوروں کی کچھ بھلائی ہر میں سمجھا تھا کہ اس جمہوریت میں آجائیکے بعد اسٹیمپس لئیسی (Estimates Committee) میں جو کچھ باتیں ہوئی ہیں انکو کم سے کم

اینے دل میں رکھ کر اس رخ میں حکومت کام کر رہی ہے ، جمہوریت کے طریقہ پر سارے مسائل حل ہونگے اس اسبلی میں چن کر آئیوالی لوگوں کی باتوں کا اثر بجٹ پر بڑی تکا اور اس بجٹ کا براۓ طریقہ کا ڈھانچہ بدلتا اور کسان اور مزدوروں کی ترقی کے طرف حکومت آگرے بڑھیگی یہ جو ہماری خواہش تھی وہ سب ناکارہ اور ناکامیاں یا بت ہو رہی ہے لیکن بجٹ کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اپنے ہی دل اور دماغ کے مطابق کام کرنے پر رولنگ باری تلی ہوئی ہے اسی وجہ سے عوام کے سامنے کانگریس پارٹی اور کانگریسی حکومت پدnam اور ناقابل ثابت ہو رہی ہے اسکے وجہ سے انکا بھو شیہ (اسٹیمپس) کیا ہو گا یہ سمجھنے سے ہم قاصر ہیں - سکریٹریز اور انکے ڈیارٹمنٹس کے اخراجات کو منظور کرنیکر لئے ہی صرف ہمکو یہ بجٹ منظور کرنا ہے کیونکہ تنخواہ والوں کو تنخواہ نہیں ملی تو گورنمنٹ نہیں چل سکتی اسی لحاظ سے ہمکو یہ بجٹ منظور کرنا ہے اگر دوسرا باتوں کو بجٹ میں ڈھرنا ہے کیونکہ تو معلوم ہوتا ہے کہ کسان یا مزدور کو ترقی کیلئے کام ویسے ہی پڑے ہیں اسکا لیائفہ یہ اسلام جوں کا توں پڑا ہے لیکن سکریٹریز کی تنخواہی الونسز (Allowances T. As.) فی ایز () وغیرہ وغیرے کے ویسے ہیں - کربشن (Corruption) بڑھتا جارہا ہے گزشتہ سال جتنا کربشن تھا اس سے زیادہ رشوٹ خوری کانگریس راج میں ہو گئی ہے اسکے بارے میں اگر آپ سننس (census) لینگے یا نیوز بیپر میں ایک خاص کالم اوپن (Open) کر کے لوگوں سے رائے پوچھنے لگے یا اس سوال پر ریفرنڈم بھی لیا جائے تو کربشن دن بدن بڑھتا ہی جارہا ہے یہی لوگ کہنے لگے -

محبیں صرف ۸ ہی منٹ دیتے گئے ہیں - پورا ٹائم تو مجھے دیا جائے - ان تمام باتوں کا لحاظ کرتے ہوئے یہ کہنا پڑتا ہے کہ ہب نے کوئی میدان نہیں مارا یا کوئی بڑی فتح حاصل نہیں کی ہے کہ جسکے لئے یہ بجٹ منظور کیا جائے - منسٹروں کیلئے سات آٹھ لاکھ روپیے خرچ ہو رہے ہیں جیل کیلئے ۱۳ لاکھ اور اسبلی کے ممبروں کیلئے ۱۲ لاکھ روپیے خرچ ہو رہے ہیں - اسی کیلئے ہمکو یہ بجٹ منظور کرنا ہے نیشن بلڈنگ اکٹیویٹیز (Nation Building Activities) کیلئے جو خرچ ہونے والا ہے وہ کل رقم کے ۳۸ فیصد کے قریب ہونے والا ہے اگر نیشن بلڈنگ اکٹیویٹیز کیلئے ۳۸ ہر منٹ خرچ ہو اور بولس یا دوسرے انتظامات کے ڈپارٹمنٹ کیلئے ۲۵ ہر منٹ خرچ کیا جائے تو میری سمجھے میں نہیں آتا کہ کس طرح سے آپ اسٹیمپ کو ترقی کرنیوالی ہیں ؟ ۳۸ ہر منٹ کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ قریب قریب ۱۱ کروڑ روپیہ اپ نیشن بلڈنگ اکٹیویٹیز کیلئے اُکھے رہے ہیں یعنی یا کہ آبادی کے لحاظ سے ہر شخص کے پیچھے آپ صرف ۸ روپیے

خرج کرنے والے ہیں! یعنی ایجوکیشن (Education) لیانڈ ریفارمس (Land Reforms) مڈنکل (Medical) ویٹرنسی (Veterinary) اور اردگیسن (Irrigation) جیسے کئی دس مسئلے ہیں جن کے اوپر نیشن بلڈنگ منحصر ہے انکے اوپر صرف ۱۱ کروڑ روپیہ خرچ کیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ جو زیادہ کچلے ہوئے لوگ ہیں کسان اور مزدور۔ ان کو اوپر لائٹ کیٹنے اور کاؤن میں آپ کے باس جو نیسہ ہے وہ بھائیت کیٹنے آپ نے کوئی کوشش نہیں کی ہے جس طرح سے جاگیرداری کی باتیں کرے والے کسان اور مزدور کا خون چوستے ہیں اوسی طرح سے شہر میں بینہنے والے لوگ گاؤں کی رونق اور ترق کو لوٹ رہے ہیں اس وجہ سے ہم چاہئے کہ بجٹ کا کافی جز ہمکو گاؤں کی آبادی کی ترق کیتئے خرچ کرنا چاہئے اج ہمیں گاؤں کو، زاد خوبصورت اور خوشحال بنانا ہے تاکہ کسان اور مزدور بھوک کے مارے تڑپتا نہ رہے اگر آپ اسکو در اصل لیانڈ (Land) کی اونر شپ (Ownership) کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو اپنا سارا بجٹ اسکی طرف ڈائرکٹ (Direct) کرنا چاہئے۔

Bell مجھے اور دو منٹ دیجئے تاکہ میں اپنی تقریر ختم کروں۔

ڈپٹی اسپیکر۔ آپکو ۵ منٹ دیجئے گئے ہیں۔

شری جی سری راملو۔ اس طریقہ سے جب میں بجٹ کی طرف دیکھتا ہوں تو معلوم ہوتا ہے کہ دولت مند لوگوں کی طرف جا گیر دارانہ بجٹ کی طرف یہ حکومت پڑھ رہی ہے۔

آخر چلکر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارا اڈمنیسٹریشن دن بدن ٹاب ہیوی (Top-heavy) ہوتا جا رہا ہے جیسے کہ سو شلسٹ پارٹی کے لیڈر فن فرمایا نیچے کے لوگوں کو کم نہیں اور اوپر کے لوگوں کو زیاد نہیں۔ ایسے لیوں پرجستک آپ بجٹ نہیں لائیں گے تک کوئی سیونگ نہیں کرسکتے۔ سیونگ کے پارے میں ۰۔ سالہ پلان میں جو باتیں سجستھی کی گئی ہیں وہ آپ کبھی نہیں کرسکتے جب تک آپ سکریٹریز کی تنخواہ کے لئے بجٹ تیار کریں گے۔ اور جیسکہ ہم یہ نہیں دیکھتے کہ عوام کے فائدہ کی چیزوں کرتے کئے لئے آپ در اصل آخر ٹاب رہے ہیں۔ تک تک ہم کہتے رہیں گے کہ یہ ”جا گیر دارانہ بجٹ“ ہے۔

ایجوکیشن کے سلسلہ میں میں آخری میں ایک بات کہنا چاہتا ہوں آندھرا سرسوٹ پریشند کے لئے پچھلے بجٹ میں ۱۸ لاکھ روپیہ متنظور کئے کئے تھے لیکن ان کا کوئی فائدہ اس سو قستہا کو نہیں تلا اب یہ رقم لیاپس (Lapse) ہے کہ دن آرھے ہیں ایسی بہت سی پرانیوں سو قستہا اس جید را باد اسٹیٹ میں ہیں جو پبلک کی میوا لکریں گے لیکن اس کو نظر انداز کیا گیا ہے جہاں یہ خرچ کر دیکی ضرورت ہے وہاں روپیہ خرچ نہیں کیا جاتا اور جو غیر ضروری اخراجات ہیں انکو اقتدار زیادہ پڑھائی کی کوشش ہوتی ہے۔ آندھرا سرسوٹ پریشند کی طرح جو پبلک اسٹیٹوشنز میں

ہیں جو لوگوں کو تعليقیات، بنائیکی کوشش کر رہے ہیں انکو نگلکر (Neglect) کیا جا رہا ہے جو اس طرح کی پرائیورٹ سونستھائیں ہیں انکو مارج (March) کے آخر تک امداد ملنی چاہئے اور جتنک آپ عوام کی بہبودی اور ترق کے حیال سے بجٹ نہیں بین کریں گے تب تک آپ کامیابی نہیں ہونگے۔ اتنا کہکھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔

شری ہا پی ریڈی (ابراہیم ہٹی - عام) مسٹر اسپیکر - آج ہمارے سامنے دوسرے سال کا موازنہ موجود ہے۔ گویا کانگریس نے پاور (Power) میں اگر ایک سال کا دوہرہ ختم کر لیا ہے۔ پہلے بجٹ کے ٹسکشن کے وقت کئی امیدیں کئی اکسپکٹیشنز (Expectations) کئے گئے تھے۔ کئی سجیشنز (Suggestions) کی جانب سے بھی آئے۔ پورے ریڑری بنچس (Treasury Benches) کے چینچس (Changes) (۱۲) ماہ تک غریب کسان اور مزدور تاکتے رہے کہ چینچس (Standard of living) آئیں گے۔ اس اتنا میں اسٹانڈرڈ آف لیوینگ (Ruling Party) ملے گی۔ پڑھتا رہا۔ یہ توقع تھی کہ اوس سے کچھ ریلیف (Relief) ملے گی۔ مگر ایسا نہیں ہوا۔ اون عرب کسانوں اور مزدوروں کی حالت بد سے بدتر ہوئی رہی۔ رولنگ پارٹی (Ruling Party) کا کہنا ہے کہ چینچس آئے ہیں۔ میں کہونگا کہ وہ چینج اتنا ہی تھا کہ جائے (۱۳) منسٹرس کے (۱۰) منسٹرس ہو گئے اس سے بڑھ کر کوئی چینج نہیں ہوا۔ اگر رولنگ پارٹی یہ کہنے کی جراحت کرتی ہے کہ ہم نے ہمارے کسانوں اور مزدوروں کی حالت کو بہتر بتایا تو میں کہونگا کہ اس کا اونا کے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے۔ اوس طرف کے چند آریبل ممبروں نے اپوزیشن کی گریٹریزم (Criticism) کا مذاق اڑایا۔ ایک صاحب نے تو یہاں تک فرمایا کہ آپ کو تو بات کرنے کی آزادی ملی ہے۔ مجھے افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ بات کرنے کی آزادی تو آپ کو ملی ہے۔ آپ کو تو پہلے بات کوئی کی بھی آزادی نہیں تھی۔ بات کرنے والے تو پہلے بھی کرتے رہے۔ مگر آپ آج محسوس کر رہے ہیں کہ آپ کو آزادی ملی ہے۔ آپ کا خیال ہے کہ ملک کا سدهار ہو گیا ہے۔ یک اور آریبل سبرنے ہماری انترائما (آنترائما) پر دھیان دیا۔ میں اون سے صاف کہنا چاہتا ہوں کہ آپ پہلے اپنی انترائما کو دیکھیں۔ دوسرے لوگوں کی انترائما کر کیوں ڈھونٹتے ہیں؟

اب میں اصل بجٹ کی طرف آؤں گا۔ میں (۱۵) منٹ کے عرصہ میں ہو را ٹسکشن تو ختم نہیں کرو سکتا۔ بہر بھی کچھ پائیٹس (Points) عرض کروں گا۔ جو ذہنیت اور یک گراؤنڈ رولنگ پارٹی کا اس بجٹ میں نظر آ رہا ہے اوس سے کسی کامن میان (Common man) کو دلچسپی اور اثرست (Interest) نہیں ہو سکتا۔ اوس کی اسٹانڈرڈ آف لیوینگ (Standard of living) پڑھتی ہے کہ اسکے حل کرنے کے لئے آپ ہی جا رہی ہے۔ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اسکے حل کرنے کے لئے آپ نے کچھ نہیں کیا۔

آنریل ممبر فرام چادر گھاٹ نے تسلیم فرمایا ہے کہ لینڈ ایریس (Land Arears) وصول کرنے میں حکومت ناکام رہی ہے۔ میرا بھی یہی کہنا ہے۔ ایکن میرے نظر میں اور اون کے نظریہ میں فرق ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ وہ لینڈ ایریس کس طرف سے باقی ہیں۔ کیا وہ چھوٹے چھوٹے کاشنکار اور غریب کسانوں کی طرف سے باقی ہیں یا بڑے بڑے نواب۔ جاگیر دار اور مکار پٹیل بغاواریوں کی طرف سے۔

مسٹر چیرمن (شری انت ریڈی) اب ایک بچ گیا ہے۔ کل ساڑھے آٹھ بجے صح تک کے لئے ہم الگرن ہوتے ہیں۔ کل ڈسکشن کنٹینیو (continue) رہیگا۔

